تحقیق حق

تحقیق سے تقلید تک!؟

تحقیقِ حق

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

☆ اے ایمان والو!

اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر تو تحقیق کر لیا کرو۔ (سورۃ الحجرات)

☆ اے لوگو!

جو ایمان لائے ہو۔ انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔ اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ (سورت النساء ۱۳۵:۴)

نہ یہ شانِ مومن ہے نہ ہی ایماں کا تقاضا
ہوجائے واضح حق تو چھپایا نہیں کرتے
رشتے بھلے چھوٹیں اور ٹوٹے بھلے یاری
"فیصل" یہ مجاہد ہیں جو پیچھے نہیں ہٹتے

(تصحیح واضافہ شدہ ایڈیشن)

تحقیق حق

تحقیق سے تقلید تک............!؟

"لاعلمی کا علاج پوچھنے میں ہے" (الحدیث)

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

ابرڈو ابوعلی حسنین، فیصلؔ

پسند فرمودہ:

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی **محمد خالد** ہالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تقریظ

پیر طریقت ولی کامل استاذ العلماء محبوب الصلحاء

حضرت مولانا مفتی **محمد حسن** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لاہور)

مناظرِ اسلام وکیل احناف

حضرت مولانا **محمد الیاس گھمن** صاحب دامت برکاتہم

(مرکزی ناظمِ اعلیٰ اتحاد اہلِ سنت والجماعت پاکستان)

ناشر: **مکتبہ صدیقیہ**

بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ لاہور۔ 0312-4312011-0303-5937131

نام کتاب	......	تحقیقِ حق (تحقیق سے تقلید تک......!؟)
ازقلم	......	ابڑو ابوعلی حسنین، فیصل ہالوی
پسند فرمودہ	......	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد خالد ہالوی صاحب دامت برکاتہم
ناشر	......	مکتبہ صدیقیہ بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ، عبدالرحمٰن
کمپوزنگ	......	صابر ایڈورٹائزر اینڈ کمپوزنگ سنٹر اُردو بازار لاہور
طبع دوئم	......	مئی ۲۰۱۱ء/رجب ۱۴۳۲ھ
پرنٹر	......	مکتبہ عمرو بن العاصؓ، عمر دراز
تعداد	......	۱۱۰۰

ملنے کے پتے

- مکتبہ قاسمیہ اُردو بازار لاہور ✪ جامعہ حیدریہ خیرپور میرس سندھ
- بیت القرآن چھوٹکی گھٹی حیدرآباد ✪ مکتبہ سید احمد شہید، اکوڑہ، خٹک
- مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ ہالا ٹیاری سندھ ✪ مکتبہ حبیبیہ سواڑی بازار، ضلع بونیر
- مکتبہ سید احمد شہیدؒ، الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
- مکتبہ اہل سنت چک نمبر ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا
- مکتبہ حقانیہ ملتان ✪ مکتبہ امدادیہ ملتان
- ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن، کراچی ✪ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
- کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی ✪ مکتبہ صفدریہ راولپنڈی
- وحیدی کتب خانہ، پشاور۔ ✪ مکتبہ صدیقیہ مینگورہ، سوات۔
- مکتبہ اصلاح وتبلیغ شاہی بازار حیدرآباد ✪ احمد ثقلین 0333-7006978
- مکتبہ الفیض ۵ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 0305-7544237

انتساب!

جنت نشیں **والدہ ماجدہ مرحومہ** کے نام..........

اور

اُمت کے ان جواں ہمت لوگوں کے نام! جن کی مقبول کاوشوں اور تبلیغ سے امت کا یہ ٹوٹا ہوا سفینہ ساحلِ مراد کی جانب مسلسل بڑھ رہا ہے......

اور

امینِ ملت، ترجمانِ احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کی روح مبارک کے نام جن کے بیانات، مناظرے اور قلم ہر دجل وفریب کے خلاف تیغ بے نیام ثابت ہوئے جنہوں نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول ﷺ کی اشاعت میں گزاری۔ ہر باطل کا مقابلہ کیا۔ سنت اور بدعت کو واضح کیا......

اور

ان کے نام...... جو تعصب کی عینک اُتار کر راہِ حق پر چل کر منزلِ مقصود پانا چاہتے ہیں...... ان حق کے طلبگار اور حق کے علمبرداروں کے نام......

کسی خیر کا یہ دیا تو نہیں ہے
جو بجھتا ہے پھونکوں سے یہ وہ نہیں ہے
یہ توحید حق ہے چراغ الٰہی
بجھانے کو پھونکیں نہ ہر گز لگانا
یہ بدعت میں لذت یہ سنت سے غفلت
نہ یہ تھی نبی ﷺ کے پیاروںؓ کی خصلت
اگر حق پسند ہے اے جنت کے طالب
تو دنیا میں حق کو نہ ہر گز بھلانا

(شورش کاشمیری)

رکھتے ہو۔

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

☆ اصل دین اسلام کیا ہے؟ دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟

☆ فرقہ کہتے کس چیز کو ہیں؟ مذہب اور فرقہ میں کیا فرق ہے؟

☆ کون سا فرقہ صحیح ہے؟ معیارِ حق وصداقت کون ہیں؟

☆ قادیانیت کیا ہے؟ شیعیت کیا ہے؟

☆ عبادات کی حقیقت کیا ہے؟ عقائد، مسائل اور فضائل میں کیا فرق ہے؟

☆ نماز کس طرح پڑھیں؟ رفع یدین کرنے نہ کرنے کی حقیقت کیا ہے؟

☆ نماز میں ہاتھ باندھنے کی حقیقت کیا ہے؟ کیا سر ڈھانپنا ضروری ہے؟

☆ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کی حقیقت؟ آمین آہستہ کہیں یا زور سے؟

☆ مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے؟

☆ تہجد اور نماز تراویح کی حقیقت کیا ہے؟ تراویح آٹھ یا بیس؟

☆ طلاق اور حلالہ کی حقیقت کیا ہے؟

☆ کیا تقلید کرنا ضروری ہے؟ محدث، مجتہد اور مقلد میں کیا فرق ہے؟

☆ اہلِ سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کی حقیقت؟

☆ تحقیق کا حق کس کو ہے؟ مجتہد کسے کہتے ہیں؟

☆ قرآن وحدیث اور سنت وفقہ کی کیا حقیقت ہے؟

☆ انبیاءؑ صحابہؓ اہل بیتؓ واولیاء کرامؒ کا احترام کس حد تک ضروری ہے؟

☆ میلاد، عرس، گیارہویں، کونڈے وغیرہ کیا ہیں؟

☆ الحاد اور بدعات کیا ہے؟

☆ سعودی عرب والوں کا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا کیا مذہب ہے؟

☆ اسلامی تاریخ مذاہب کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

☆ بریلویت، دیوبندیت، سلفیت اور مودودیت کیا ہے؟

☆ فرنگی انتشار کی پہچان کیا ہے؟ دورِ انگریز میں فرقے بڑھنے کی حقیقت؟

☆ فروعی اختلافات اور حق وباطل کے اختلافات میں کیا فرق ہے؟

☆ فرقہ واریت کس طرح ختم ہو؟

☆ ہمارا فرض کیا ہے؟ اصل دشمن کو پہچانیں۔

☆ اگر مسلم اُمہ متحد ہو جائیں تو یہود ونصاریٰ کچھ نہیں بگاڑ سکتے

سرکارِ دو عالم ﷺ

سرکار ﷺ کے اصحابؓ ستاروں کی طرح ہیں
اسلام ہے گلشن وہ بہاروں کی طرح ہیں
چاروں ہی تھے یار ایسے محمد ﷺ کے نہ پوچھو
رتبے میں ہیں کون ایسے جو چاروں کی طرح ہیں
ہم جن کے مقلد ہیں وہ چاروں ہی ائمہ
اسلام ہے دریا وہ کناروں کی طرح ہیں
چاروں ہی سلاسل جو تصوف میں ہیں مشہور
اسلام ہے مسجد وہ میناروں کی طرح ہیں
قرآن ہوا نازل نبی پاک ﷺ کے دل پر
اقوال نبی ﷺ تو سپاروں کی طرح ہیں
جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مردہ ہے پیغمبر
وہ لوگ ہیں خود مردہ مزاروں کی طرح ہیں
رتبہ جنہیں حسنینؓ کا معلوم نہیں ہے
وہ لوگ تو جاہل ہیں گنواروں کی طرح ہیں
مردود ہیں جو ختم نبوت کے ہیں منکر
مرزائی سبھی چوڑھے چماڑوں کی طرح ہیں
دیوبند کے وارث ہیں جو اپنوں کے لیے پھول
دشمنوں کی آنکھ میں خاروں کی طرح ہیں
"گیلانی" شہید اور مجاہد کی کریں قدر
یہ لوگ تو اللہ کے اشاروں کی طرح ہیں

سید سلمان گیلانی

آئینہ کتاب

☆ حق کا علم آخر بلند ہو کر ہی رہے گا۔ انشاء اللہ

<u>اظہارِ مسرّت</u>

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

عزیز محترم ابو علی حسنین فیصل صاحب کی کاوش "تحقیقِ حق" درحقیقت ایک انمول اور بیش بہا خزانہ ہے، خالی الذہن ہو کر راہِ حق کے متلاشی کے لیے تسکینِ قلب و ذہن اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیز محترم کی اس خدمتِ حق کو امت کی رہنمائی کا ذریعہ اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

آمین ثم آمین

مفتی احمد ممتاز
رئیس دار الافتاء و مدیر جامع خلفائے راشدین
گریکس ماری پور کراچی
0333-2226051

عرضِ مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دکھا ہم کو یا رب! رہِ مستقیم
ہمیں راہ حق پر چلا اے کریم۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل السنۃ والجماعت کے عقائد اور مسائل قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اکابرین علماء دیوبند سے اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کی اشاعت و تبلیغ اور مسائل کے دفاع پر پورے عالم میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً وہ کام لیا ہے جس کی مثال کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔

درکار جب بھی ہوگی کردار کی بلندی
ڈھونڈیں گے نقشِ ہستی اہلِ نظر ہمارا

مگر بدقسمتی کہ جس طرح اہل السنۃ والجماعۃ کے مسائل اجتہادیہ کو بعض اہل بدعت زیر بحث لاکر لوگوں کو اہل السنۃ والجماعت سے دور کرنے کی لاحاصل کوشش کرتے رہے اسی طرح غیر مقلدین بھی علماء دیوبند کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔

یہ لوگ مجبور ہو کر کبھی اہل حرمین شریفین کو اپنا ہم مسلک باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی ائمہ اربعہ میں کسی امام کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت ان کا مسلک اور راستہ اہل حرمین اور ائمہ اربعہ سے علیحدہ اور بالکل جدا ہے اس کی تفصیل اس کتاب کے آخری صفحات میں ملاحظہ کیجئے گا۔ اور جس طرح یہ اہل حرمین کے صرف نام لیوا ہیں اسی طرح قرآن و حدیث کے بھی صرف نام لیوا ہیں۔

خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اُمتِ مسلمہ کی اکثریت خوابِ غفلت کا شکار ہے بے حسی کی ایک دلدل ہے جس

میں بے فکری سے دھنسی ہوئی ہے۔ المیہ یہ بھی ہے کہ اس کا ملال بھی نہیں ہے۔ بقول شاعر

یہ دکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی ہم نے
ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں

ایک مرتبہ چند لڑکوں نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہر کوئی فٹ بال کو پاؤں کی ٹھوکریں مارتا ہے، بزرگ نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ فٹ بال میں ہوا (یعنی دنیا، تکبر، غرور، خود پسندی، خود رائی وغیرہ) بھر گئی ہے مطلب یہ ہے کہ جس انسان میں بھی تکبر و غرور کی ہوا بھر جائے اس کا انجام یہی ہوتا ہے۔ آج کل مسلمانوں کی پست حالی کی بھی وجہ یہی ہے...... حق کی بات سننا، ماننا، گوارا نہیں، بڑوں کی قدر، علماء کا احترام جب دل میں نہ ہو۔ اپنی پسند سے دینی احکام پر چلنا...... جو دل تسلیم کرے ماننا اور باقی چھوڑ دینا...... اپنی مرضی سے قرآن و حدیث کا مطلبِ نکالنا...... ان سب حالات کی وجہ یہی تو ہے......!

ایمان کی دولت مفت میں ملی تو پھر قدر کیسی...... حضرت مولانا محمد احمد لاٹ صاحب مدظلہٗ نے فرمایا۔ ''ایمان بنے گا دعوت سے ایمان پکے گا مجاہدوں سے، ایمان بچے گا ہجرت سے اور ایمان پھیلے گا قربانیوں سے'' لیکن افسوس کہ ہم نے ایمان کو مذاق سمجھا ہے......

اللہ پاک پوری امت مسلمہ کو ہدایت کی راہ پر چلائے۔ آمین۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ''بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے تین باتوں کا یاد رکھنا ضروری ہے: (۱) بات حق ہو۔ (۲) نیت حق ہو (۳) طریقہ حق ہو۔ یعنی حق بات حق طریقے سے اور حق نیت سے کہی جائیگی تو وہ کبھی نقصان دہ نہیں ہوگی بلکہ اس کا فائدہ ہی پہنچے گا۔''

پا گئی آسودگی کوئے محبت میں وہ خاک
مدتوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی (اقبال)

اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ ایک احسان عظیم یہ ہے کہ اس نے مجھے باطل سے حق، بدعت سے سنت کی طرف آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ راہ ہموار کیسے ہوئی اس کی تفصیلات کے لیے اتحاد اہل السنۃ والجماعت کے دوستوں نے تقاضا کیا۔ جس پر تھوڑا کچھ لکھنا تھا لیکن بہت کچھ لکھ دیا۔ چونکہ میں کوئی عالم دین نہیں۔ ایک دنیا دار بندہ ہوں۔ اللہ نے مجھ پر کرم کیا اور اچھی صحبت نصیب ہوئی جس کی بدولت اس طرح کی کاوش کی جسارت کر بیٹھا۔

نہیں پاس حسنِ عمل میرے مولا
نظر میری تیرے کرم پر پڑی ہے

اہل حق کا قافلہ اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ دن بدن اپنے مسلک حق مسلک اہل السنۃ والجماعت کے پرچار میں اپنی ترقی کی طرف تیز رفتاری سے گامزن ہے۔ جس کو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کے بعد وکیل احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کی رہنمائی حاصل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عالمی جماعت کو فقہاء احناف کی تشریحات کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام اور اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد ومسائل کی اشاعت کرنے کے لیے دن دوگنی رات چوگنی ترقیات نصیب فرمائے۔ آمین۔

الجھا ہے دستِ شوق سے گستاخیاں معاف
اب خیر آپ کے نہیں بند نقاب کی

میری تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے عقائد کو ضرور اچھی طرح پڑھیں۔ پرکھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فرض مسلم! ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے کہ عقیدہ توحید ورسالت کو صحیح معنی و مفہوم کے ساتھ اپنائے رہے۔ نیز زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق اسلامی تعلیمات سیکھے اور اپنی زندگی کو اس نظام الٰہی کے مطابق گزارے، دوسروں کو اس کی دعوت دے، اور اس نظام کے عملی قیام اور غلبہ کے لیے انفرادی واجتماعی کوشش کرتا رہے۔

ناجی فرقہ (نجات یافتہ اہلِ حق جماعت)

آپ ﷺ نے فرمایا "نجات یافتہ طبقہ اور راستہ وہ ہی ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہؓ ہیں" اور ایک جگہ آپ کا ارشاد ہے کہ: "تمہارے لیے میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صراط مستقیم کی تشریح کے لیے صحابہؓ کی سنت کو کیوں "معیار" قرار دیا۔ علماء کرام لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ کرامؓ کی ایسی تربیت فرمائی تھی کہ غیر شرعی عمل کا صدور ان سے ہونا ممکن ہی نہیں رہا تھا۔ یہی وجہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ان کو اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ جس عمل پر ان کے دل میں

کھٹک پیدا ہو جائے اس کو چھوڑ دیں۔ آپ ﷺ کی تربیت اور فیض نظر سے وہ اُس سانچے میں ڈھل چکے تھے جو اسلام کی تصویر ڈھالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعین فرمایا تھا! اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں ان سے راضی ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔

"گویا کہ جو طبقہ اور جماعت صحابہ کرامؓ کے اعمال کے مطابق زندگی گزارے گی وہ ہی صراط مستقیم پر ہے، اور وہی جماعت نجات یافتہ اور اہل حق ہے اور اسی کو اہل سنت والجماعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خیر القرون میں صراط مستقیم کے تعین کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔ لیکن اب پرفتن دور اور اختلافات کی بھرمار کی وجہ سے اس بات کی ضرورت پیش آئی (اختلاف امت اور صراط مستقیم) حق والوں میں شمار ہونے کے لیے یہ ادنیٰ سی کوشش کی ہے جس میں اپنے احوال کے ساتھ کچھ تفصیلات بھی پیش کی ہیں۔"

دلی تمنا ہے کہ اس دنیا میں کچھ کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

بندہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد خالد ہالوی صاحب دامت برکاتہم (مہتمم دارالعلوم اسلامیہ العربیہ ہالہ ٹمیاری) کا بے انتہا ممنون ہے کہ حضرت نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود از اول تا آخر پوری کتاب کا مطالعہ فرما کر اس کی تصدیق وتوثیق فرمائی شیخ المشائخ استاذ الاساتذہ پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم (جامعہ مدنیہ لاہور جامعہ مدینہ جدید رائے ونڈ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ لاہور) کا بھی بے انتہا ممنون ہوں حضرت نے کتاب کے متعدد مقامات، ملاحظہ فرمائے اور اپنی تصدیق وتوثیق سے کتاب کو مزین فرمایا۔

بندہ دیگر علماء کرام جن میں وکیلِ احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم (مرکزی ناظمِ اعلیٰ اتحاد اہلِ سنت والجماعت پاکستان) مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہم، مولانا محمد عمران علی فاروقی صاحب مولانا قاری عبدالغفار وٹو صاحب و دیگر علماء کا بھی بے حد شکر گزار ہے کہ ان حضرات نے اپنی مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی اوقات میں سے اس کتاب کو وقت عنایت فرمایا، بعض حضرات نے ساری کتاب کو اور بعض نے چیدہ چیدہ اور اہم مقامات کو ملاحظہ فرمایا اور اپنی تصدیق وتوثیق کے ذریعے کتاب پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ پاک جزائے خیر عطا کرے ان سب ساتھیوں کو جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں میری مدد کی اور اُن کو بھی اللہ پاک جزائے خیر دے جن کی وجہ سے میں اس قابل ہوا کہ کچھ لکھ سکوں اور ان شاعروں کو بھی جزا دے جن کے اشعار سے اپنی تحریر کو رونق بخشی ہے۔ پہلے اس کتاب کا نام تحقیق سے تقلید تک......!؟ تھا جس کو شیخ الحدیث حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہم نے "تحقیقِ حق" رکھ کر جامع اور وزنی بنا کر مجھ پر نظر شفقت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ یہ تحریر و کاوش قبول و مقبول فرماتے ہوئے ہر قسم کے ریاء و دکھلاوے سے حفاظت کرتے ہوئے عوام الناس کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا کر اپنے لیے باعث عزت و نجات سمجھنے کی توفیق نصیب کرے اور ہمارے دل میں ان دین متین کے خدمت گذاروں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ و اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، محدثین و مفسرین، مجتہدین و مجاہدین اور اولیاء و صلحاء کی عظمت کو بڑھائے جن کی شب و روز کی محنت اور قربانیوں سے یہ پیارا دین ہم تک پہنچا۔

نصیحت کی جگہ حسن عمل درکار ہے ناصح
یہ بہتر ہے کہ لفظوں کے بجائے زندگی بولے

پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ میں کوئی دینی اسکالر نہیں بلکہ ایک عام بندہ ہوں جس نے اپنی کہانی آپ کے سامنے رکھی ہے کوئی کمی بیشی یا کوئی غلطی ہو تو معاف کیجئے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں وہ بصیرت عطا فرمائے کہ حرمین شریفین والوں اور ان کا نام استعمال کر کے اپنی تجوریاں بھرنے والوں میں فرق کر سکیں۔ خدائے عزوجل ہم سب کو اہل السنۃ والجماعت کے عقائد پر زندہ رکھے۔ اور اسی پر موت نصیب فرمائے۔ اور ہمیں قلب و نظر کی بصیرت اور بصارت عطا فرما کر مغفرت کی دولت اور اجر عظیم سے ہمکنار کر کے اپنی رضا کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اگر انسان کو مل جائے دماغ و دل کی بیداری
خدا شاہد ہے یہ دولت بھی کم نہیں ہوتی

ابڑو ابوعلی حسنین فیصلؔ ہالوی
المعروف نوید فیصل ابڑو
B.E (TEXTILE)
27 فروری 2010ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ رائے ونڈ لاہور

پسند فرمودہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد خالد ہالوی صاحب دامت برکاتہم

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برادرم عزیزم ابڑو ابوعلی حسنین فیصلؔ سلمہٗ الرحمٰن جن کے سسرال انتہائی کٹر غیر مقلد ہیں جن سے اور دیگر خاندانی غیر مقلدوں سے متاثر ہو کر خود بھی غیر مقلد بن گئے تھے لیکن علمائے اہل سنت والجماعت کے ساتھ اور احباب تبلغی جماعت کے ساتھ ان کا محبت و ادب کا تعلق پھر بھی رہا اور اسی محبت و ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور ان کی ملازمت گھر سے سینکڑوں میل دور رائے ونڈ کے قریب لگ گئی جہاں ان کو خالی الذھن ہو کر پڑھنے اور سننے کے موقع ملے۔ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب زید مجدہ و مولانا محمود عالم صفدر صاحب زید مجدہ جیسے جید مقتدر اور اپنے فن کے ماہر علماء کی صحبت نصیب ہوئی ان کو سنا ان کی کتابوں کو پڑھا سوال و جواب قیل وقال کا موقع ملا۔ فطرت میں تسلیم کا مادہ بھرا تھا اطاعت اور ماننے کا بھی چنانچہ میاں ابڑو ابوعلی حسنین فیصل صاحب نے بلا جھجھک غیر مقلدیت سے توبہ کر لی اس سلسلہ میں ان پر جو احوال گزرے ان کو از اول تا آخر مہذب انداز میں تحریر بھی فرمایا اور ماشاء اللہ تعالیٰ تمام مسائلِ حاضرہ پر خوب با حوالہ بحث بھی کی جن کو پڑھ کر آپ کو صحیح اندازہ ہوگا کہ موصوف نے کتنی محنت کی ہے اور کن کن دریاؤں کو ان کو عبور کرنا پڑا ہے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ رب العالمین عزیزم موصوف کو استقامت نصیب فرمائے اور اس کتاب کو عزیزم موصوف کی طرح اور دلدل میں پھنسے ہوئے احباب کی ھدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

این دعا ازمن واز جملہ جہاں آمین باد
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وَالہ صحبہٖ اجمعین

محمد خالد
مہتمم دار العلوم الاسلامیہ العربیہ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ ہالا حیدرآباد

تقریظ نمبر۱

مخدوم ومحبوب العلماء والطلباء، ولی کامل، عارف باللہ، پیرطریقت، استاد الحدیث

حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم

(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، پاکستان)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے اپنے دینِ مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

اور عالمِ اسباب میں اس کی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا ہے کہ اھلِ حق کی ایک جماعت کو چن لیا ہے جو ہر دور میں دینِ حق کے ایک ایک عقیدے کی اور ایک ایک حکم کی پاسبانی کرتی رہیگی۔

اھلِ حق کے قافلہ کے خوش نصیب بندوں میں سے ہمارے بھائی ابڑوابوعلی حسنین فیصلؔ صاحب ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے راہِ حق کے طالبین کے لیے تحقیق حق۔۔ کے نام سے حق کا چراغ روشن کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماوے۔ اور دارین میں اپنی رضاء وخوشنودی کا ذریعہ بناوے۔(آمین)

محتاج دعا
محمد حسن عفی عنہ
(استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور)

تقریظ نمبر۲

متکلم اسلام مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھائی ابڑوابوعلی حسنین فیصلؔ ان خوش قسمت افراد میں سے ہیں جن کو اللہ رب العزت نے ضلالت اور گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کے روشن راستے پر چلنے کی توفیق دی۔ اپنے دورِ باطل اور دورِ حق کے مشاہدات کو"تحقیقِ حق" نامی کتاب میں قلم بند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس کتاب کو بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے صراطِ مستقیم پر چلنے کا ذریعہ بنائے۔ اور اللہ رب العزت موصوف کے لیے اس کتاب کو ذخیرہ آخرت بناوے۔(آمین!)

مولانا محمد الیاس گھمن
(مرکزی ناظمِ اعلیٰ اتحاد اہلِ سنت والجماعت پاکستان)

اظہارِ فخر

والد محترم کے تاثرات

Dear Son;

Your book "TAHQEEQ-E-HAQUE" is the best research towards islamic ideology to show streight way to the persons who are made confused by Ulamaas of different thoughts of schools.

Really!

"I am very proud of you"
(JAZAKALLAH KHAIR) your kind Father
ABRO ABDUL KHALIQUE (Nazim Halaee)

تقریظ نمبر۳

حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد:

محترم برادرم ابوعلی حسنین فیصل ہالوی کی کتاب ''تحقیق حق'' پر اجمالی نظر ڈالنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آسان انداز میں اپنی آپ بیتی اور راہ ضلالت سے راہ حق تک کے سفر کو اس دلنشیں انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ پڑھنے والا سرور لئے بغیر نہیں رہ سکتا اور پڑھتے ہوئے تجسس بڑھتا جاتا ہے۔ اور کتاب کا مطالعہ خوشی سے انسان کرتا جاتا ہے۔ پھر یہ ایک ایسے آدمی کی آپ بیتی ہے جو ایک عرصہ تک غیر مقلد رہا اور وہ دنیاوی تعلیم سے بھی آشنا تھا۔ انجینئرنگ کی۔ اب اسسٹنٹ مینیجر جیسے اونچے عہدے پر فائز ہیں۔ غیر مقلدین عموماً انگریزی خواندہ طبقہ کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اس لئے ان کے لیے یہ بہترین موقعہ ہے کہ فیصل ہالوی صاحب کے قریب ہو کر مزید حق شناسی حاصل کریں تاکہ وہ گمراہی کی کھائیوں سے نکل کر ہدایت کا نور حاصل کر سکیں۔ حق تعالیٰ شانہ ان کی اس سعی کو مشکور فرما کر گمراہوں کے لیے ہدایت کا سبب بنائیں، آمین

بجاہ النبی الامی الکریم

محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

خادم تخصص فی الدعوۃ والتحقیق (مرکز اتحاد اہلسنت والجماعت سرگودھا)

تقریظ نمبر۴

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل محمدی ''ابو بلال صاحب'' دامت برکاتہم

بھائی ابڑو ابوعلی حسنین فیصل صاحب نے بہت ہی احسن اور آسان انداز میں فتنہ غیر مقلدیت کا تعقب کیا ہے۔ اللہ پاک اُن کے قلم سے مزید کام لے اور بغیر کسی کی پرواہ کئے ''حق کا راہی'' بنائے رکھے۔ اور اللہ پاک تحقیقِ حق کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین!

متکلم اسلام وکیلِ احناف مولانا محمد اسمٰعیل محمدی (گوجرانوالہ)

تقریظ نمبر۵

''بلند نصیب ہی راہِ حق کی طرف آتے ہیں''

آج سے چند روز قبل مورخہ ۲۹ شعبان ۱۴۳۱ھ محترم برادرم ابڑو ابوعلی حسنین، فیصل ہالوی صاحب کی زیارت کے لئے ان کے ہاں حاضر ہوا۔ واپسی پر انہوں نے اپنی تصنیف کردہ کتاب بنام ''تحقیق حق'' بطور ہدیہ عنائت فرمائی۔ گھر آ کر کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ جیسے جیسے کتاب کا مطالعہ کرتا گیا مجھے اپنا ماضی یاد آتا گیا۔ مجھے یوں لگتا تھا جیسے ابڑو ابوعلی حسنین، فیصل صاحب نے میرے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کی ہے۔ ایک عرصہ سے ایسی کتاب کی تمنا تھی۔ جو بحمد اللہ تعالیٰ ''تحقیق حق'' نے پوری کی ہے۔ ساتھ ساتھ یہ تمنا بھی پیدا ہوئی کہ میں اپنی آپ بیتی بھی قارئین کے نظر کردوں تاکہ ''تحقیق حق'' پر سچائی کی دلیل قائم ہوجائے اور ساتھ یہ بھی پتہ چل جائے غیر مقلدیت کو چھوڑ کر کیسے راہِ حق کی طرف آیا اور ساتھ ہی غیر مقلدوں کا یہ بدبودار نعرہ جھوٹا ہوجائے کہ آج تک کوئی اہلحدیث حنفی نہیں بنا اور بہت سارے حنفی تو اہلحدیث ہوئے ہیں۔ میں نے خود 19 سال غیر مقلدیت میں گزارے ہیں۔ اہلحدیث حضرات کا کہنا ہے کہ ہمیشہ حنفی اہلحدیث ہوئے ہیں، کبھی بھی کوئی اہلحدیث حنفی نہیں ہوا۔ اسکی تردید ہوجائے۔ یہاں جملہ معترضہ کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ اللہ والوں کی جان بوجھ کر دشمنی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا اور غیر مقلدیت کی بنیاد ہی اہل اللہ کی دشمنی ہے جیسا کہ آپ ''تحقیق حق'' میں بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس لئے، جس غیر مقلد کا نصیب بہت بلند ہو وہ تو واپس راہِ حق کی طرف آتا ہے ورنہ یہ لوگ گمراہی میں ہی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ''جماعت المسلمین'' بھی تو انہی غیر مقلدوں کی ہی ترقی کا نتیجہ ہے۔ چکڑالوی اور اہل قرآن بھی اسی غیر مقلدیت سے کشید ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آگے کو ہی چلتے ہیں ان کا واپس ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبِّی......

اللہ پاک ابڑو صاحب کے علم وعمل میں اضافہ کرے۔ اور ان کو استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا محمد یونس قاسمی صاحب

(خطیب بابری مسجد مل، شریف سٹی رائے ونڈ، لاہور)

تقریظ نمبر ۶

حضرت مولانا محمد ابواحمد یونس فاروقی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم: بھائی ابوعلی حسنین فیصل صاحب کی کاوش ''تحقیق حق'' اس بات کی فصیل ہے ''ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَشَآءُ'' اور یہ ایک ایسے شخص کی داستان ہے جو خود بنفسِ نفیس ضلالت گمراہی، گھٹاٹوپ اندھیروں سے بھٹکتا ہوا راہِ حق کا متلاشی ''من الظلمات الی النور'' کا مصداق ٹھہرا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمارے بھائی ابڑو ابوعلی حسنین کی طرح اوروں کو بھی راہ حق اور تحقیق حق کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ سلامتی والی حیاۃ اور ایمان والی موت نصیب فرمائے۔ آمین

غیروں سے نہ مل اپنوں سے کٹ
اوروں کو نہ بڑھا آپ نہ ہٹ
مرکز سے نہ کٹ پھر دنیا ساری تیری ہے

مولانا ابواحمد محمد یونس فاروقی

(خطیب و نائب مدیر مدرسۃ الحرمین عثمانیہ مسجد رائیونڈ)

فتنوں کا توڑ اور بہت بڑا خزانہ...... تحقیقِ حق

تحقیقِ حق وقت کی ضرورت تھی اس نے دورِ حاضر کے مشہور فتنوں کا پردہ چاک کیا ہے۔ اور غیر مقلدوں کے لیے تو یہ ''چُری'' ہے۔ چند ہی صفحات میں بہت بڑا خزانہ جمع ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ انجینئر ہوتے ہوئے یہ کام کیا ہے۔ یہ عالم فاضل ہوتے تو کیا ہی بات تھی۔! اللہ پاک ان کی نسلوں میں عالم بنائیں اور ان کی کتاب کو قبولیت بخشے۔ آمین

مولانا عبدالغفار انھڑ صاحب

امام وخطیب جامع مسجد المصطفےٰ ٹاؤن قاسم آباد حیدر آباد

تقریظ نمبر ۷

مولانا عمران علی فاروقی کشمیری

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

محترم قارئین

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب ہے میں نے اسکا بغور مطالعہ کیا ہے جناب بھائی ابڑو ابوعلی حسنین فیصل ہالوی صاحب نے اسکے تحریر کرنے میں بہت محنت کی ہے ہر مسئلہ سے پہلے اپنی آپ بیتی لکھی پھر ہر مسئلہ کی وضاحت ایسے انداز میں کی ہے کہ ہر خاص و عام کو بات باآسانی سمجھ میں آسکے پھر موقع محل کی مناسبت سے جو اشعار اس میں پروئے ہیں انہوں نے تو اس کتاب کو ایسا دلچسپ بنا دیا ہے کہ جب آدمی اسکو پڑھنا شروع کرے تو دل چاہتا ہے کہ ایک ہی نشست میں مکمل پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ راست پر لانے اور دارین میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

(آمین یارب العالمین)

مولانا عمران علی فاروقی کشمیری (فاضل جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور)

تقریظ نمبر ۸

مولانا قاری عبدالغفار وٹو صاحب

قارئین کرام! میں نے اس کتاب کو بغور پڑھا۔ الحمدللہ بھائی ابڑو ابوعلی حسنین فیصل صاحب نے بہت محنت کے ساتھ لکھی ہے۔ اس پُرفتن دور میں جہاں اَن پڑھ جاہل لوگوں میں ''بدعات'' اور زیادہ پڑھے لکھے لوگوں میں ''الحاد'' کی بیماری سرائیت کر چکی ہے وہاں ایسے مجاہد بھی ہیں جو کہ دنیوی تعلیم اور بے انتہا مصروفیت کے باوجود اپنا دینی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ یہ کتاب ''تحقیقِ حق'' غیر مقلدیت کے ساتھ ساتھ دورِ حاضر کے باقی نمایاں فتنوں کا پردہ بھی چاک کر رہی ہے۔ ''تحقیقِ حق'' یقیناً پڑھنے والوں کو بہت نفع دے گی۔ اللہ تعالیٰ ابڑو صاحب کی محنت قبول فرمائے۔ (آمین)

قاری عبدالغفار وٹو آف اڈا نور پور ضلع پاک پتن

وکیلِ احناف جناب مولانا مشتاق احمد جتوئی صاحب۔ لاڑکانہ

حق تو آخر حق ہے۔ چھپائے نہ چھپے گا

سچ تو یہ ہے کہ ابڑو صاحب کے دل میں اپنے خاندان و برادری کا بہت درد ہے۔ جن کے لیے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے تھے۔ میں نے اکثر ان کو اسی فکر میں پریشان دیکھا۔ کہتے کہ، جتوئی صاحب! حق تو واضح ہے پر منہ کھولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ رشتے داریاں آڑے آجاتی ہیں۔ معاملات کے خراب ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ سب کچھ جانتے ہوئے بھی غلط بیانیاں چپ کر کے سنتا ہوں۔ دراصل سمجھانے کا طریقہ مجھ میں نہیں ہے۔ پر فکر بھی ہے۔ کیا کروں..........!؟

بہر حال فکر کے ساتھ ساتھ مطالعہ میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ حکمت سے ہی کام لیتے رہے پر اس چپ اور کڑھن میں 2006ء میں ایسی سخت بیماری نے آگھیرا تو کہنے لگے کہ شاید اب خاتمہ قریب ہے۔ حق سینے میں دفن اور میں پھر قبر میں دفن ہو جاؤنگا۔ پر میری دعائیں۔ یقیناً رنگ لائیں گی۔

اگر بے وفا سانسوں نے ساتھ دیا۔ اور یہ جوان پھر صحتمند ہوا تو بتوفیق الٰہی انشاء اللہ العزیز سیّدنا حضرت عمر فاروقؓ کی طرح حق کا اعلان کھلے عام بابانگ دھل کرے گا۔

پھر میں نے دیکھا کہ انہوں نے کر دکھایا۔ 2010ء میں "تحقیقِ حق" کتاب وجود میں آئی اور ماشاء اللہ اس کو پورے ملک میں پذیرائی ملی۔

بحمدللہ علماء وطلباء اور جدید تعلیم یافتہ طبقے نے اس کو قبول کیا۔ موصوف کو حالات و مصائب کا بھی سامنا کرنا پڑا..... مرتد، منافق کے فتوے بھی لگے۔ ناراضگیاں بھی موڑ لیں۔ کل تک جو سکونِ دل تھے انہیں سے شعلے برس رہے تھے۔ جو علم وفہم اخلاق و عادات کی تعریفیں کئے نہیں تھکتے تھے انہوں نے بھی کیا کیا نہ کہا۔ پر اللہ تعالیٰ نے ابڑو صاحب کی حفاظت کی۔ جنہوں نے سخت مخالفت کی انہی میں سے اللہ عزوجل نے نصرت کا سامان کیا، واقعی!

اِنْ تَنْصُرُ اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

ترجمہ: اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور جمادے گا تمہارے پاؤں

(پارہ ۲۶ سورۃ محمد آیت: ۷)

بقول فیصل خود

نہ یہ شانِ مؤمن ہے نہ ہی ایماں کا تقاضا
ہو جائے واضح حق تو چھپایا نہیں کرتے
رشتے بھلے چھوٹیں اور ٹوٹے بھلے یاری
"فیصل" یہ مجاہد ہیں جو پیچھے نہیں ہٹتے

اللہ پاک ابڑو صاحب کو استقامت نصیب کرے۔ اور ان کے خاندان اور ان کی نسلوں کو بھی حق کا طرفدار بنائے۔ آمین یارب العالمین!

(مشتاق احمد جتوئی، لاڑکانہ)

آخر ہے کیا۔!؟

آداب!

میں نے اس کتاب کو بغور پڑھا۔ اس کتاب میں تمام مکاتبِ فکر کے ساتھیوں کے لیے مشعلِ راہ پائی۔

التماس!

تمام مکاتبِ فکر کے ساتھیوں سے مؤدبانہ التماس ہے کہ تعصب کی عینک اتار کر ایک بار "تحقیقِ حق" کا ضرور مطالعہ کریں۔ آخر ہے کیا۔!؟!

محتاجِ الدعا
حافظ مولانا محمد یاسین عفی عنہ
فاروق آباد، شیخوپورہ

عوام الناس کے تاثرات

ہم تحقیق حق کب کریں گے......!؟

ہم جیسے بہت سارے ساتھی جو کہ دنیا میں مگن دو کو چار کرنے کی دھن میں رہنے والے ''تحقیقِ حق'' کب کریں گے۔؟؟! شاید موت کے بعد!!

اللہ پاک ابڑو ابو علی حسنین فیصل کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں بے انداز نصیب کرے جس نے جستجو کی تجت نہ رہنے دی۔ ہماری طرف سے بھی فرض کفایہ ادا کردیا۔ اور ہم جیسوں کی رہنمائی کے لئے تحقیق حق لکھ کر ہم پر بڑا احسان کیا بلاشبہ اس کی ضرورت تھی۔ اللہ پاک ابڑو صاحب کو مزید توفیق دے کہ اس کا دوسرا حصہ بھی تحریر فرمائیں تا کہ بقایا چھپے راز و رموز کی حقیقت بھی آسان زبان میں عالم آشکار ہو سکے۔

(بھائی محمد طارق میمن، کالج روڈ ہالہ)

اُلجھن۔ سُلجھن

سائیں! آپ نے اُلجھن کو سلجھا دیا اللہ پاک آپ کو ہر مصیبت سے اپنی حفاظت میں رکھے آپ کی زیارت کا بہت اشتیاق ہے۔ ہمیں پتہ چلا کہ مخالفوں سے کتاب ہضم نہ ہوئی اور آپ کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ سائیں ہم ہر قدم اور کسی بھی وقت دن ہو یا رات آپکی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

(جناب محمد یٰسین جمیجو صاحب۔ حیدر آباد)

ایک ہی ڈوز کافی ہے

غیر مقلدین کے لیے ''تحقیقِ حق'' کا ایک ڈوز ہی کافی ہے۔ اب وقت نکال کر علاقے میں بڑھتی ہوئی شیعیت کی یلغار کی روک تھام کے لیے کچھ تحریر فرمائیں۔ جزاک اللہ

(حضرت ڈاکٹر عبدالرحمٰن میمن صاحب۔ ہالہ)

ہمیں فخر ہے

''تحقیقِ حق'' کتاب ہم سندھ والوں۔ خاص طور پر حیدر آباد والوں کے لیے فخر ہے۔ اللہ بہت جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

(امام وخطیب جامع محمدی مسجد سٹیزن کالونی حیدر آباد، جناب حافظ خان محمد صاحب)

نوجوانوں پر احسان ہے

''تحقیقِ حق'' صرف سندھ والوں پر ہی نہیں بلکہ ہم سب نوجوانوں پر احسان ہے۔ اللہ ابڑو صاحب کو بہت جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

(حافظ عبدالخالق، میلسی)

کڑی سے کڑی ملانا

بہت بڑی بات ہے مسائل کی ترتیب پھر ان کی مناسبت سے اشعار اکٹھے کر کے مضامین کی کڑی سے کڑی ملانا۔ سبحان اللہ تحقیقِ حق پڑھ کر بہت لطف آیا اور بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ خیر۔

(اسسٹنٹ پروفیسر مہران یونیورسٹی جامشورو، جناب سیف اللہ عثمان ابڑو صاحب)

اندھیروں میں روشنی

اللہ عزوجل نے ابڑو صاحب سے بہت ہی بڑا کام لیا ہے ''تحقیقِ حق'' اندھیروں میں روشنی ہے ایک ایک صفحہ میں اپنی حلاوت ہے جتنا پڑھو اتنا مزہ۔! دل کی گہرائیوں سے بے دھڑک دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ پاک ابڑو صاحب کو دنیا و آخرت میں خوش رکھے ان کے والدین اور اھل وعیال کو خوش رکھے اس کتاب کے صدقے ان سب کی مغفرت کرے۔ آمین

(بزرگوار چاچا رجیح اللہ میمن صاحب۔ ہالہ اولڈ)

الحمد للہ اب وسوسے نہیں آتے

سچ پوچھیں تو میں بہت پریشان تھا۔ محلہ میں اہلحدیثوں کی مسجد ہے اور وہ حضرات ہمیں اکثر لاجواب کرتے رہتے تھے۔ اسی دوران مجھے کسی دوست نے ''تحقیقِ حق'' پڑھنے کو کہا...... جس کے پڑھنے سے الحمدللہ بہت فرق پڑا۔ اب وسوسے نہیں آتے۔ میرے ہم نام مصنف ابو علی حسنین صاحب نے بہت ہی آسان طریقے سے غلط فہمیوں کو Clear کیا ہے۔ واقعی! میں پہلے غیر مقلدین سے کتراتا تھا۔ اب کہتا ہوں ہے کوئی جو سامنے آئے۔

اللہ پاک مصنف کو بہت بہت جزائے خیر عطا کرے۔ آمین!

(ابوعلی۔ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور)

اَجرِ عظیم عطا ہو

یہ جومحنت و مشقت آپ نے کی ہے۔ اللہ پاک آپ کو آپ کے والدین کو اور آپ کے اہل و عیال کو اپنی شان کے مطابق اجرِ عظیم عطا کرے اور مغفرت کرے اور آپ کے صدقے ہماری بھی مغفرت کرے۔ آمین!

(اقبال احمد بن مرحوم غلام محمد ابڑو، حیدر آباد)

Very Well

Going very very well-keep it up!

(Dr.Prof.Noor u Din Memon- Hala)

دل باغ باغ۔ ذہن معطر ہوگیا!

میں سعید آباد (پیر جھنڈہ) کا رہنے والا ہوں۔ پیر صاحبان کی بہت عزت کرتا ہوں ان کے پیچھے نمازیں بھی ادا کیں ہیں اور بہت سنا ہے پر دل کمبخت پریشان رہتا تھا کبھی سب صحیح کبھی سب غلط محسوس ہوتا تھا۔ جب ابڑو صاحب کی "تحقیقِ حق" پڑھی تو دل باغ باغ اور ذہن معطر ہوگیا۔ اللہ پاک موصوف کو مزید لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظام الدین کاکا سعید آباد، ہالہ)

دیر آیا درست آیا

مجھے دینی مسائل کا کوئی خاص کیا عام بھی پتہ نہیں میں ایک دنیا دار گنہگار بندہ ہوں لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہمارے ننھیال۔ دودھیال کے پوری برادری کی کم از کم سات پیڑھیوں میں تو کیا بلکہ میرے خیال میں ہمارے ہالہ شہر (جو کہ علم و ادب کا گہوارہ کہلاتا ہے) میں سے بھی کسی نے اردو زبان میں اتنا جامع و مستند کمال نہیں کیا۔ دیر آیا درست آیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ میری نسل کو بھی "حق کا راہی" بنائے۔ اور ہم سب ابوعلی حسنین، فیصل کے ساتھ ہیں۔

(جناب فیاض احمد بن مرحوم غلام رسول ابڑو)

زندہ باد۔ تحقیقِ حق

میں اپنے بڑے بھائی ابوعلی حسنین کی تائید کرتا ہوں اور مرتے دم تک اس کا ساتھ دونگا۔ انشاء اللہ

حق لکھیں ہم حق پڑھیں ہم
حق کہیں ہم حق کا نعرہ لگے
تحقیقِ حق زندہ باد

(ابو بلال وحید فیصل ابڑو بن ناظم ہالائی)

تنقید برائے اصلاح

ابڑو صاحب کا ابھی جوان اور تازہ توانا قلم ہے اس لیے اس میں کافی جوش نظر آتا ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ حکمت اور اصلاحی انداز سے ہمکنار ہونا چاہئے۔ جیسے حضرت مولانا محمد زکریہ کاندھلویؒ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے انداز میں لکھنے کی کوشش کریں باقی بہت اچھی کوشش ہے۔ اللہ ابڑو صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آگے مزید بہتر انداز میں تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(بھائی محمد بلال میمن، حیدر آباد تبلیغی مرکز)

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے

ایک بزرگ کے پاس آپ کی کتاب "تحقیقِ حق" دیکھی، دیکھنے کے بعد دیکھتا ہی گیا، اور وقت کا پتہ ہی نہ چلا، بہت خوشی ہوئی، دل سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں اور ملنے کا اشتیاق بھی ہوا، اللہ پاک شریروں کے شر سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

مولانا عبدالرشید

استاد جامعہ دارالعلوم نواب شاہ

جیہڑے ابہام سی اوہ دور ہو گئے

کڈھ دا جناں دی بھُل اے، رب سچا
دیوا سچ دا سینے وِچ بال دیندا
کرے فیر اصلاح اوہ دو جیاں دی
رب انہوں ایسا خیال دیندا

ابوعلی حسنین ابڑو دی کتاب "تحقیقِ حق" میں پڑھی تے اوندا اے اثر ہویا کہ دل وچ جیہڑے ابہام سی اوہ دور ہو گئے! اللہ تعالیٰ ابڑو صاحب نوں مزید دین دی خدمت کرن دی توفیق عطا فرمائے! آمین (محمد احسن منڈی بہاؤالدین)

''تحقیقِ حق'' پڑھنے کے بعد شرک و بدعات سے توبہ کرلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''تحقیقِ حق'' ایک ایسی ضخیم اور نایاب کتاب ہے جس کے مطالعہ کرنے سے صرف علم ہی میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ انسان شرک اور بدعات کے گڑھوں سے نکل کر صحیح عقائد اور اعمالِ صالحہ پر چل کر اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتا ہے! جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ہمارے ایک عزیز جو شرک اور بدعات کی لپیٹ میں آئے ہوئے تھے یہ کتاب ہم نے اُن کو گفٹ کی اس کتاب کے مطالعہ کی برکت سے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) وہ شرک اور بدعات کے اندھیروں سے نکل کر صحیح عقائد اور اعمالِ صالحہ والی زندگی گزارنے والے بنیں اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے، مصنف ابو علی حسنین ابڑو صاحب کو جو دین اور امتِ مسلمہ کی خدمت کر کے بڑے ثواب کے حق دار بنے۔ ''تحقیقِ حق'' اصل میں راہِ حق دکھلانے والی کتاب ہے۔

(طالبِ علم شاہد الرحمٰن تحصیل میلسی آف جلہ جیم)

مدینہ منورہ سے تائیدِ حق

الحمد للہ ابڑو صاحب کی کتاب ''تحقیقِ حق'' پڑھنے کا اتفاق ہوا، اللہ تعالیٰ محترم کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ کتاب نہایت عام فہم، حقیقت کے قریب ترین، غیر مقلدین کے رویے کی عکاس ایک مخلص کاوش ہے۔ جو غیر مقلدین کے مزاج کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور اُنکے طریقۂ دعوت سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اعتدال، حق اور سچ کے ساتھ منسلک رکھے۔ آمین

مولانا محمد عمیر سرمد صاحب
طالب علم
الجامعۃ الاسلامیہ
مدینہ منورہ

اظہارِ تشکّر

اس کائنات میں انسان کی سعادت اور فرض شناسی احکامِ خداوندی کی اتباع میں ہے۔ احکامِ خداوندی میں بعض کا تعلق عقائد سے ہے اور بعض کا اعمال سے ہے، جن کو سمجھنے کے لیے میں نے تحقیق سے تقلید تک کا سفر خیر خوبی سے طے کیا۔

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کی تقریضات، تصدیقات اور اظہارِ اعتماد کے بعد یہ کتاب تحقیقِ حق، ناچیز کے لیے دنیا و آخرت کے لیے بہترین توشہ ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ تحقیقِ حق اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً سات آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ اور اس کے پہلے ایڈیشن کے گیارہ سو نسخے ختم ہوگئے اور دن بدن اس کی مانگ میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اکابر علماء کرام، اہلِ علم حضرات، جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام الناس سمیت ہر طبقۂ فکر نے اس سعی کو وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیا ہے بہت سے اہلِ علم حضرات اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے مبارک بادی کے پیغامات بھیجے اور بعض تشریف بھی لائے۔ جس سے بندہ کی حوصلہ افزائی میں مزید اضافہ ہوا۔ حق تعالیٰ ان حضرات کے حسنِ ظن کو قبول فرمائے اور اپنی بارگاہِ عالی سے انہیں بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

کچھ حضرات آئینہ دیکھ کر ناراض بھی ہوئے ہیں لیکن حق تو پھر حق ہی ہے نہ!

زندگی پر اس سے بڑھ کر طنز کیا ہوگا فیصل
اس کا یہ کہنا کہ تو انجینئر ہے عالم نہیں

وہ حضرات اس کتاب کا جواب لکھنے کے لیے بھی یقیناً بے چین ہوں گے۔ اس کتاب کا جواب دیتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جواب میں حضور اکرم ﷺ کا قول و فعل متواتر صحیح مرفوع حدیث سے ثابت کیا جائے۔ الزامی جوابات آپ کی دلیل نہیں بن سکتے نیز دیگر شرائط والی احادیث یا فقہی اختلافات بھی مقلدین اہلسنت والجماعت کے

لیے چھوڑ دیجئے کیونکہ دعویٰ الحدیث کرنے والوں کو اپنے مؤقف کے ثبوت میں صرف مرفوع صحیح صریح حدیث ہی پیش کرنی چاہئے۔ جس میں اُن کے دعویٰ کی صراحت اور اُس پر حضور ﷺ کا دوام موجود ہو یا وہ فعلِ آخر ہو۔ صحابہؓ کے اقوال اُن کے لیے حُجت نہیں اس لیے پیش کرنے کی ضرورت نہیں (اپنا عقیدہ ثابت کرنا ہے ہمارا نہیں) عقلی دلائل کی بھی گنجائش نہیں۔ صرف بخاری و مسلم کی مرفوع اور صریح احادیث ہوں کیونکہ باقی کتب کو محقق الحدیث ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب صحیح نہیں مانتے اور اُسے صحاح کے درجہ میں شامل نہیں سمجھتے۔

اس کتاب میں صحاحِ ستہ کے مترجم الحدیث علامہ وحید الزماں، علامہ نواب صدیق حسن، علامہ نواب نور الحسن، علامہ ثناء اللہ امرتسری وغیرہ جو کہ غیر مقلدین کے بڑوں میں شمار ہوتے ہیں (جن کی تعظیم و تعریف کرتے ہوئے سندھ کے بہت بڑے محقق حضرت علامہ پیر سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب نے اپنی تحریروں میں بہت عمدہ القاب سے نوازا ہے) اُن کے بیسیوں حوالے ذکر کیے گئے ہیں۔ ہم احناف کو کوس لینے سے تو دینی خدمت اور حق گوئی کا فرض ادا نہ ہوگا۔ اگر یہ الحدیث اپنے اُن اکابر کی کتابوں کو نہیں مانتے تو پھر اُن کی کتابوں اور اُن کے قرآن و حدیث کے ترجمہ و تفاسیر کو اپنے گھروں اور مدرسوں سے کیوں نہیں نکالتے......!؟!

اب جس کا جی چاہے وہی پائے روشنی
ہم نے تو جی جلا کے سرِ راہ رکھ دیا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چل کر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

ابو علی حسنین، فیصل

اشارے...... تحقیق سے تقلید تک!؟

تعصب کی عینک کو اُتار کر آئینہ قلب صاف رکھ کر پڑھیں

اللہ تعالیٰ کا بے شمار شکر ہے جس نے ادیانِ عالم کے مقابلے میں دینِ اسلام عطا فرمایا اور کافروں کے مقابلے میں ہمارا نام مسلمان رکھا اور یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں ہم محمدی ہیں اور اہل بدعت کے مقابلے میں ہمارا نام اہل سنت والجماعت نبی اقدس ﷺ نے رکھا اور اسلام کے اندر اجتہادی اختلاف میں ہماری نسبت امام ابو حنیفہؒ کی طرف ہے یعنی **ہمارا نام اهل سنت والجماعت الحنفی هے۔**

ہمارے دلائل شرعیہ چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجماع اُمت صحابہؓ تابعینؒ وغیرہم (۴) قیاس مجتہد

اہلِ سنت والجماعت کے چار اساس
قرآن وحدیث اجماع و قیاس

یعنی ان چار دلائل سے یا کسی ایک دلیل سے ہمارا مسئلہ ثابت ہوتا ہے اہل اسلام فقہاء و محدثین ان کو "ادلۃ الاربعۃ" کہتے ہیں اور یہی مذہب و مسلک ہے صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ مجتہدینؒ و ائمہ محدثینؒ و علماء سلف و خلف کا خصوصاً ائمہ اربعہ امام اعظم فی الفقہاء ابو حنیفہؒ التابعی، و امام مالکؒ بن انس و امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور ائمہ صحاح ستہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ابن ماجہؒ اور امام نسائیؒ کا بھی یہی مذہب و مسلک ہے۔

کہتا ہوں وہ ہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نے خوف سکندر ہے نہ اندیشہ دارا !

مگر کچھ لوگوں کو یہ باتیں منظور نہیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مختلف فیہ اور اجتہادی مسائل پر بات و تحقیق بھی اہل علم خصوصاً مجتہد ماہر شریعت، محدث و عالم ماہر حدیث کی قبول ہوتی ہے مگر قیامت کی نشانی ہے کہ جاہل جو علوم اسلامی سے کورے انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں نے منصب اجتہاد و منصب محدث پر بغیر شرائط و اہلیت کے قبضہ کر رکھا ہے۔

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

ان میں جو دینِ اسلام کے قائد وگائیڈ بنے ہوئے ہیں۔ ان کی علمی حالت تو یہ ہے کہ چند گمراہ علماء کے لٹریچر یعنی رسائل کا مطالعہ کر کے اور مترجم دینی کتابوں کا مطالعہ کر کے محقق و مجتہد اور محدث بن بیٹھے ہیں۔ جبکہ علم قرآن وعلم حدیث کے الف با بھی نہیں جانتے اور فتویٰ بازی کی مشین چلا کر امت مسلمہ کی اکثریت جو سلفاً وخلفاً صحابہؓ وتابعینؒ وتابع تابعینؒ اور ائمہ فقہاء مجتہدین ومحدثین واولیاء اور عوام کی صورت میں ہے کو کافر یا مشرک یا بدعتی اپنے گمان سے ثابت کرتے ہیں اور اسلاف پر لعن وطعن کرتے ہیں۔

بے روک ہیں ان فتویٰ فروشوں کی زبانیں
اسلاف کی توہین پہ کرتے ہیں گذارہ

دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو ہدایت دے۔ قارئین کرام سے التماس کروں گا کہ وہ غیر جانبدار ہو کر میری تحریر کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ العزیز اللہ پاک سمجھا دیں گے اور راہیں کھول دیں گے۔

بقول شاعر:

راستے کھلتے گئے عزم سفر کے سامنے
منزلیں ہی منزلیں ہیں اب نظر کے سامنے

اس کتاب کو بہت محنت کے ساتھ تحقیق کر کے علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر اور تقریباً ہر Topic پر استخارہ کر کے اور اللہ سے ڈر ڈر کر مکمل کیا ہے اور راہ ضلالت کے پیشواؤں کے اپنے ہی الفاظ اور ان کی اپنی کتابوں سے حوالے بھی دیے ہیں۔ غیر مقلدین کے علاوہ رافضیت، مرزائیت، بریلویت، مودودیت وغیرہ کے بارے میں بھی مختصر احوال بیان کیا ہے۔ کمی بیشی کے لیے اللہ سے معافی کا طلبگار رہوں۔

اللہ کریم مجھے اور میرے اہل وعیال، دوست، رشتہ داروں کو بھی ہدایت کے نور سے مزین کر کے دینِ حق پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

ابوعلی حسنین فیصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق آچکا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ:

”کہہ دو کہ لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آچکا ہے تو جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کے لیے اور جو کوئی گمراہی اختیار کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔“

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۱۰۸)

لہٰذا اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو خود ہدایت کی طرف نہیں آتا اور اللہ کسی ایسے شخص کو گمراہ بھی نہیں ہونے دیتا جو سچے دل سے ہدایت لینا چاہ رہا ہو۔ لہٰذا انسان کا کام یہی ہے کہ وہ ہر وقت ہدایت اختیار کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

موجودہ دور میں وقت کی رفتار اس قدر تیز ہوگئی ہے کہ عوام ہی نہیں، خواص بھی اس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ کسی کے پاس اس قدر وقت ہی نہیں ہے کہ طویل اور ضخیم کتابوں کا مطالعہ کر سکے۔ کمپیوٹر کی ایجاد نے انسان کے ذوق علم کی تسکین کے لیے مزید سہولیت پیدا کردی ہے۔ کہ محض ایک بٹن دبانے سے معلومات کا پورا خزانہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اڑھائی لاکھ صفحات دو انچ کی ڈسک میں محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔

ٹھکانہ ڈھونڈ اے مرغ چمن خوش رنگ پھولوں میں
اگر تنکوں کو اپنا آشیاں سمجھا تو کیا سمجھا

دین اسلام کا خلاصہ دو چیزیں ہیں (۱) عقائد اور (۲) اعمال، جس کے عقائد و اعمال صحیح ہیں اس کا دین بھی صحیح ہے اور جس کے عقائد و اعمال درست نہیں اُس کا دین بھی درست نہیں۔ پھر ان دونوں میں سے عقائد کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ عقائد بمنزلہ روح کے ہیں اور اعمال بمنزلہ جسم کے اور روح کی حیثیت جسم کے مقابلے میں زیادہ ہے سلمان گیلانی نے کیا خوب کہا ہے کہ

اس وقت نہیں ہوتی Accept دُعا تیری
جب قبلہ دل تیرا Streight نہیں ہوتا

جب ہوش سنبھالا تو......

۱۴فروری۱۹۷۴ء میں میری پیدائش ہوئی اور جب ہوش سنبھالا تو اپنے دادا سائیں مرحوم غلام رسول ابڑو المعروف (غلام ہالائی) اللہ رب العزت اُن کی مغفرت کر کے جنت کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے (آمین)۔ آپ صوبہ سندھ کے نامور شاعروں، ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں، کو احناف کی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔ والد محترم بھی اُنہی کی طرح احناف ہی کے ساتھ نماز ادا کرتے۔ چونکہ گھر میں دینی درس و تدریس کا کوئی خاص رجحان نہیں تھا۔ بس نماز ہی پڑھ لی تو بڑی بات ......؟ اللہ جزائے خیر دے دادا اور والدین کو جنہوں نے عقائد کے لحاظ سے اتنا ضرور بتایا کہ؛

توحید

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے محتاج نہیں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اُن کا محتاج ہے۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے اور کل جہاں کے خالق و مالک ہیں۔

حقیقتِ نبوّت

نبی اس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو۔ یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اس کی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کے ساتھ انبیاء کے علاوہ کسی اور انسان کو اس طرح ماننا، اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ کفر ہے۔

نوٹ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وہبی چیز ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبے اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

صداقتِ نبوّت

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

دوامِ نبوّت

انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے۔ البتہ اب باقی انبیاء علیہم السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کے لیے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

ختمِ نبوّت

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالم دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

ملائکہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرمایا ہے ان کو سرانجام دیتے رہتے ہیں اور اس میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے ان کی تعداد اللہ کو ہی معلوم ہے۔

جنّات

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا ہے جن کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی ہیں۔ اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکامِ شریعت کے مکلف ہیں۔ اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب و ثواب ہوگا اور جنات میں کوئی نبی نہیں ہے۔

کتبِ سماویہ

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا، البتہ اب باقی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

صداقتِ قرآن

سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

عذابِ قبر

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

آخرت

(الف) دنیا میں کئے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزاء وسزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔

(ب) اعمال کا حساب وکتاب ہونا۔

(ج) پل صراط سے گذرنا......!

(د) اس کے بعد نہ ختم ہونے والی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہونگے۔ دجال کو قتل کریں گے اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے اور حضرت مہدی حضور اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہی وفات پائیں گے۔

صلاۃ وسلام

آنحضرت ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعثِ اجر وثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوۃ وسلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے الفاظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔

سماعِ صلوٰۃ وسلام

آنحضرت ﷺ، قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلاۃ وسلام کو بنفسِ نفیس سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلاۃ وسلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

معیارِ حق وصداقت

پوری امت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیارِ حق وصداقت ہیں۔ یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ رضی اللہ عنہ کے عقائد اور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

انبیاء صحابہ رضی اللہ عنہم

انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ ترتیب ذیل

۱۔ خلفاء راشدین علی ترتیب الخلافۃ

۲۔ عشرہ مبشرہ

۳۔ اصحاب بدر

۴۔ اصحاب بیعت رضوان

۵۔ شرکاء فتح مکہ

۶۔ وہ صحابہ کرامؓ جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات وکمال کا ذکر آیا ہے۔ ان کا اوّلین اور اعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

حُبِّ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، دونوں سے بغض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض رسول اللہ ﷺ سے بغض کی علامت وگمراہی ہے۔

عفت اُمہات المؤمنین

حضور ﷺ کے اہل بیت، جن کا اوّلین مصداق امہات المومنینؓ ہیں۔ کو پاکدامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

توہینِ علمِ نبوّت

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، یا علوم نبوّت یعنی علمِ دین کو باقی علوم وفنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علمائے دین کی بوجہ علم دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

توہینِ رسالت

انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے۔

بات تھوڑی طویل ضرور ہوگئی ہے پر اس معاملے پر حال ہی میں جو ہو رہا ہے اس کے بارے میں ضرور کچھ لکھنا چاہوں گا......

ناموسِ رسالت ﷺ کی بے حرمتی......؟!؟ (Face Book)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۸ میں کہ

"ان کفار کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو بغض ان کے سینوں میں مخفی ہے وہ کہیں زیادہ ہیں......"

آزادیٔ اظہار کے متوالے کافر مغرب نے ایک بار پھر وہی حرکت دہرائی۔ امریکی ویب سائٹ فیس بک (Facebook) پر ہمارے آقا ﷺ کی تصویر کشی کا دن منانے کا خباثت انگیز اعلان کیا گیا اور دنیا بھر کے لوگوں کو دعوت عام دی گئی کہ وہ اس بے ہودہ مقابلہ میں حصہ لیں۔ پاکستانی حکام نے عوامی ردِعمل کو سامنے رکھتے ہوئے ملک کے اندر سے اس ویب سائٹ تک عوام کی رسائی بند کردی، جیسے کبوتر کی آنکھیں بند کرنے سے یہ سب کچھ ہونے سے رک جائیگا۔ خیر (Some thing is better than nothing) لیکن کفار اس پر بھی سخت ناراض ہیں۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

کیا اب بھی مسلمانوں کے لیے یہ سوچنے کا مقام نہیں آیا کہ مغرب کی دی ہوئی آزادیوں کی جو سوچ ہمیں دی جارہی ہے اس کا ہمارے بنیادی اسلامی افکار کے ساتھ ملاپ نہیں ہوسکتا۔ اور یہ جو ہمارے میڈیا پر دن رات آزادیوں کا راگ الاپا جارہا ہے تو یہ اسلام کا نہیں کفر کا ایجنڈا ہے۔ کفر کے دیے ہوئے ایجنڈے پر مامور دانشور ہر پروگرام میں رائے کی آزادی اور جمہوریت کے لیے قربانیاں دینے کی بات کرتے رہتے ہیں (صوت الامۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ)

میڈیا نے قادیانیوں کو شہید کہا

میڈیا کا تو یہ حال ہے کہ کچھ دن گذرے (2010ء کے ابتدائی دنوں میں) کچھ قادیانیوں کو (جو کہ اندر ہی اندر ہمارے سادہ لوح لوگوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں) مارا گیا۔ تو رپورٹ میں ان کو شہید اوران کے عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارا گیا۔ حالانکہ قادیانیوں مرزائیوں پر پاکستان کے قانون کے مطابق

1. وہ اپنے گرجا کو مسجد نہیں کہہ سکتے
2. قادیانی اذان نہیں دے سکتے
3. قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے
4. قادیانی اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے
5. قادیانی حج نہیں کرسکتے
6. قادیانی اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔ وغیرہ یہ سب آرڈیننس قانون کا حصہ ہیں۔ جو کہ باشعور اور غیرت مند مسلمان کبھی تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔

اپنے دامن کے لیے خار چنے ہیں خود تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے؟

شاید یہ میڈیا والے قادیانیت کو برا نہیں سمجھتے؟
شاید یہ قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے واقف نہیں؟

شاید یہ ختمِ نبوّت کی اہمیت اور نزاکت سے آشنا نہیں؟
شاید حضور خاتم النبیین ﷺ سے ان کا جذباتی تعلق نہیں؟
کچھ بھی ہو دنیا اور آخرت کے محاسبے سے ہماری جان نہیں چھوٹتی......
کیونکہ حق کو نہ جاننا بھی جرم ہے۔ حق کو نہ ماننا بھی جرم ہے۔ حق کی حفاظت نہ کرنا بھی جرم ہے۔

شاید Moderate اور Liberal مسلمان قادیانیت سے بے خبر ہے......

ہمارے معاشرے میں قادیانیت صرف اس لیے زندہ ہے...... کہ مسلمان نہیں جانتا کہ:
قادیانیت اسلام کے خلاف کس ہولناک سازش کا نام ہے؟
قادیانیت اسلام کو ملیامیٹ کرنے کے لیے کس طرح مچل رہی ہے؟
قادیانیت اپنے دو دھاری خنجر سے کس طرح مسلمانوں کے ایمانوں کی شہ رگ کاٹ رہی ہے؟

قادیانیت رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کیا کیا ہذیان بک رہی ہے؟
ہر عام و خاص مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و نزاکت کو سمجھنا چاہیے۔ یہ ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ اس میں شک بھی کفر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

صدائے حق کی جرأت سے تو زندہ کر زمانے کو
تیرے ساتھ دنیا میں ہزاروں دل دھڑکتے ہیں

انا خاتم النبیّٖن

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ:
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (رواہ مسلم)
میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئیگا۔
''لا نبی بعدی'' میں ''لا نبی'' جنس کے لیے (جیسا کہ لا الہ الا اللہ میں) جس سے ہر قسم کی نبوت کی نفی ہوتی ہے۔ اس صورت میں حدیث شریف کا معنی و مفہوم یہ ہوگا کہ میرے بعد کسی بھی قسم کا نبی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی کوئی بھی پیدا نہیں ہوگا۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے قادیانیوں کے بارے میں فرمایا کہ
''قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں'' اور ایک جگہ کہا کہ ''قادیانیت

یہودیت کا چربہ ہے۔''

مردود ہیں جو ختمِ نبوّت کے ہیں منکر
مرزائی سبھی چوڑھے چماڑوں کی طرح ہیں

قادیانی جماعت کی بنیاد

مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیانی جماعت کی بنیاد بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بمقام لدھیانہ میں رکھی۔ اور اس کذاب نے نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا یہ کچہری کا منشی تھا۔ اس کی موت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں بیت الخلاء میں ہوئی۔ اور منہ سے بھی پاخانہ نکل رہا تھا۔

قادیانیت فرنگیوں کا تحفہ ہے

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں مرزا قادیانی کے باپ نے انگریزی فوج کو اپنے پاس سے پچاس ہزار اور پچاس گھوڑے دیے تھے۔ یہ فرقہ انگریز کا خود ساختہ پودا ہے۔ انگریز گورنر سر فرانس موڈی نے قادیانیوں کو ربوہ میں (۱۰۳۳) ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی پرانا آنانی مرلہ کے حساب سے دی تھی۔ اِن قادیانیوں نے مسلمان حکمران خادم حرمین شریفین شاہ فیصل شہیدؒ کی وفات پر حلوے کی دیگیں پکائیں اور خوشی سے بھنگڑے ڈالے۔
۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ۱۹۷۴ء میں ''ربوہ'' ریلوے سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر ہزاروں قادیانی غنڈوں نے مرزا طاہر کی قیادت میں حملہ کیا۔ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے قائداعظم کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ قائداعظم کو کافر سمجھتا تھا۔

۱۹۷۴ میں کفر کا فتویٰ دیا گیا

ان ساری جدوجہدوں کے بعد آخر کار قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں۔ کافر قرار دیا گیا۔ اور صدارتی امتناع آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو نافذ کیا گیا۔

چوکھٹے قبروں کے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر سجا دی جائے

یاد رکھیں کہ جسے مرزائی سے نفرت نہیں اسے حضور ﷺ سے محبت نہیں۔
قادیانیوں کے اسکول کالجز اور دیگر تعلیمی ادارے مسلمان بچوں کے ایمانوں کی قتل

گاہیں ہیں۔ اے مسلمان! شیزان کی بوتل جوسز پی کر اور OCS سے خطوط پوسٹ کر کے اور ذائقہ گھی میں لذیذ کھانے پکا کر مرزائیوں کو چندانہ دے۔ کیونکہ قادیانی کوئی عام کافر نہیں بلکہ یہ مرتد، زندیق، منافق اور گستاخ رسول ﷺ ہے۔ قادیانی آئین پاکستان کو نہیں مانتے۔ اس لیے انہیں پاکستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اللہ پاک روز محشر عقیدہ ختم نبوت کے صدقے ہمیں حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائیں (آمین)

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمری
بعد از رسول ﷺ ہاشمی کوئی نبی نہیں

اسلامی ریاست میں نبوّت کے جھوٹے دعویدار اور گستاخِ رسول ﷺ

یہ اسلامی ریاست ہے جو پہلے دن سے نبوت کے جھوٹے دعویداروں اور گستاخان رسول ﷺ کو سبق سکھاتی آئی ہے۔ اسلامی ریاست کے پہلے سربراہ خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ بدر سے واپسی کے دوران آپ ﷺ کی نشاندہی اور حکم پر حضرت علیؓ نے قیدیوں میں سے آپ ﷺ پر مکی دور میں اوجھڑی ڈالنے اور گلا گھونٹنے والے نصر بن حارث اور گستاخ عقبہ بن ابی محیط کو قتل کیا۔ اُس سے اگلے سال آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کے مجرم یہودی کعب بن اشرف کو آپ ﷺ نے قتل کروادیا اسی طرح خیبر کے یہودی ابو رافع کو بھی توہین رسالت کے جرم میں حضور ﷺ کے حکم پر ایک صحابی حضرت عبداللہ بن عتیک نے اُس کی خوابگاہ میں جا کر قتل کیا۔

اسلامی ریاست کے قیام میں پہلے مکی دور میں تلوار نہ اُٹھانا اور ریاست کے قیام کے بعد مدنی دور کے یہ سب واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ گستاخ رسول اللہ ﷺ کی سزا موت ہی ہے۔ جس پر اسلامی ریاست عمل درآمد کرواتی ہے۔ چنانچہ بعد میں خلفاء کا بھی یہی طریقہ رہا۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر!
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر! (اقبال)

اب یہ حالت ہے کہ ہم ناموس رسالت ﷺ کے مسئلے پر اُٹھتے ہیں تو ہمارے مطالبات اسلام سے نہیں بلکہ عین کفار کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثلاً حالیہ گستاخی پر

پاکستان کے چند دینی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اقوام متحدہ کی سطح پر ایسی قانون سازی کا اہتمام کرے جو اسے بین الاقوامی جرم قرار دے کر سزا کا نفاذ کرے۔ انتہا تو یہ ہے کہ اُسی اقوامِ متحدہ سے اسلام کی حفاظت کی توقع کی جارہی ہے جس کے قیام کا مقصد ہی دنیا پر کفر کا تسلط قائم کرنا ہے۔

ناموسِ رسالت ﷺ پر کوئی Compromise نہیں۔!!

کفار دین اسلام کی بنیادوں کو ہلا کر اسے نابود کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے کی سب سے خطرناک کڑی خاتم الانبیاء ﷺ کی شخصیت کو مذاق کا نشانہ بنانا ہے۔ ہمیں ناموس رسالت ﷺ پر برداشت کا سبق دینے والے اصل میں اسلام کے وجود اور بنیاد کو ختم کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں یہ تو وہ مقام ہے جہاں اونچی آواز میں بات کرنے سے ایک مسلمان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں! ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اے ایمان والوں! تم اپنی آوازوں کو نبی مکرم ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو اور ان کے ساتھ اس طرح بلند آوز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو۔ (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی غارت ہو جائیں اور تمہیں شعور تک بھی نہ ہو۔" (الحجرات آیت ۲) تو بھلا ایک مسلمان کے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ناموس رسالت ﷺ کی بے حرمتی کو رائے کی آزادی کے نام پر نظر انداز کردے۔ نہیں! ہرگز نہیں......! ہم اطاعت رسول ﷺ کے مقابلے میں ہر قسم کی آواز کو رد کرتے ہیں۔

(صوۃ الامۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱)

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی تو کوئی بات نہیں

مؤمن مشرکین کی پرواہ نہیں کرتا

مسلمانوں کو اسلام کے ساتھ شدید لگاؤ کفار کے اس خوف کو اور بڑھا رہا ہے کہ کہیں یہ ڈیڑھ ارب مسلمان اُس مقصد رسالت ﷺ کی طرف واپس نہ لوٹ جائیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے۔ "وہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام ادیان پر غالب کرے، چاہے مشرکین برا ہی منائیں۔" (سورۃ التوبہ: آیت ۳۳)

اللہ جزائے خیر دے......

اللہ تبارک وتعالیٰ بہت جزائے خیر دے دادا سائیں اور میرے والدین کو جنہوں نے عقیدہ کی پختگی ہمیں وارثت میں دی۔ ثم الحمدللہ۔ باقی گھر میں درس وتدریس کی باقاعدگی سے نہ ہونیکی وجہ سے اکثر دنیا غالب رہتی تھی...... سو نماز ہی پڑھ لی تو بڑی بات! اس کے علاوہ روک ٹوک نہ ہونے کی وجہ سے اثرِ صحبت بھی غالب رہتا تھا......

ھر درد مند دل کو رونا میرا رُلا دے
بے ھوش جو پڑے ھیں شاید اُنھیں جگا دے

ہم بہن بھائیوں نے قرآن شریف بھی ایک عورت کے پاس پڑھا...... مکمل ہونے ہی کو تھا تو دادا حضور نے ہم سے کچھ سورتیں سماعت فرمائیں...... پھر غصہ ہو کر کہا کہ بیڑا غرق ہو ان عورتوں کا، کہ جو سُر میں سُر ملا کر اللہ کا کلام پڑھاتی ہیں نہ زیر کی خبر نہ پیش کا پتہ......!؟ نہ تجوید صحیح نہ قرأت صحیح...... کافی آگ بگولا ہونے کے بعد انہوں نے ہمیں دوبارہ قاعدہ سے Start کروایا۔ کا مسجد "مین بازار ہالا" کے امام مرحوم حاجی حوت میمن صاحب کے پاس داخل کرایا۔ جہاں ہم نے دوبارہ قرآن شریف صحیح تجوید وقرأت کے ساتھ مکمل کیا۔ اسلامی آداب، ضروری مسائل اور روزمرہ کی دعائیں بھی سکھائی گئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے استادوں کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے (ثم آمین)

دو قدم رائیگا ہوئے تو کیا
دو قدم اور جستجو کر لو

خاندان...... پہلے زمانے میں خاندان بہت وسیع ہوا کرتے تھے کیونکہ ضرورتیں اور خواہشات بھی محدود تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین پختہ تھا۔ مہنگائی بھی نہیں تھی اور حکمران بھی قدرِ بہتر تھے۔ دراصل پر ددھیال کے کچھ افراد (جو کہ پہلے حنفی تھے) "اہل حدیث" بن گئے۔ وہ اہل حدیث نہیں جن کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں ذکر کیا ہے کہ جو حدیث کا علم جانتے ہوں بلکہ وہ اہل حدیث جن کو عام طور پر "غیر مقلد" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرات محلہ کی "محمدی مسجد" میں نماز ادا کرتے تھے...... اور احناف حضرات محلہ کی دوسری مسجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ بچپن سے جوانی تک انہی کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا رہا۔

اُنہی کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات ان کی
اُن ہی کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

حق کی گواہی دو۔ صاف صاف سچ بولو۔!

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ (ترجمہ: اے ایمان والو! قائم رہو انصاف پر۔ گواہی دو اللہ واسطے، اگرچہ انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری ذات پر یا تمہارے والدین اور قرابت والوں (رشتیداروں) پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے۔ (سورۃ النساء ۱۳۵:۴)

تفسیر عثمانی میں شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے۔

"یعنی گواہی سچی اور اللہ کے حکم کے موافق دینی چاہئے اگرچہ اس میں تمہارا یا تمہارے کسی عزیز وقریب کا نقصان ہوتا ہو۔ جو حق ہو اس کو صاف ظاہر کر دینا چاہئے دنیوی نفع کے لیے آخرت کا نقصان نہ لو۔

یعنی سچی گواہی دینے میں اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ مالدار کی رعایت یا محتاج پر ترس کھا کر سچ کو چھوڑ بیٹھو۔ جو حق ہو......سو کہو۔ اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ اور ان کے مصالح سے واقف ہے اور اس کے یہاں کس چیز کی کمی ہے۔ زبان ملنا، یہ کہ سچی بات تو کہی مگر زبان داب کر اور پیچ سے کہ سننے والے کہ شبہ پڑ جائے یعنی صاف صاف سچ نہ بولا اور سچا جانا یہ کہ پوری بات نہ کہی بلکہ کچھ بات کام کی رکھ لی سو ان دونوں صورتوں میں گو جھوٹ تو نہیں بولا مگر بوجہ عدم اظہارِ حق گنہگار ہوگا۔ گواہی سچ اور صاف اور پوری دینی چاہئے۔ (تفسیرِ عثمانی سورۃ النساء آیت ۱۳۵ صفحہ نمبر ۱۷۲)

اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو لوگ خدا کی خوشنودی کے طالب ہوں اور اس سلسلے میں لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پوری مدد فرماتا ہے۔ اور انسانوں کی ناراضگی سے ان کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔ او جو لوگ اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشنودی چاہتے ہیں تو اللہ اپنی مدد کا ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور ان کو انسانوں کے حوالے کر دیتا ہے (جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی نصرت سے بھی محروم رہتے ہیں اور جن کی خوشی کے لیے اللہ کو ناراض کیا تھا ان کی مدد بھی نہیں ملتی)۔

آل پاکستان اہلِ حدیث کانفرنس پیر جھنڈہ

یہ کانفرنس حضرت سید پیر بدیع الدین شاہ راشدی صاحب کے زیر نگرانی ہر سال

منعقد ہوتی جس میں طعام وقیام کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ تقریباً ۹ یا ۱۰ سال تک ہر سال پابندی کے ساتھ تازہ نظم اس ''کانفرنس'' میں پیش کرتا، ظاہر ہے جید اہلِ حدیث علماء کرام کے بیانات بھی سننے کو ملتے۔ بیانات کا مأخذ یہی ہوتا کہ:

''ہم اہل حدیث ہیں۔ ہمارا ہر ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں۔ اہل حدیث تو عین اسلام ہے۔ اسلام نام ہے نبی پاک ﷺ کی پیروی کا، اور نبی ﷺ کی پیروی آپ ﷺ کی حدیث پر عمل کرنے سے ہوسکتی ہے، لہٰذا اہل حدیث بنے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ یاد رکھو! لوگو! خود تحقیق کرو۔ جاہل مت بنو۔ تقلید شرک ہے۔ اس سے بچو...... ! وغیرہ وغیرہ اور پھر ہدایہ۔ قدوری وغیرہ فقہ کی کتابوں سے چن چن کر خفیف مسائل کو غلط رنگ دے کر عوام کو احناف سے متنفر کرتے۔''

خدا ہم کو ایسی خدائی نہ دے
کہ اپنے سوا کچھ دکھائی نہ دے

ہمارے علاقے کے فرقے

ہمارے علاقے میں سنی، اہل حدیث اور تیسرے نمبر پر اہل تشیع بھی پائے جاتے ہیں، جو کہ پہلے تو نہ ہونے کے برابر تھے پر اہلِ حق کی سستی کی وجہ سے اب اُن کی بھی کثرت ہوگئی ہے۔ میرے ننھیال کے کچھ افراد ''شیعہ'' ہیں۔ والدہ ماجدہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے ان کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے (آمین) وہ بتاتی تھیں کہ اُن کے والد محترم مرحوم تاج محمد شیخ (یعنی میرے نانا سائیں) اللہ ان کی مغفرت کرے (آمین) اور ان کے کچھ رشتے دار محرم الحرام میں صرف کالی قمیص اور سفید شلوار زیب تن کر کے خاموشی کے ساتھ چلتے چلتے ذکر و اذکار کرتے تھے۔ صوم و صلاۃ و دیگر معاملات سب سنیوں کی طرح تھے۔ چہ جائیکہ ''سنی شیعہ'' تھے۔ شیعت کے باقی عقائد سے ان کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ یعنی ''تقیہ'' کے نام پر جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ ''متعہ'' کے نام پر زنا کو حلال نہیں سمجھتے تھے اور ''تبرا'' کے نام پر صحابہؓ و ازواج مطہراتؓ پر بکواس نہیں کرتے تھے۔ صحابہؓ و اہل بیتؓ کی عزت و عظمت ان کے دل میں تھی۔ خاتم المعصومین خاتم الانبیاء علیہ صلاۃ وسلام کو ہی مانتے تھے۔ قرآن ۳۰ پارہ جو کہ قیامت تک یہی رہیگا اس پر ان کا ایمان تھا۔ قرآن میں تحریف کے

قائل نہیں تھے۔ ۲۲ رجب ۶۰ھ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہوئی اس کو امام جعفر صادقؒ کے کونڈے کا نام نہیں دیتے تھے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرات اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپس میں رشتے داریوں کا علم رکھتے تھے۔ شہادت حسینؓ کو اسلام کی سربلندی سمجھتے تھے۔ فقہاء، محدثین و اولیاء اللہ کی قدر و قیمت کو پہچانتے تھے۔ نبی پاک ﷺ کی ساری ازواج مطہراتؓ کو ام المؤمنین تصور کرتے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی چار بیٹیاں اور تین شہزادوں سے بخوبی واقف تھے۔ دنیاوی علم تو کوئی خاص نہ تھا پر شریعت کے پیچ وخم سمجھتے تھے۔ الحمدللہ۔ ان کے پاکیزہ خیالات کو اگر کوئی شاعر کہے تو یقیناً اس طرح کہے گا۔

آخر دم تک رہا جو حامل صبر و رضا
کیا اسی کے واسطے ہے! یہ تیری آہ و بکا؟
مسکرا دیتا تھا جو دشمن کے ہر اک وار پر،
کیا اُسی کے واسطے تو پیٹتا ہے اپنا سر
جو جواں بیٹے کو گھائل دیکھ کر صابر رہا
پڑھ رہا ہے آج تک! کیا تو اسی کا مرثیہ؟
ظلم سہ کر بھی کبھی جن بیبیوں نے اُف نہ کی
کیا! انہی کے سوگ میں آج یہ حالت تیری؟
شرم کر اس تعزیہ داری پر تجھ کو ناز ہے
بت شکن تھے ابن حیدرؓ اور تو بت ساز ہے

سُنی شیعہ

پتہ چلا کہ ''سنی شیعہ'' کا نظریہ یہی تھا، باقی محرم الحرام میں اپنی فضولیات کو روک کر اُن حالات کا احساس رکھنا اور عبادات میں مشغول ہونا برا نہیں محسوس کیا جاتا تھا۔ پورے علاقے میں صرف ایک ایسی ''امام بارگاہ'' تھی جو کہ پکے ''اثنا عشریہ'' شیعہ تھے۔ جن سے ہمارے باقی ''سنی شیعوں'' کا کوئی واسطہ نہ تھا ان کی کربلا بھی الگ تھی افسوس اب یہ حال ہے کہ شہر میں بھی قریب ۳۰ سے زائد امام باڑے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ''ذاکر حضرات'' ہیں۔ ان کی لائبریریاں بھی ہیں اور تعلیم وتعلم بھی جاری رہتا ہے جبکہ نانا سائیں

کے دوسرے بھائی مرحوم اللہ ڈنو شیخ اللہ ان کی مغفرت فرمائے (آمین) پکے سنی تھے۔

جو پھول کل تک سکون دل تھے، انہیں سے شعلے برس رہے ہیں
کہ جو مناظر تھے روح پرور وہ ناگ بن بن کے ڈس رہے ہیں

سریلی آواز کی ترقیاں (نعت سے مرثیہ اور پھر نوحہ تک)

یہ (شیعہ) حضرات بھی بریلویوں کی طرح ایسے بندے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ہیں جن کی آواز سریلی ہو۔ اتفاق سے ناچیز بھی ان میں شامل تھا۔ طریقہ کار یہ ہوتا کہ پہلے تو خوب خدمت کھلانا پلانا۔ گھمانا اور بے جا آواز کی تعریفیں کرنا۔ پھر حکمت کے ساتھ ترغیب دیتے کہ حمد ونعت کہنا تو گناہ نہیں۔ کبھی مسجد تو کبھی امام باڑے میں پڑھ لیں۔ ذکر خیر جہاں بھی ہو اجر ملے گا وغیرہ یہ ترجیحات خاص طور محرم الحرام میں دلائی جاتیں اور اسی طرح ترقی کر کے نعت سے ''مرثیہ'' اور ''نوحہ'' تک سفر کی تکمیل ہوتی۔ یہ مشاہدے میں ہے کہ بہت سے ہمارے نوجوان دوست جو کہ اس وقت مختلف شعبوں میں اچھے مقام پر فائض ہیں جن میں ڈاکٹر انجینئر وکلاء بھی ہیں۔ ان کے جھانسے میں آگئے اور ابھی تک انہی سے منسلک ہیں بہت سے اچھے گھرانے جن کے بڑے بزرگ متقی و پرہیزگار تھے ان کی اولاد کو اس طرح بگڑتے دیکھا۔ اللہ پاک نے میری حفاظت کی الحمدللہ۔ بقول شاعر:

تیرے لوگوں سے گلہ ہے میرے آئینوں کو
ان کو پتھر نہیں دیتا ہے تو بینائی دے (فراز)

صحابہؓ پر طعن وتشنیع

اس وقت پوری دنیا میں بالعموم اور برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص اصحاب رسول ﷺ کے خلاف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ مشاجرات صحابہؓ کو موضوع بحث بنا کر صحابہ کرامؓ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سادہ لوح مسلمان ان فتنہ پردازوں کے پراپیگنڈہ کا شکار ہو کر صحابہ کرامؓ سے متنفر ہو رہے ہیں۔

رسول خدا ﷺ کی صحبت بہت بڑی چیز ہے۔ اس اُمت میں صحابہ کرامؓ کا رتبہ سب سے بڑا ہے۔ ایک لمحہ کے لیے بھی جس کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی مابعد والوں میں بڑے سے بڑا بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا۔

صحابہ کرام کے متعلق کچھ ضروری عقائد

(کتاب خلفاء راشدین از حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی)

1. صحابہ کرامؓ کی تعداد غزوہ بدر میں تین سو تیرہ اور حدیبیہ میں پندرہ سو اور فتح مکہ میں دس ہزار، حنین میں بارہ ہزار، حجۃ الوداع یعنی آنحضرت ﷺ کے آخری حج میں چالیس ہزار، غزوہ تبوک میں ستر ہزار بوقت وفات ایک لاکھ چوبیس ہزار اور جن صحابہ کرامؓ سے کتب حدیث میں روایات منقول ہیں ان کی تعداد ساڑھے سات ہزار ہے۔
2. صحابہ کرامؓ میں مہاجرین و انصار کا رتبہ باقی صحابہؓ سے زیادہ ہے اور مہاجرین و انصار میں اہل حدیبیہ کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور اہل حدیبیہ میں اہل بدر اور اہل بدر میں چاروں خلفاء کا رتبہ سب سے زیادہ ہے اور چاروں خلفاء میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا پھر فاروق اعظمؓ کا مرتبہ سب سے فائق ہے۔

امّت میں افضل اور صاحب فضائل

3. چاروں خلفاء (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ) کا افضل اُمت ہونا خلافت کی وجہ سے نہیں ہے اگر بالفرض بجائے ان کے دوسرے حضرات خلافت کے لیے منتخب ہو جاتے تو بھی یہ حضرات افضل اُمت مانے جاتے۔

Respect جو کریگا Friends of Rasool کی
میری نظر میں قابل Respect ہوگیا

4. خلیفہ رسول ﷺ، مثل رسول ﷺ کے معصوم نہیں ہوتا، عصمت، خاصۂ نبوت ہے، آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو معصوم ماننا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔
5. رسول اللہ ﷺ کی ازواج گیارہ تھیں، حضرت خدیجہؓ، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ اوران دونوں کی وفات آپ کے سامنے ہوگئی۔ حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت زینب بن جحش، حضرت ام سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت جویریہؓ سب بیبیاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی

برگزیدہ اورتمام ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ اور سارے جہان کی ایمان والی عورتوں سے افضل ہیں۔ ان میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت عائشہؓ کا رتبہ زیادہ بلند ہے۔

(2) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں چار تھیں۔ حضرت زینبؓ جن کا نکاح حضرت ابو العاص سے ہوا(جن کی بیٹی امامہؓ سے حضرت علیؓ کا دوسرا نکاح ہوا بیبی فاطمہؓ کے وفات کے بعد ان ہی کی وصیت کے مطابق اوران ہی کی پرورش میں حضرات امام حسنؓ اورامام حسینؓ پروان چڑھے۔) حضرت رقیہؓ اورحضرت ام کلثومؓ اوران دونوں کا نکاح یکے بعد دیگر حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے ساتھ ہوا۔ حضرت فاطمہؓ ان کا نکاح حضرت علی المرتضیٰؓ سے ہوا یہ چاروں صاحبزادیاں بڑی برگزیدہ اورصاحب فضائل تھیں اوران چاروں میں حضرت فاطمہؓ کا رتبہ سب سے زیادہ بلند ہے وہ اپنی ماؤں کے سوا سب جنتی بیبیوں کی سردار ہیں۔

لطیفہ

ہمارے ایک جعفری دوست کا باپ فوت ہوگیا اوروہ تجہیز وتکفین کے لیے بازار میں دیکھا گیا۔ کسی نے جھنک کے کہا ابے تیرا باپ مرگیا اورتو بازار میں سیر کر رہا ہے...... وہ پہلے ہی غمگین تھا پریشان تھا۔ کہ اب میں نے گھر کو سنبھالنا ہے سارے معاملات کو میں نے ہی دیکھنا ہے...... اورمیری ذمہ داریاں تو پہلے سے بڑھ گئیں ہیں۔ اوپر سے یہ چاچا کہہ رہا ہے۔ باپ کی لاش کو گھر پر چھوڑ کر بازاروں میں سیر کر رہے ہو؟ جعفری دوست نے اُس کو کہا کہ میں تو تجہیز وتکفین کے معاملات کے لیے آیا ہوں۔ اس پر اُس چاچے نے کہا

آپ ﷺ کی تجہیز وتکفین (Just for Knowledge...1)

''تم اس طرح جنازہ چھوڑ کر جاؤ تو ٹھیک ہے اورحضرات شیخینؓ صدیق وعمرؓ پیارے نبی ﷺ کے جنازے کوتھوڑی دیر کے لیے چھوڑ کر صاحب جنازہ کے دین کی حفاظت کی خاطر ''سقیفہ بنی ساعدۃ'' جا کر اختلاف خلافت کوختم کر کے اتحاد کی راہ پر سب کو قائم کیا۔ اس وقت کیا حالات تھے اُمت کتنی پریشان تھی۔ اس وقت اُمت کو سنبھالنے والے یہی تھے۔ تین دن تک نبی پاک ﷺ کا جنازہ پڑھا جاتا رہا۔ جنازہ کی صورت کیا ہو؟ تدفین

کہاں ہو؟ وغیرہ بے شمار مسائل کا حل کس طرح نکالا جاتا؟ واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ کی تفصیل کتابوں میں مذکور ہے۔ حضرات شیخینؓ نے جنازہ میں شرکت ہی نہیں کی بلکہ روضہ رسول میں آنحضرت ﷺ کی تدفین حضرت صدیق اکبرؓ کے حکم سے سرانجام پذیر ہوئی۔''

دراصل مخالفوں نے بہت سی غلط باتیں عوام میں پھیلائی ہوئی ہیں۔ بہت سا دیندار طبقا بھی ان معلومات میں پڑنے سے گریز کرتا ہے نتیجہ یہ کہ ان کی نسل پھر بربادی کے راستے پر چل پڑتی ہے۔ اللہ ہماری نسلوں کی حفاظت کرے۔ آمین۔

کوتاہ نظر تنقیص نہ کر، تو دیکھ امام صحابہ کا
نبیوں کے بعد اس دنیا میں اونچا ہے مقام صحابہ کا

دخترِ رسول ﷺ بی بی فاطمۃ الزہریٰؓ کا جنازہ

اسی طرح صریح غلط روایات کی بنا پر ایک غلط فہمی یہ بھی پھیلائی گئی کہ حضرت فاطمہ الزہرہؓ کے جنازے میں شیخینؓ نے شرکت نہیں کی۔ وغیرہ

درحقیقت سیدہ فاطمہؓ کے جنازہ میں نہ صرف حضرات صدیقؓ وعمرؓ شریک ہوئے بلکہ سیدہ کا جنازہ خودسیدنا صدیق اکبرؓ نے پڑھایا تھا۔ چنانچہ طبقات ابن سعد میں ان کی مکمل سند کے ساتھ روایات موجود ہیں۔

(1) حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا اوراُس پر چار تکبیریں کہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد۸ صفحہ۱۹ تحت تذکرہ فاطمہ مطبوعہ لنڈن بورڈ)

امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے

جس کا حاصل یہ ہے کہ جس دن سیدہ فاطمہؓ کا انتقال ہوگیا تو حضرت علیؓ نے ان کو رات میں دفن کیا اور (جنازہ پڑھانے کے وقت) حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے دونوں بازوں پکڑ کر سیدہ کا جنازہ پڑھانے کے لیے آگے کیا۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی مع الجوہر النقی جلد۴ صفحہ۲۹ کتاب الجنائز کنز العمال جلد۷ صفحہ۱۱۴ کتاب الفضائل فضائل فاطمہ طبع اول) اورسنو!

اہلِ بیت رسول ﷺ کی گواہی

امام محمد باقر کی روایت کنز العمال علی المتقی الہندی نے بحوالہ خطیب ذکر کی ہے جس

کا ترجمہ یہ ہے:

''امام جعفر صادقؒ امام محمد باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ دختر رسول اللہ ﷺ فوت ہوئیں تو ابو بکرؓ وعمرؓ دونوں حضرات جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کو (جنازہ پڑھانے کے لیے کہا) کہ آگے تشریف لائیں تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے جواب دیا آپ خلیفہ رسول ﷺ ہیں میں آپ سے پیش قدمی نہیں کرسکتا۔ پس حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آگے بڑھ کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(رواہ السنن الکبری بیہقی مع الجوہر النقی جلد ۶ صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ حیدرآباد، کنزل العمال (خط فی رواہ مالک) جلد ۶ صفحہ ۳۱۸ طبع قدیم روایت نمبر ۵۲۹۹ باب فضائل الصحابہ فضل صدیق مسندات علیؓ)

نبی ﷺ کی وصیت بقول مولیٰ علیؓ

باطل جو صداقت سے اُلجھا ہے تو اُلجھے
ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

سیدنا علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں۔ لوگو! اپنے نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے حفظ حقوق کی وصیت کی ہے۔ (الصواعت المحرقہ ص۵)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو! جب تقدیر کا تذکرہ ہو تو رُک جانا، جب علم نجوم کا تذکرہ ہو تو (تصدیق سے) رُک جانا جب صحابہ کرامؓ کا تذکرہ ہو تو (بدگوئی سب وشتم سے) رُک جانا (الریاض النضر ج ۱ ص ۱۳)

ایک اور غلط فہمی (جنگِ جمل اور جنگِ صُفین)

حضرت علی المرتضیٰؓ کو اپنے زمانۂ خلافت میں دو خانہ جنگیاں پیش آئیں اول جنگ جمل جس میں ایک جانب حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں، ان کے ساتھ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے دونوں جانب اکابر صحابہ کرامؓ تھے، مگر یہ لڑائی دھوکہ میں چند مفسدوں کی حیلہ سازی سے پیش آگئی ورنہ ان میں باہم نہ رنجش تھیں نہ آپس میں لڑنا چاہتے تھے۔

مفسدوں کو فتنہ پردازی ہوئی، باعث خونریزی جنگ جمل
ورنہ شیر حق سے طلحہؓ اور زبیرؓ چاہتے ہرگز نہ تھے جنگ و جدل

دوم جنگ صفین جس میں ایک جانب حضرت علیؓ اور دوسری جانب کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ تھے اس لڑائی کے متعلق اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ خلیفہ برحق ہیں اور حضرت امیر معاویہؓ اجتہادی خطا پر تھے مگر اس اجتہادی خطاء پر ان کو برا کہنا جائز نہیں کیونکہ وہ بھی صحابی ہیں صاحب فضائل ہیں اور ان کی یہ خطا غلط فہمی کی وجہ سے تھی اور غلط فہمی کے اسباب موجود تھے اور خطاء اجتہادی پر عقلاً وشرعاً کسی طرح مواخذہ نہیں ہوسکتا۔ ہمیں دونوں فریقوں سے حسن ظن رکھنا اور دونوں کا ادب کرنا ضروری ہے۔

حدیث (بغضِ صحابہ رکھنے والے میدانِ حشر میں......)

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کل قیامت کے دن تمام انسانوں کو میدانِ حشر میں جمع کیا جائیگا۔ پھر ان میں سے چن چن کر ان لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا جو میرے اصحابؓ پر بہتان تراشتے ہیں اور اپنے دلوں میں ان کے خلاف بغض رکھتے ہیں پھر ان سب کو جہنم کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ (کنز العمال بحوالہ چہل حدیث در دفاع صحابہ ص ۱۳۳)

قرآن کو کھول کر دیکھ ذرا ہے فرض اکرام صحابہؓ کا
اسلام پر اپنی جانیں دیں یہ تھا اسلام صحابہؓ کا

حدیث رافضہ بروایت حضرت ابنِ عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس تھا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علیؓ! میری اُمت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گا (صحابہ کرامؓ پر) طعن وتشنیع اُن کی علامت ہوگی۔ ان کو رافضہ کہا جائے گا۔ ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۱)

دراصل دینِ مسیح کا حلیہ بگاڑنے کے بعد یہودیوں کے حوصلے بہت بڑھ چکے تھے انہوں نے دینِ اسلام پر بھی اُسی حربے کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا جو حربہ وہ دین مسیح پر استعمال کر چکے تھے۔ چنانچہ سیدنا عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں یمن کے شہر صنعاء کا ایک بہت

بڑا یہودی عالم "عبداللہ ابن سبا" مدینہ منورہ میں آکر منافقانہ طور پر اسلام قبول کرتا ہے۔ اس کی (عبداللہ ابن سبا کی) ماں کا نام سوداء تھا اس لیے اسلامی تاریخوں میں اس کو ابن سوداء کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ یہ شخص اس ارادے کے ساتھ مدینہ میں وارد ہوا کہ جس طرح پولس یہودی نے مسیحت کا لباس فریب پہن کر عیسائیوں میں تفرقہ ڈالا اور دین مسیح کو شرک وکفر سے ملوث کیا تھا اسی طرح یہ بھی بظاہر مسلمان ہو کر حب اہل بیت کے پردے میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دے اور دین اسلام میں الحاد اور بدمذہبی کے جراثیم پھیلا دے۔

سبائی سازش کا آغاز

یہودی عالم عبداللہ بن سباء اور دوسرے یہودیوں نے جو منافقانہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے تھے، اپنے آپ کو "شیعانِ علیؓ" سے منسلک کیا اور لوگوں میں اہل بیت کی محبت کو اجاگر کیا۔ رفتہ رفتہ عوام اس جماعت میں جو شیعان علی کے نام سے موسوم ہوئی تھی، داخل ہونے شروع ہوئے۔ عبداللہ بن سبا نے جو دستور العمل اس جماعت کا تجویز کیا تھا وہ یہ تھا کہ خاندان نبوت سے اظہار محبت کیا جائے، نہ صرف خلیفہ ثالث بلکہ دونوں خلیفہ کے خلاف بھی جذبہ نفرت پھیلایا جائے اور عمال عثمانؓ کو ہر طرح سے بدنام کر کے ممالک اسلامیہ میں خلفشار پیدا کیا جائے۔ چنانچہ اس شیطانی چال میں وہ کامیاب ہو گیا اس آڑ میں اسلام کے صحیح عقائد و اعمال کی خوبصورت دیوار کو پاش پاش کر دیا۔ آج تک جو کچھ ہم اس سلسلے میں دیکھ رہے ہیں وہ سب اس کا کیا دھرا ہے۔

۱۹۷۹ء میں پڑوسی ملک میں ایک انقلاب رونما ہوا (جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا) جس میں شاہی دور زوال پذیر ہو گیا اور ایک خاص نظریہ کے لوگوں نے اقتدار سنبھال لیا۔ دیکھتے دیکھتے وطن عزیز میں بھی اسی سال باقاعدہ ایک جماعت تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے نام سے معرض وجود میں آگئی۔ جس نے مذہبی منافرت کو ہوا دیتے ہوئے اپنی فقہ کا نفاذ، اسلامیات کی علیحدگی، زکوٰۃ سے انکار وغیرہ جیسے اسلام دشمن مطالبات منوانے کی زبردست تحریک شروع کر دی۔ اس تحریک سے خاص طور پر یہ تاثر ابھر کر سامنے آیا کہ سنی اور شیعہ دو الگ الگ اسلام ہیں۔ دونوں کا کلمہ، اذان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، جنازہ و تدفین وغیرہ الغرض زندگی کے تمام دینی معاملات بالکل جداگانہ حیثیت کے حامل ہیں۔

یہ دکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی ہم نے
ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں

اٹل حقیقت (دینِ اسلام کی بنیاد)

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ صحابہ کرامؓ دین اسلام کی بنیاد ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے عینی گواہ، دین مبین کو آنحضرت ﷺ سے براہِ راست سیکھ کر پوری دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے والے ہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ پر اعتماد اُٹھ جاتا ہے تو پھر پورے کا پورا دین بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرماتے ہیں، قرآن پاک میں صحابہ کرامؓ کے ایمان کو صحابہؓ کی قربانیوں کو صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کو، سات سو سے زائد آیات مبارکہ کے اندر بیان کیا گیا ہے۔

سنبھل جا اب بھی موقع ہے اگر عزت سے جینا ہے
کہ طوفان کے تھپیڑوں میں پھنسا تیرا سفینہ ہے

پیر جھنڈہ سعید آباد کانفرنس

بات ہو رہی تھی سعید آباد اہل حدیث کانفرنس کی جس میں یہ باور کرایا جاتا کہ تقلید اور شرک کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ شرک اُگتا ہی تقلید کی سرزمین میں ہے۔ ہر مشرک پہلے "مقلد" ہوتا ہے پھر مشرک...... اور عبادت کہتے ہیں دوسرے کو بڑے سے بڑا جان کر اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں چھوٹے سے چھوٹا سمجھنا یہی کچھ مقلد اپنے امامؒ سے کرتا ہے اس کو اتنا بڑا سمجھتا ہے کہ اپنے آپ کو اس کے سامنے جانور سمجھتا ہے اور جانوروں کی طرح اس کا قلادہ گلے میں ڈالنے کو اپنی سعادت خیال کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اسے اللہ کا شریک ٹھہرا لیتا ہے۔ اس طرح کہ اس کی بات کو خدائی حکم سمجھتا ہے اور شرک کی گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

اس سراب رنگ و بو کو گلستان سمجھا ہے تو
آہ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو (اقبالؒ)

اور غیر مقلد بن گیا......

رفتہ رفتہ غیر مقلدیت رگ رگ میں سرائیت کرتی چلی گئی اور باقی سب باطل لگنے لگا، آخر کار میں نے بھی "رفیع الدین اور آمین بالجہر" کے ساتھ ساتھ ننگے سر نماز۔ تھوڑے

سفر پر کسر نماز وغیرہ شروع کردی اور یہ جملہ اپنی گٹھڑی میں باندھ لیا کہ "دین میں تو آسانی ہی آسانی ہے۔" فکری آزادی اور خود رائی نے مجتہد بنادیا۔ تقلید کی پابندیوں سے آزاد ہوگیا۔ یعنی "غیر مقلد" بن گیا۔

غیر مقلد کس کو کہتے ہیں؟

جبکہ غیر مقلد کی اصل تعریف تو اوکاڑوی صاحب کے اک بیان میں سنی فرماتے ہیں کہ:

"غیر مقلد کا معنی بھی سمجھ لیں کہ جو نہ خود اجتہاد کرسکتا ہو اور نہ کسی کی تقلید کرے یعنی نہ مجتہد ہو نہ مقلد...... جیسے نماز باجماعت میں ایک امام ہوتا ہے باقی مقتدی۔ لیکن جو شخص نہ امام ہو نہ مقتدی، کبھی امام کو گالیاں دے کبھی مقتدیوں سے لڑے یہ غیر مقلد ہے یا جیسے ملک میں ایک حاکم ہوتا ہے باقی رعایا۔ لیکن جو نہ حاکم ہو نہ رعایا...... وہ ملک کا باغی ہے۔ یہی مقام غیر مقلد کا ہے۔" اور فرمایا:

ائمہ مجتہدین کے اتباع کے لیے تقلید کا لفظ اسی اجماع اور تواتر کے ساتھ اُمت میں استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ جس طرح اصول حدیث، اصول تفسیر، اصولِ فقہ، قواعد صرف و نحو تواتر کے ساتھ مستعمل ہیں۔ محدثین کے حالات میں جو کتابیں محدثین نے مرتب فرمائیں ہیں وہ چار ہی قسم کی ہیں:

(۱) طبقات حنفیہ　(۲) طبقات مالکیہ
(۳) طبقات شافعیہ　(۴) طبقات حنابلہ

طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب کسی محدث نے تحریر نہیں فرمائی۔" (مجموعہ رسائل جلد ا ص ۲۲)

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آزادیٔ اظہار کا مطلب (سلمان رشدی اور ڈنمارک کے مصور نے کیا کیا۔؟

آزادیٔ اظہار کا اصل مطلب یہ ہے کہ ایجنٹوں اور منافقوں اور جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور اسلام کے دشمن ہیں۔ کھلی چھٹی دے دی جائے کہ وہ اسلام کے خلاف دعوت

دیں اور اُمت کو تباہ و برباد کردیں۔ اور اُنہیں نسلی اور علاقائی گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کردیں۔ اس سے تو قبائلی تعصب پھیلانے کی اجازت ملتی ہے۔ جس کو اسلام نے رد کیا ہے اور مسلمانوں پر حرام قرار دیا ہے کہ اس کی طرف دعوت دی جائے جبکہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے بھی "بیہودہ" کہہ کر بیان کیا ہے۔ (صوت الامۃ اکتوبر ۲۰۰۸)

آزادیٔ اظہار سے اس کی بھی اجازت مل جاتی ہے کہ ایسی کفر افکار کی طرف دعوت دی جائے جو عورتوں میں بداخلاقی کو تقویت دیں۔ مفہوم قولِ محمد ﷺ ہے "حیا نہ کرتو پھر جو چاہے کر" (بخاری) ظاہر ہے حیا نہ رہا خدا کا خوف ہی رخصت ہوگیا تو باقی خالی باتوں سے تو کام نہیں چلے گا اور اس طرف دعوت دی جاتی ہے کہ برائی اور خرابی کو بڑھائیں اور عزت کی اعلیٰ قدروں کو پامال کریں۔ کسی بھی شخص کے لیے یہ بات یاد کرلینا کافی ہے کہ کس طرح آزادیٔ اظہار نے "سلمان رشدی" مرتد کو اس بات کی اجازت دیدی کہ وہ جو چاہے کھلم کھلا اللہ کے رسول ﷺ اور اُمہات المؤمنینؓ کے بارے میں بکے جائے اور اس کی اشاعت کرے، یا ڈنمارک کے مصور جس طرح چاہیں رسول اللہ ﷺ کے تحقیر آمیز خاکے چھاپیں اور پھر ان کی مغرب میں حوصلہ افزائی کی جائے۔

بقول علامہ اقبال

ہاں دکھادے اے تصورا پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

اسلام میں رائے کی اجازت

یہ حقیقت ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو کسی بھی چیز یا مسئلے کے بارے میں رائے دینے کی اجازت دی ہے۔ لیکن یہ رائے اسلامی عقیدے سے اخذ ہونی چاہیے یا اس پر بنائی جانی چاہیے یا وہ ایسی چیز ہونی چاہیے جس پر اسلام نے بحث کی اجازت دی ہے، یاد رہے اس پر یہ شرط عائد ہوتی ہے کہ اس کی رائے کی کوئی شرعی دلیل ہونی چاہیے یا وہ ان حدود کے اندر ہونی چاہیے جس کی شرع اجازت دیتی ہے چونکہ ہر بندے میں وہ صلاحیت موجود نہیں ہوتی اس لیے مسلمانوں کے لیے حرام ہے کہ وہ آزادیٔ اظہار کو اختیار کریں جس کی طرف مطلبی و مغربی سرمایہ دار بلاتے ہیں۔ مسلمان سے جو عمل بھی واقع پذیر ہو وہ شرع کی حدود میں رہ کر ہونا چاہیے۔ (صوۃ الامۃ اکتوبر ۲۰۰۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔'' (بخاری)

اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو

''اچھی بات'' سے اس حدیث میں مراد اسلام ہے یا جس بات کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ اللہ ہمیں فکری آزادی سے بچائے جو کہ مغرب نے ہمیں انعام میں دی ہے۔

یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی

یا بندۂ خدا بن یا بندہ زمانہ

مسلمانوں میں فقہی اختلافات کی تو اجازت ہے لیکن ان میں عصبیت کی بنیاد پر اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور یہی وہ فرقہ بازی ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ: ''رسول ﷺ تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ'' (سورۃ الحشر: ۷)

لہٰذا ہر عمل کے لیے قرآن و سنت سے دلیل ضروری ہے اور جو عمل بغیر شرعی دلیل کے کیا جائے وہ غیر اسلامی سمجھا جائیگا اور اس کو فقہی اختلاف کی حیثیت حاصل نہیں ہوگی۔

اللہ کی رسی کو تھامو اور تفرقہ بازی نہ کرو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور آپس میں تفرقہ نہ کرنا اور یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔'' (سورہ آل عمران: ۱۰۳)

تو اس آیت میں اختلافات کا ذکر نہیں ہے بلکہ عصبیت اور عقائد و نظریات کی بنیاد پر فرقہ بازی کی ممانعت ہے۔

لہٰذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان فقہی اختلافات اور غیر اسلامی افکار میں فرق پہچانیں اور اپنے درمیان فقہی اختلافات میں نرمی اور غیر اسلامی افکار پر مضبوط رویہ اختیار کریں۔ ساتھ ساتھ اپنے اندر سے عصبیت کی بنیاد پر فرقہ بازی ختم کریں ورنہ بقول

علامہ اقبال

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آزری کر رہے ہیں گویا

بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہ حجاز ہو جا

ایک واقعہ: سینہ پر ہاتھ باندھنا عاجزانہ style ہے

آزاد فکری اور دین میں آسانی والا فارمولا گاہے بگاہے گھر کر گیا۔ ان افراد سے بہت زیادہ قرابت و اُنسیت ہوگئی۔ ان ہی کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا۔ کھیلنا وغیرہ ہوتا۔ جب بھی کوئی محفل سجتی تو اکثر و اوقات بات کوئی بھی ہو پر گھوم پھر کر احناف پر ضرور آتی۔ اُن ہی کے ایک فرد ہم عمر، ہم نظریہ و ہم خیال ہونے کی وجہ سے زیادہ قریب تھے۔ کھیل کود ہو۔ ورزش ہو۔ یا آوارہ گردی۔ ایک دفعہ دوستوں میں بیٹھے تھے یہ کہنے لگا یارو عاجزی تو سینے پر ہاتھ باندھنے سے ہی ظاہر ہوتی ہے جس طرح بندہ سردی میں سکڑ جاتا ہے۔ اپنے آپ کو حقیر اور کمزور پاتا ہے تو یہ عاجزی تو صرف اسی Style میں ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بندہ عبادت کے لیے کھڑا ہو اور ہاتھ ناپاک جگہ پر رکھے ہوں۔ اور اس میں تو عاجزی کم سستی زیادہ feel ہوتی ہے یہ وسوسہ ڈال کر پھر کہا یارو تمہاری مرضی کسی کے ساتھ بندہ زبردستی تھوڑی کر سکتا ہے۔ دوستو نے تو پریشان ہو کر یہی کہنا تھا۔ بقول علامہ اقبال:

صوفی کی طریقت میں فقط مستیٔ احوال

ملا کی شریعت میں فقط مستیٔ گفتار

حقیقت نمبرا (سینے پر ہاتھ باندھنا کسی بھی امام کا مسلک نہیں)

حقیقت تو یہ ہے جس طرح سینے پر ہاتھ رکھنے کو عاجزی کہا جا رہا تھا۔ جب کہ اللہ اور رسول ﷺ کا حکم آئے تو عقل کو استعمال کرنا بے وقوفی کہلائیگا۔

امام ترمذیؒ اور امام نوویؒ کے تحقیق کے مطابق سینے پر ہاتھ باندھنا کسی بھی امام کا مسلک نہیں بلکہ اس سلسلہ میں دو ہی مذہب ہیں۔

(۱) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

(۲) ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا (سنن ترمذی و شرح مسلم نووی جلد نمبرا ص ۱۷۳)

غیر مقلدین جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ باقی کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔

احسان کریں گے تو زیادہ سے زیادہ صحاح ستہ کو مان کر۔ لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ احادیث کی معتبر کتابیں صحاح ستہ میں بھی کہیں بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کی کوئی ضعیف ترین حدیث بھی موجود نہیں۔

سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ایک ضعیف ثبوت

غیر مقلدین جو حدیث پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ حدیث ابن خزیمہ میں ہے: کہ

''حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔'' (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ص ۲۴۳)

اور مزے کی بات یہ کہ اس حدیث کو اہل حدیثوں کے بڑے عالم محقق العصر ناصر الدین البانی اور محدث عبد الرحمٰن مبارکپوری نے اس حدیث کے راوی مومل بن اسماعیل کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (ابکار المنن ص ۱۰۹)

اوپر گذری حدیث میں ایک راوی جس کا نام مومل بن اسمٰعیل ہے اس کو محدثوں نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ، ابو حاتمؒ، ابن حبانؒ، دارقطنی وغیرہ نے کہا یہ منکر حدیث ہے ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ جس راوی کے متعلق امام بخاریؒ منکر حدیث کہہ دیں اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔ (میزان اعتدال ص ۵ جلد ۱ اور ص ۲۲۸ جلد ۴)

آپ حضرات خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا کریں.....؟ جبکہ احناف پکی ٹھکی حدیثوں پر عمل کر رہے ہیں۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا بروایت دامادِ رسول ﷺ حضرت علیؓ

''چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھا جائے۔'' (ابو داؤد۔ وضح الیمنی حدیث ۷۵۶ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ص ۳۹۱، مسند احمد ج ۱ص ۱۱۰)

سنت دائمی عمل کو کہتے ہیں غیر مقلد اگر ایک صحیح حدیث پیش کریں جس سے حضور ﷺ کے سینے پر ہاتھ باندھنے کو کسی خلیفہ راشد نے دائمی عمل یعنی سنت قرار دیا ہو۔

تین باتیں سب نبیوں کے اخلاق میں سے ہیں

حضرت انسؓ نے فرمایا تین باتیں سب نبیوں کے اخلاق میں سے ہیں جلد افطار کرنا،

سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر زیر ناف رکھنا۔ (۳۲/۲ بحوالہ ابن حزم ۴/۱۱۳)

کیا کوئی غیر مقلد انبیاء علیہم السلام کا دائمی عمل سحر و افطار کی طرح سینے پر ہاتھ باندھنا ثابت کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

زیر ناف ہاتھ باندھنے پر حضرت ابو ہریرہؓ کا فتویٰ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ہاتھ کو ہاتھ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھا جائے۔ (الجوہر بحوالہ ابن حزم، بحوالہ مجموعہ رسائل ج ۱، ص ۳۰۳)

غیر مقلدین میں جرأت ہے تو لاکھ سے زائد صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کا قول پیش کریں کہ ہاتھ سینے پر باندھا کرو۔

اہلِ حدیث اپنا دعویٰ قیامت تک نہیں ثابت کرسکتے

تمام صحابہ تمام تابعین تمام تبع تابعین میں سے کسی ایک سے بھی سینہ پر ہاتھ باندھنا ثابت نہیں اور قیامت تک کوئی ثابت بھی نہیں کرسکتا۔ بلکہ فتاویٰ علمائے حدیث ۳/۹۳ پر اس کا اعتراف کرلیا ہے کہ صحابہ و تابعین کا اس حدیث پر عمل نہیں تھا۔

ابن حزم نے حضرت عائشہؓ سے تعلیقاً اور مسند الامام زید میں سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ تین باتیں تمام انبیاء کرام کے اخلاق سے ہیں افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

حضرت انسؓ ابو مجلز تابعی، ابراہیم تابعی سے بھی یہی منقول ہے (واضح رہے کہ جن روایات میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی صراحت ہے وہ ضعیف ہیں) لیکن یہاں حال یہ ہے کہ ''اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے !!!''

مسائل کی تفصیل جیّد علمائے کرام سے معلوم کریں......

دراصل میں کوئی عالم دین نہیں ہوں۔ ٹیکسٹائل انجینئر ہوں اور Private sector میں کام کرتا ہوں۔ کوئی جگہ مخصوص نہیں۔ بارہ سال کے پرائیویٹ نوکری کے تجربے میں اس وقت یہ پانچویں مل ہے جہاں پر اسسٹنٹ منیجر کے عہدے پر فائز ہوں۔ بہت زیادہ مصروفیت کے باوجود کچھ وقت مطالعہ کے لیے ضرور نکالتا ہوں۔ بقول علامہ اقبال

ڈھونڈھتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں

اس لیے مسائل کی تفصیل جید علماء کرام سے معلوم کریں میں تو صرف صحیح رُخ کی بات کرتے کچھ اشارے دے رہا ہوں، آپ خود بھی حقائق پَرَکھ سکتے ہیں۔

واقعہ نمبر۲۔ سورہ فاتحہ (امام کے پیچھے)

اس طرح کے وسوسے دلوں میں ڈالنا عام تھا...... ایک دفعہ خاندان کے ایک حضرت محفل سجا کے بیٹھے تھے، بہت بھڑکیلے انداز میں بات کرتے تھے۔ ان کی بات کو کوئی رد کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ یہ احناف کے بہت خلاف تھے۔ طنز و مزاح کرتے ایک دفعہ کہنے لگے۔ اگر حنفیوں نے امام کے پیچھے فاتحہ بھی نہیں پڑھنی تو پھر ان کو چاہیے کہ امام کو ماہوار پیسہ دے دیں وہ محلہ کی مسجد میں سب کی طرف سے نماز پڑھ لے گا۔ رکوع، سجدہ، التحیات وغیرہ کے لیے خواہ مخواہ تکلیف کرتے ہیں۔ جبکہ فاتحہ کے لیے صاف صاف آیا ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی...... اس کی حقیقت تو مجھ پر خیر بعد میں واضح ہوئی......

بقول احمد فراز

بنا بنا کے بہت اس نے جی سے باتیں کیں
میں جانتا تھا مگر حرف گیر میں بھی نہ تھا

حقیقت نمبر۲ (اللہ اور رسول ﷺ کا دوٹوک فیصلہ)

جب ہم اس سلسلے میں قرآن کریم سے پوچھتے ہیں تو قرآن کریم اس سلسلے میں نہایت واضح اور ناطق فیصلہ دیتا ہے صاف اور کھلی ہدایت سے نوازتا ہے۔

کتاب اللہ کا دوٹوک فیصلہ بھی ملاحظہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥

یعنی اور جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور خاموش رہو تا کہ تم پر (حق تعالیٰ) کی رحمتیں نازل ہوں۔" (پ۹ سورۃ اعراف آیت نمبر۲۰۴)

امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے

جمہور سلف و خلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے مسئلہ قرأت خلف الامام کو واضح اور آشکار فرمایا ہے اور صاف صاف حکم صادر فرمایا ہے یعنی امام اور

مقتدی دونوں کا کام اور وظیفہ الگ الگ متعین فرمایا ہے کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے (امام قرأت کرے) تو مقتدیوں کا وظیفہ خاموشی کے ساتھ توجہ کرنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ "من کان له امام فقرأة الامام له قراۃ" یعنی جس آدمی کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہؒ موطا امام محمد) لہٰذا مقتدی امام کے پیچھے خاموش ہے۔

فقیہہ صحابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

بقول مولانا اوکاڑوی "یوں تو سبھی صحابہ کرامؓ آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے بلکہ چندے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ہر ایک اپنی جگہ مینار نور تھا۔ ہر ایک تقویٰ کا پیکر اور علم و فضل کا پتلا تھا۔ لیکن بعض صحابہ کرامؓ دوسرے صحابہ کرامؓ سے علم و فضل، فقہی بصیرت، دانش و بینش اور فہم و فراست میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ منجملہ ان کے عبداللہ بن مسعودؓ کو بعض ایسے جزوی فضائل حاصل تھے کہ صحابہ کرامؓ میں سے کوئی دوسرا ان کا شریک و سہیم نہ تھا قرآن کریم کے معلمین میں یہ سب صحابہ کرامؓ سے ممتاز اور فائق و برتر تھے۔" (مجموعہ رسائل جلد۱ ص۳۷)

بقول ساحر لدھیانوی

وہ بلند مقام تارے وہ فلک مقام تارے
جو نشان دے کے اپنا رہے بے نشان ہمیشہ

ایک دوسری حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"فرمایا کہ ابن مسعودؓ کی ہدایت اور حکم کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔" (ترمذی شریف جلد۲ ص۲۹۳)

تفسیر ابن جریر میں اس آیت "وَاِذَا قُرِئَ......" کی تفسیر میں ہے کہ "حضرت عبداللہ بن مسعود نے (ایک دفعہ) نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو انہوں نے امام کے ساتھ قرأت کرتے سنا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ بوجھ اور عقل و خرد سے کام لو جب قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔" (تفسیر ابن جریر ج۹ ص۱۰۳)

لہٰذا اس حکم ربانی کا تقاضا ہے کہ جب امام اونچی فاتحہ پڑھے تو اس کو سنا جائے۔

اور جب وہ آہستہ پڑھے تو خاموش رہیں۔ واقعہ نمبر۲ کے بزرگ کے لیے یہی کہا جائے کہ:

بازار میں لفظوں کے خریدار بہت ہیں
رخ کرتا نہیں کوئی معانی کی دکاں پر (آغاز برنی)

امام اور منفرد

جس حدیث سے غیر مقلد استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

''لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بام القرآن۔ یعنی اس کی نماز نہیں ہوتی جس نے اُمُّ الْقُرْآن (سورہ فاتحہ) کو نہیں پڑھا۔'' سفیان بن عیینہ کا قول ابو داؤد میں اور امام احمد کا ترمذی میں ہے کہ اس حدیث میں منفرد نمازی کا حکم بتایا گیا ہے۔ اگر امام یا منفرد ہو تو اس پر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنا واجب ہے۔

مفسر صحابہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بعد حضرت عبداللہ بن عباسؓ بہت اونچے درجے کہ مفسر مانے گئے ہیں۔ حضور علیہ صلوٰۃ والسلام نے اُن کے لیے بھی دعا فرمائی تھی کہ:

''اے اللہ! ان (عبد اللہ بن عباسؓ) کو دین کی سمجھ عطا فرما اور قرآن کریم کی تاویل اور تفسیر میں مہارت (عطا فرما)۔ (مسند احمد جلد۱ ص ۳۲۸۔ ابن کثیر ج۱ ص۳)

تو اب ملاحظہ ہو اس عظیم المرتبت صحابی رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ

''حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ (واذا قری القرآن فاستمعو له وانصیتو لعلکم ترحمون) قرآن کی اس آیت کا شانِ نزول فرض نماز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد۲ ص ۲۸، تفسیر ابن جریر جلد نمبر۹ ص ۱۰۳، کتاب القراہ ص ۸۸، روح المعانی جلد نمبر۹ ص ۱۵۰)

اس لیے پیارے آنکھیں کھولو! کیونکہ

آنکھیں اگر بند ہیں
پھر دن بھی رات ہے

دیکھیں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن مغفول رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت (واذا قری.........) فرض نماز اور خطبہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج۱ ص۲۸۱) ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

''حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھی اس کے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔'' (موطا امام محمد ص ۴۳)

اس سلسلے میں بہت ساری احادیث ذخیرہ احادیث میں ملتی ہیں۔ لہٰذا طنز و مزاح کر کے احادیث نبوی ﷺ پر مسخری کرنا مناسب نہیں بقول شاعر

جو کسی کے قلب کو زخمی کرے
ہنسنے والو وہ ہنسی اچھی نہیں

احناف کی مضبوط دلیل

رسول ﷺ کا ایک اور ارشاد بھی ملاحظہ ہو: کہ ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفوں کو سیدھا کرلیا کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک شخص امامت کرائے، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، البتہ جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہہ دے تو پھر تم آمین کہو۔ اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی یہ الفاظ منقول ہیں امام مسلم نے اس روایت کو بھی صحیح کہا ہے۔ (صحیح مسلم التشھد فی الصلاۃ حدیث نمبر۴۰۴)

اور ان ہی الفاظ میں حضرت موسیٰ اشعریؓ سے بھی حدیث یہی منقول ہے (صحیح مسلم ص۱۷۴ ج۱ ابو داؤد شریف میں ۱۴۰ ج۱، ابن ماجہ ص۶۱، مسند ابو اعوانہ ص ۱۳۳ ج ۲، بیہقی ص ۱۵۵ ج۱، مشکواۃ شریف ص۸۱، دار قطنی ص ۳۲۸ ج ۲) یہ حدیث صریح صحیح اور مرفوع ہے اور بڑی مضبوط دلیلِ احناف ہے۔ اس میں حضور اکرم ﷺ نے بڑے اہتمام سے نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا ہے اور نماز میں امام اور مقتدیوں کے فرائض، وظائف، ذمہ داریوں کو بڑی وضاحت اور صراحت اور بڑے واضح طریقے سے بیان فرمایا کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا ہے۔

چونکہ یہ روایت مطلق ہے اس لیے سری اور جہری دونوں قسم کی نمازوں کو شامل ہے لہٰذا اس حدیث کی رو سے مقتدیوں کے لیے کسی نماز میں بھی خواہ وہ جہری ہوں یا سری۔ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کی مطلق گنجائش نہیں۔ (مجموعہ رسائل ج۱ ص۵۱)

تو بھائی۔ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ

فدا کرتا رہا دل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے (اقبال)

پیرانِ پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین ائمہ مجتہدینؒ محدثینؒ کے متفقہ فیصلہ کے بعد اپنی ضد قائم رہے تو پھر اپنا ہی قصور ہے۔ کسی کا کیا جاتا ہے۔ آخر میں محبوب سبحانی پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بھی فتویٰ ملاحظہ ہو۔

''حضرت پیران پیر بھی مقتدی کے لیے قرأت کو درست نہیں سمجھتے تھے چنانچہ رقمطراز ہیں۔

ان کان مامو ماینصت الی قرأة الامام و یفهمها۔

یعنی ''اگر نماز پڑھنے والا مقتدی ہو تو اس کو امام کی قرأت کے لیے خاموش رہنا چاہیے اور اس کو امام کی قرأت سننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (غنیۃ الطالبین ص۳ ج۲)

Now The Ball is In your Court

میرا خیال ہے کہ ہر باشعور اور باعقل آدمی اس عام فہم مختصر تفصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے خود ہی فیصلہ کرسکتا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ (اقبال)

واقعہ نمبر۲ کے بعد کی نقل وحرکت اور روحانی بددعا

تو بات ہو رہی تھی اِن حضرات کے ساتھ قرابت ہوگئی اور جب بھی کوئی محفل سجتی تو اکثر و پیشتر احناف کی بات ضرور ہوتی۔ حنفیوں کو برا بھلا کہنا۔ بدعتی، مشرک، جاہل، قبر پرست، مجاور، کم عقل وغیرہ وغیرہ جیسے القاب سے نوازتے ...... اور...... حسب عادت امام صاحبؒ پر حملے جاری رہتے۔

حالانکہ بانی غیر مقلدین مولانا داؤد غزنویؒ صاحب فرماتے ہیں ''جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی، ہر شخص ابوحنیفہ، ابوحنیفہ کہہ رہا

ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے۔ پھر اُن کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ (۱۷) حدیثوں کے عالم گردانتا ہے۔ جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں۔ ان میں اتحاد و یک جہتی کیوں کر پیدا ہوسکتی ہے۔'' (داؤد غزنویؒ ص۱۳۶)

دو رنگی روپ

چنانچہ احناف سے بدظنی ہونے لگی۔ لیکن میں جب دیکھتا کہ ''عید قرباں'' جیسے مواقع میسر ہوتے تو یہی دوست، حنفیوں سے قربانی کی کھالیں تو کبھی مسجد یا کسی خیر کے کام کے لیے چندہ وصول کرنے میں گریز نہ کرتے...... ایک دن دل میں سوال اُٹھا کہ جب یہ حضرات حنفیوں کو مشرک، کافر، بدعتی وغیرہ سمجھتے ہیں تو پھر مسجد کے لیے چندہ، مجاہدوں کے لیے قربانی کی کھالیں وغیرہ کیونکر جائز......!؟! بقول شاعر

تنقید صرف غیروں پہ کرنا بجا نہیں
یہ آئینہ بھی آپ ذرا دیکھتے چلیں

جو ملتا ہم اُس کو یہی باور کراتے۔ جی ہمارا بچہ بچہ اور ان پڑھ جاہل بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روشنی میں نماز پڑھتا ہے اور ثابت بھی کرسکتا ہے ورنہ ہم میں اور مقلدین میں کیا فرق ہوگا!!

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ ''اہل حدیث حضرات ایسا میدان منتخب کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی دعوتی سرگرمیوں کا مرکز دیہاتی علاقے، سکول کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور تاجر پیشہ لوگ ہوتے ہیں۔ عام طور پر چونکہ ان حضرات کی رسائی ایسے علماء تک نہیں ہو پاتی جو اہل حدیثوں کے طریقہ واردات اور اُن کے دعوتی نشیب و فراز سے واقف ہوں لہٰذا وہ یکطرفہ طور پر ان اہل حدیث خطیبوں اور مصنفوں سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ سید محمد سلیمان گیلانی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

کیوں نام حدیث پہ دیتے ہیں یہ اہل حدیث ہم کو دھوکا
ہم کب تک آخر صبر کریں ان پر بھی شرافت لازم ہے

ہم صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں

ہم یہی کہتے کہ ''ہم اہل حدیث ہیں اور صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اس لیے ہم صحابہؓ کے بھی کسی قول وفعل اور فہم کو دلیل و حجت نہیں مانتے۔ لہٰذا کسی صحابیؓ یا ان کے بعد کسی امام و عالم کا قول وفعل بطور دلیل پیش کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بقول شاعر

ظلمتیں حدِ ادب سے جو بڑھیں خیر نہیں
عصمتِ شمس و قمر کے نگراں ہیں ہم لوگ

ہمارا مقصد (ایک پلیٹ فارم)

کوئی پوچھتا کہ آپ کیا چاہتے ہیں تو ہم کہتے کہ دراصل ہم اہل حدیث چاہتے ہیں کہ امت کو مختلف گروہوں (فرقوں) میں تقسیم کرنے کی بجائے قرآن وحدیث کے متفقہ پلیٹ فارم پر متحد کریں۔ ''اللہ رب العزت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں۔'' نیز ہم مختلف اماموں کی تقلید کی بجائے براہ راست قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اور کسی امام کو نہیں مانتے، بلکہ کسی بھی اُمتی کی بات اختیار کرنے کو تقلید سمجھتے ہیں جو کہ ''شرک'' ہے۔

حقیقت تو بعد میں عیاں ہوئی کہ

وہ جن کے جسم پہ چہرے بدلتے رہتے ہیں
اُنہیں بھی ضد ہے کہ انکا بھی احترام کرو

وہابی۔ موحد یا محمدی ﷺ

دراصل بات یہ ہے کہ ۱۸۸۰ء تک ''وہابی'' لفظ بہت برا محسوس کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ گالی سمجھا جاتا ہے۔ بڑی کوششوں کے بعد مختلف نام تجویز ہوئے۔ ''موحد'' ''محمدی'' اور پھر آخر کار انگریز بہادر کی خدمت میں انعام کے طور پر اور مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے ہندوستان کی انگریزی حکومت سے یہ نام رجسٹرڈ کروایا کہ ہمارے لیے ''وہابی'' کا لفظ مہربانی کر کے نا استعمال کیا جائے ہمیں ''اہل حدیث'' کہا جائے۔ پھر ملکہ وکٹوریہ کے راضیے سے ''اہل حدیث'' نام کی رجسٹریشن ہوئی۔ بذریعہ سیکریٹری حکومت پنجاب مسٹر ڈبلیو، ایم، ینگ بہادر...... چٹھی نمبر ۱۷۵۷ مجریہ ۳ دسمبر ۱۸۸۴ء (اشاعۃ السنۃ، شمارہ ۲ جلد ۱۱ ص ۳۲۔۳۳)

قرآن وسنت کے پرچم تلے

مزید یہ کہ جب اہل حدیث قرآن وسنت کے پرچم تلے امت کو متحد کرنے کا

مقصد لیکر اٹھے تھے لیکن چند فیصد ہونے کے باوجود خود کتنے گروہوں میں تقسیم ہوگئے اور کتنے گمراہ فرقوں کو جنم دیا ہے جیسا کہ:

(۱) جماعۃ الدعوۃ (۲) جماعت غرباء اہل حدیث
(۳) جمعیت اہل حدیث (۴) مرکزی جمعیت اہل حدیث
(۵) شان اہل حدیث (۶) جماعت المسلمین
(۷) لشکر طیبہ (۸) جماعت اہل حدیث (وغیرہ وغیرہ)

دیکھیے جو لوگ امت کو متحد کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ خود تقسیم در تقسیم ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ایک دوسرے کو غلط قرار دے رہے ہیں تو ایسے لوگ امت کو کیا متحد کریں گے.........!

لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کے لیے
بجلیاں بیتاب ہوں جن کو جلانے کے لیے (اقبال)

خوش فہمی کا نتیجہ (مُشرک کا فتویٰ جیب میں رہتا تھا)

اہل حدیث صرف اپنے نام کی وجہ سے اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ صرف وہ حدیث پر عمل کرتے ہیں دوسرے نہیں۔ اس طرز فکر کا خطرناک نتیجہ یہ نکلا کہ اہل حدیثوں کا نیا فرقہ ''جماعت المسلمین'' اپنے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ الغرض اس طرز فکر سے تعصب اور فرقہ واریت کو فروغ ملا۔

ٹوٹی ہے میری نیند مگر، تم کو اس سے کیا !
بجتے رہیں ہواؤں سے در، تم کو اس سے کیا !

تو اسی طرح ''مشرک'' کا فتویٰ جیب میں رکھا تھا اور کہتے کہ فقہ تو بعد میں مرتب ہوئی۔ حدیث تب سے ہے جب سے ہمارے پیارے نبی ﷺ ہیں۔

''یہی دعویٰ غیر مقلدین کے بڑے بھائی فرقہ ''اہل قرآن'' کرتے ہیں کہ بھائی حدیث میں بھی راویوں کی بحث ہے اس لیے حدیث بھی معتبر نہیں (نعوذ باللہ) اور ہم اہل قرآن ہیں۔ اور قرآن ایسا معجزہ ہے میرے نبی ﷺ کا کہ جو قیامت تک رہیگا۔ لہٰذا ہم تب سے ہیں جب سے ''قرآن'' ہے۔ اللہ نے چاہا تو اگلے حصہ میں اہلِ قرآن کا بھی آپریشن کریں

گے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں بھائیوں کو شیطان نے اپنے نورانی دھوکے میں ڈالا ہوا ہے''

کسی نے کیا خوب کہا کہ:

گل و گل چیں کا گلہ بلبل ناشاد نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

ہر عام بندے سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے تھے

اسی طرح ہم دعوت کا اعلیٰ کام سرانجام دیتے اور ہر عام بندے سے سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے مثلاً۔

س ا: اللہ کے نبی ﷺ نے دین مکمل کر دیا۔ اور جب قرآن و حدیث بھی ہمارے پاس ہیں تو پھر اماموں کی تقلید کیوں کریں......؟ جبکہ آپ پڑھے لکھے ہیں۔ اللہ نے آپ کو باشعور کیا ہے۔ آج کل آسانی کے لیے ہر چیز آسان ترجمہ بازار میں دستیاب ہیں۔ خود پڑھیں۔ سمجھیں اور عمل کریں......

س۲: کیا قرآن کریم میں یا احادیث میں ہے کہ چاروں میں سے ایک امام کی تقلید کرو......؟

س۳: اماموں سے پہلے بھی تو لوگ تھے جیسا کہ صحابہؓ وغیرہم تو وہ کسی امام کی تقلید کرتے تھے؟

س۴: ایک امام کی تقلید کیوں اور کیسے......؟

س۵: کیا کسی امام نے بھی کہا کہ میری تقلید کرو؟

س۶: دین مکمل ہو گیا تو پھر کون سی کمی آ گئی (نعوذ باللہ) جو اماموں نے پوری کر دی......؟

س۷: قیامت کے دن ہر کوئی اپنے امام کے پیچھے اُٹھایا جائیگا اور ہمارا امام تو خاتم الانبیاء امام اعظم سید المرسلین محمد عربی ﷺ ہیں۔

س۸: دین مکہ مدینے میں آیا۔ وہاں تو آج بھی ''آمین'' کی صدائیں گونجتی ہیں۔ دیکھو وہ لوگ بھی رفیع الدین کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ نبی ﷺ کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور آپ حضرات حنفی نماز پڑھتے ہو؟ نبوت ختم ہو گئی قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ شریعت ان پر END ہو گئی وغیرہ وغیرہ وغیرہ......

بقول شاعر

اتنا ہی سر اٹھایئے کہ جس سے یہ تو ہو
لوگوں کے دل میں آپ کی کچھ آبرو رہے

بے چارہ عام سادہ آدمی پسینہ پسینہ ہو کر لاجواب ہو جاتا علم دین کی کمی اور جہالت کی وجہ سے پریشان ہو جاتا اور کہتا واقعی یار! تم سچے ہو......ہم تو اندھیرے میں تھے۔ ہمارے لوگ تو خالی اماموں اور بزرگوں کی باتیں کرتے ہیں۔ اصل دین تو واقعی آپ ہی کے پاس ہے۔ بے شک......آپ کا مسلک 110% فیصد سچا اور پکا ہے، پھر دونوں یہ شعر گنگاتے ہیں کہ:

نہ ہو جو غم کا طلبگار وہ جگر کیا ہے
نہ ہو جو حق کی طرف دار وہ زباں کیا ہے

پھر کہتے کہ بھیا تقلید سے تو اللہ ہی بچائے یہ تو بہت بڑی لعنت ہے۔ اس سے بڑی ذلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اپنے گلے میں کسی ایسے کا رسہ ڈالے جو جانے نہ پہچانے اور نہ ہی کسی کام آئے۔ نہ پکڑانے میں نہ چھڑانے میں۔

ہم تقلید کے بجائے اجتہاد کے طریقے پر عمل پیرا ہیں ہمارا عمل بقول ڈاکٹر ذاکر نائیک صرف صحیح و حسن احادیث پر ہے نہ کہ مقلدوں کی طرح ضعیف احادیث پر......!!

ذروں کے جگر چیرے تاروں کے نقاب اُلٹے
خود اپنی حقیقت کو ناداں نہ پہچانے

حقیقت۳ (دو چار مطلب کی باتیں)

واقعی حقیقت کا پردہ تو بعد میں چاک ہوا۔ یہی حال یہی تکبرانہ انداز خود رائی اور خود پسندی نے آنکھوں پر پٹی چڑھائی ہوئی تھی، اپنے سوا باقی سب حقیر نظر آتے تھے۔ دو چار مطلب کی باتیں یاد کر کے گمراہی کے راستے ہموار کرتے تھے کسی کی نماز پر اعتراض کرنا یا کسی کے اعمال کا بیڑا غرق کرنا۔ سوچ یہی تھی کہ ہم حق بات کر رہے ہیں لیکن دراصل دھوکا اور فریب تھا۔ بس بغیر سوچے سمجھے مشرک و کافر کا فتویٰ جاری کرنا۔ صلحاء و اولیاء اللہؒ پر تمسخر کرنا۔ سعودی عرب کے دین کا شوشا کرنا (جیسے عکسِ چندہ پانی میں دکھانا)۔ سعودیہ کی آمین اور رفع یدین ہی تو ہمیں TV پر دکھائی دیتی تھی۔ عجب یہ ہے کہ ہمارے صرف بارہ چودھا بندوں کی

"آمین" مکہ مکرمہ کے ہزاروں بندوں کی آمین کے برابر ہوتی تھی۔ کیونکہ چھوٹا بڑا خوب زور لگا کر اپنا فرض ادا کرتا تھا۔

واقعہ نمبر۳: آمین سے یہودی چڑتے ہیں......!؟

ایک دفعہ میں اپنے کزن کے ساتھ قربانی کا گوشت دینے کے لیے ایک غیر مقلد پولیس اہلکار کے گھر گیا۔ میرا کزن اس پولیس والے کی بہت تعریف کرتا تھا کہ دیکھو اس طرح کے شعبوں میں رہنے والوں کو بھی اللہ نے ہدایت دے دی۔ اس نے حق کو پہچان لیا۔ بہرکیف ہم وہاں پہنچے تو حضرت نے ملتے ہی حنفیوں کے بارے میں (آوَل فاوَل) بات کرنا شروع کردی۔ دراصل یہ حضرات ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لیے بھی حنفیوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور بات کرتے ہیں۔ اس پولیس والے نے اور تو کچھ نہیں پر پہلا حملہ "آمین" پر کیا کہنے لگا آمین ان کو گالی ہو کر لگتی ہے جیسے یہودی آمین سن کر جلتے اور تپتے تھے اسی طرح ان کا (حنفیوں کا) حال ہے کچھ نازیبا الفاظ بولنا شروع ہی کیے تھے کہ تو میرے مہذب غیر مقلد کزن نے اس کو روک دیا اور رخصتی لی۔ میں نے بھی دل میں صرف یہ شعر دہرایا اور احتراماً چپ رہا۔

فرصت ملے تو اپنا گریباں بھی دیکھ لے
اے دوست یوں نہ کھیل میری بے بسی کے ساتھ

حقیقت نمبر۴ (آمین کے بارے میں)

"آمین" ایک دعائیہ کلمہ ہے جس کے معنی ہیں "اے اللہ قبول فرما" دعا اور ذکر میں اصل "آہستہ" ہے۔ لغت کی رو سے بھی "آمین" ایک دعائیہ کلمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ"

یعنی: "دعا کرو اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور خفیہ (آہستہ) بیشک اللہ تعالیٰ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (حضرت زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ حد سے گذرنے کا مطلب یہ ہے کہ بلند آواز سے دعا کرے)

اذکار اور دعا میں افضل اخفاء ہے۔ اس لیے نماز میں تمام اذکار اور دعائیں آہستہ

پڑھی جائیں گی چونکہ "آمین" بھی نماز میں دیگر ادعیہ کی طرح اذکار میں سے ہے اس لیے تمام نمازوں میں آہستہ کہی جائیگی۔

غیر مقلدین کی آمین

۱۔ یہ جب نماز اکیلے پڑھتے ہیں تو ہر نماز میں خواہ فرض ہو خواہ سنت یا نفل۔ آمین آہستہ کہتے ہیں۔

۲۔ اگر فرض باجماعت ادا کریں تو امام اور مقتدی صرف چھ رکعتوں میں آمین بلند آواز سے کہتے ہیں۔

۳۔ باقی تمام دعائیں اور اذکار ہر حال میں آہستہ پڑھتے ہیں۔ جیسے ثناء، تسبیحات، رکوع، سجود، تشہد، درود، آخری دعائیں وغیرہ۔

اوپر گذرے تین حصوں میں سے یہ حضرات پہلے اور تیسرے حصے کو کبھی بھی زیر بحث نہیں لاتے۔ تجربہ آپ خود کر سکتے ہیں۔ صرف دوسرے حصے پر ہی ان کا زور ہوتا ہے۔ قلم بھی اسی پر اٹھتا ہے اور زبان بھی۔ لیکن اس میں بھی چھ رکعات (جیسے باجماعت جہری فرض نمازوں میں چار میں سے دو جہری رکعات ہوتی ہیں) کی تخصیص نہیں دکھاتے کہ ہمارے یہ دلائل صرف چھ رکعات سے متعلق ہیں۔ باقی گیارہ رکعات اس حکم میں داخل نہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ:

عیب آخر عیب ہے کتنی بلندی پر بھی ہو
داغ آخر داغ ہے داغ مہ کامل سہی

یہ بالکل واضح ہوگیا کہ آمین دعا اور ذکر الٰہی ہے۔

قرآن کریم کی آیت (حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ کی دعا کی قبولیت)

قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا "میں نے تم دونوں کی دعا قبول کرلی۔"

تفسیر درمنثور سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب دعا مانگ رہے تھے تو حضرت ہارونؑ بالکل خاموش مگر متوجہ رہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے دعا ختم فرمائی تو آپؑ نے "آمین" فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو دعا کرنے والا فرمایا۔ اسی طرح جب اہل سنت والجماعت امام سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو مقتدی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح خاموش

اور متوجہ رہتے ہیں۔ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کرتا ہے تو مقتدی بھی آمین کہہ دیتے ہیں۔ تو وہ فاتحہ دونوں کی طرف سے شمار ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ (ان قرأۃ الامام لہ قرأۃ) کہ امام کی قرأت مقتدی کے لیے بھی ہوتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج نمبر ۱، ص ۳۲ و ج ۲، ص ۴۲۹) تو اب غیر مقلدوں کا یہ شور کہ حنفی مقتدی کی نماز بلا فاتحہ ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسول مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات سے بغاوت ہے (مجموعہ رسائل ج ۱، ص ۱۰۲)

حدیث نبوی ﷺ (بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَخَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِی

یعنی ”بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو ضروریات میں کفایت کرے۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۲ صحیح ابن حبان، سند صحیح، الجامع صغیر ج ۲ ص ۸، السراج المنیر ج ۲ ص ۲۶۲)

آمین دعا ہے (یہ قرآن، حدیث اور لغت میں ثابت ہے) اور دعا میں اصل اخفا (آہستہ کہنا) ہے

حضرت عمرؓ و علیؓ کا عمل

”حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ بسم اللہ، تعوذ اور آمین میں آواز اونچی نہیں کرتے تھے۔“ (طحاوی ص ۱۵۰)

مسلم شریف میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ امام سے جلدی نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم ”آمین“ کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔“ (صحیح مسلم النہی من مبادرۃ حدیث نمبر ۴۱۵)

یہ حدیث بڑی واضح ہے کہ جس طرح امام اللہ اکبر اور سمع اللہ لمن حمدہ اونچی کہتا ہے۔ لیکن سب مقتدی اللہ اکبر اور اللھم ربنا لک الحمد آہستہ کہتے ہیں۔ اسی طرح جب امام والا الضالین بلند آواز سے کہے تو مقتدی کو آہستہ آمین کہنی چاہیے۔

بقول مولانا اوکاڑویؒ شوافع کے مشہور منطقی ومناظر نے بھی ہتھیار ڈال دیے

یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے شوافع بھی اس دلیل کے سامنے جھک گئے ہیں۔ شوافع کے مشہور منطقی اور مناظر امام فخر الدین رازیؒ نے ہتھیار ڈال دیے اور کہا کہ آمین کے دعا و ذکر ہونیکی وجہ سے اگر آمین سرًا کا وجوب ثابت نہ ہو تو کم از کم استحباب ضرور ثابت ہوتا ہے اور ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۱۴، ص ۱۳۱)

فائدہ اول

قرآن پاک کے ان ہی ارشادات اور روایات سے نماز کے باقی اذکار کا آہستہ پڑھنا ثابت ہوگیا۔ اسی لیے سب اہل سنت والجماعت، ثناء، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات رکوع وسجود، تشہد، درود شریف، دعائیں، سب آہستہ پڑھتے ہیں۔

فائدہ دوم

اصل قاعدہ یہی ہے کہ دعا اور ذکر آہستہ پڑھے جائیں کیونکہ خدا تعالیٰ تو دل کے بھیدوں سے بھی واقف ہیں۔

اطلاع یا تعلیم کے لیے آواز بلند کی جاتی ہے

ہاں بعض اذکار میں دعا کی یاد کے ساتھ انسانوں کو اطلاع دینا بھی مقصود ہوتا ہے اور انسان دل کی آواز کو سن نہیں سکتا اس لیے انسانوں کو سنانے کے لیے وہاں آواز بلند کی جاتی ہے۔ جیسے......

(۱) اذان۔ اس میں انسانوں کو بلانا۔ (۲) اقامت میں مقتدیوں کو بتانا مقصود ہوتا ہے۔ (۳) امام تکبیرات انتقالات اور سلام اونچی آواز سے کہتا ہے۔ کیونکہ مقتدیوں کو اطلاع دینا مقصود ہے۔ لیکن مقتدی اور اکیلے نمازی کو یہ ضرورت نہیں اس لیے وہ آہستہ کہتا ہے۔ (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۰۷)

واقعہ نمبر ۴: آمین زور سے کیوں نہیں کہی !؟

جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ ساتھ بیٹھے غیر مقلد نے کہا۔ آپ نے آمین زور سے کیوں نہیں کہی۔ میں نے کہا۔ کیا میری نماز ہوگئی۔؟ اس نے کہا۔ ہاں وہ تو ہوگئی پر اگر

تمہاری آمین فرشتوں کی آمین سے مل جاتی تو تمہارے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے۔ اور دوسرا یہ کہ یہودی بھی چڑ جاتے...... میں نے مسکرا کر اسے کہا۔ پہلی بات تو یہ کہ میں فرشتوں کے ساتھ آمین کیسے ملا سکتا ہوں جبکہ ان کی آمین میں سن ہی نہ سکا۔ تو اس نے پھٹ سے بولا۔ وہ تو ہم بھی نہیں سن سکتے۔ میں نے کہا کیوں کیا وہ آہستہ یا دل میں آمین کہتے ہیں؟...... اس نے کہا۔ ہاں۔ تو پھر میں نے کہا کہ اگر فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں تو ہمیں بھی تو آمین آہستہ کہنا چاہیے نہ......!! وہ چپ......!! دوسری بات یہ کہ یہاں تو سارے مسلمان ہیں۔ یہودی تو کوئی نہیں پھر کیا مسلمانوں کو یہودی تصور کر کے اُن کو چڑائیں کیا؟ پھر وہ چپ......!! مصداق اس شعر

فاصلے ایسے بھی ہونگے یہ کبھی سوچا نہ تھا
ساتھ بیٹھا تھا میرے اور وہ میرا نہ تھا (فرازؔ)

حقیقت ۵ (فرشتوں کی آمین)

غور کرنے سے فرشتوں کی ''آمین'' میں تین چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ وہ بغیر فاتحہ پڑھے صرف فاتحہ پر آمین کہتے ہیں۔

۲۔ ان کی آمین کا وقت خاص وہی ہے جب امام والا الضالین کہے وہ آمین کو اس وقت سے آگے پیچھے نہیں کرتے۔

۳۔ ان کی آمین کی آواز ہم نے کبھی نہیں سنی اور ظاہر ہے کہ وہ آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کو بشارت

اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس بشارت کے پورے پورے مصداق ہیں کہ وقت اور وصف میں ہر طرح ان کی ''آمین'' فرشتوں سے موافق ہے۔ ان کی آمین فرشتوں کی طرح ہے کہ جس طرح فرشتے امام کی فاتحہ کے ساتھ خود فاتحہ نہیں پڑھتے بلکہ خاموش اور غور سے سن کر جب امام کی فاتحہ ختم ہوتی ہے ''آمین'' کہتے ہیں۔ تو اسی طرح اہل سنت والجماعت احناف بھی کرتے ہیں۔ (مجموعہ رسائل ج ۱، ص ۱۱۰)

غیر مقلدوں کی نامرادی

غیر مقلدین جس طرح سابقہ آیات قرآنیہ کے باغی ہیں اسی طرح انہوں نے ''آمین'' کہنے میں بھی فرشتوں کی مخالفت کی ہے۔

۱۔ یہ فرشتوں کے طریقے کے خلاف بلند آواز سے ''آمین'' کہتے ہیں۔

۲۔ ان کی آمین کا وقت بھی فرشتوں کے ساتھ متحد نہیں ہو سکتا کیونکہ جماعت میں اکثر نمازی بعد میں آکر شریک ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر وہ خود فاتحہ نہ پڑھتے اور انتظار میں حنفیوں کی طرح خاموش کھڑے رہتے تاکہ جب امام ولا الضالین کہے تو ہم بھی ''آمین'' کہیں۔ پھر تو فرشتوں کے ساتھ موافقت وقت میں ممکن تھی لیکن یہ غیر مقلدین جب فاتحہ شروع کر لیتے ہیں اور بعد میں آنے کی وجہ سے ان کی فاتحہ ختم نہیں ہوتی اب اگر تو یہ اپنی فاتحہ کے درمیان آمین کہیں تو تحریف قرآن لازم آتی ہے کہ قرآن پاک کی سورۃ کے اندر وہ کلمہ کہا جو ختم سورت پر کہنا تھا اگر وہ مقتدی اپنی فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین کہتے ہیں تو ایک طرف فرشتوں کی مخالفت سے نامرادی اور بدقسمتی میں پڑے دوسری طرف آمین کو بلند آواز سے کہنا بھی جاتا رہا۔ کیونکہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کے مقتدی باری باری جب جس کی فاتحہ ختم ہو آمین۔ آمین۔ آمین پکارتا ہو۔ گویا پوری نامرادی غیر مقلدوں کے حصہ میں آئی۔ (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۱۱)

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

خلفائے راشدین (اختلاف سے بچنے کا بہترین اصول)

آنحضرت ﷺ نے اختلاف کا ذکر فرماتے ہوئے اختلاف سے بچنے کا بہترین اصول بیان فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔ (مسند احمد ۴/ ۲۷۔ ابوداؤد ۲/ ۲۸۷، ترمذی ۱/ ۹۶، ابن ماجہ ۱/ ۵، صحیح ابن حبان ۱۰۲)

یعنی تم میرے طریقے اور میرے خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑو گویا احادیث میں

اختلاف کے وقت وہ احادیث راجح اور معمول بہا قرار دی جائیں گی۔ جن کے موافق خلفائے راشدین کا عمل ہو۔

حقیقت نمبر ۶ خلفائے راشدین کا عمل

بقول حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ صاحب: ''خلفائے راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ کا بھی بلند آواز میں آمین کہنا ثابت نہیں اور نہ ہی ان چاروں خلفاء کے مقتدیوں کا کبھی بھی آمین بلند آواز سے کہنا ثابت ہے بلکہ خلافت راشدہ میں کسی ایک شخص کا آمین بالجہر کہنا ثابت نہیں۔ اگر کسی غیر مقلد میں کوئی دم خم ہے تو خلفاء راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ سے یا پورے دورِ خلافت راشدہ میں ایک ہی مسجد یا ایک ہی شخص کی نشان دہی کریں کہ وہ ''آمین بالجہر'' کا قائل تھا اور بلند آواز سے ''آمین'' نہ کہنے والوں کو معاذ اللہ یہودی اور بے دین خیال کرتا تھا۔'' (مجموعہ رسائل ج ا ص ۱۱۹) بقول شاعر کہیے کہ

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائیگا (محشر بدایونی)

اکیلے نماز میں آہستہ آمین کہنے کی کیا دلیل ہے؟

جب غیر مقلدین تنہا نماز ادا کرتے ہیں۔ تمام فرائض سنت اور نوافل میں آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں ان تمام جگہوں میں آہستہ آمین کہنے کے ان کے پاس کیا دلائل ہیں اس پر آج تک انہوں نے نہ کوئی رسالہ لکھا نہ کوئی مناظرہ کیا نہ کوئی دلیل بیان کی بلکہ جتنے رسائل اور مضامین میں مسئلہ آمین پر ان لوگوں نے آج تک لکھے ہیں۔ ان میں کسی نے بھول کر بھی یہ تذکرہ نہیں کیا کہ ہم بھی اکثر جگہ آمین آہستہ آواز سے کہتے ہیں۔

بقول حضرت اوکاڑویؒ سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت ہے یا کتب احادیث میں کیا کوئی ایسی حدیث موجود ہے جس میں یہ تخصیص یا صراحت اور وضاحت ہو کہ نماز کے تمام اذکار آہستہ ادا کرو اور صرف ''آمین'' بلند آواز سے کہو۔ ہمارا چیلنج ہے کہ پورے قرآن پاک میں کوئی صریح ایک آیت بھی نہیں ہے۔ (ص ۱۲۳)

ایک ضروری نوٹ (فروعی اختلافات کو حق و باطل کا اختلاف نہ سمجھیں)

دراصل غیر مقلدین اس مسئلے کو ہرگز ہرگز اجتہادی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا اعلان ہے

کہ یہ مسائل مثلاً آمین بالجہر، قرأۃ خلف الامام۔ رفع الدین۔ اجتہادی مسائل نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک یہ اختلاف حق و باطل کا اختلاف ہے۔

تیرے لوگوں سے گلا ہے میرے آئینوں کو
ان کو پتھر نہیں دیتا تو بینائی دے (آمین)

مسئلہ آمین کے بارے میں یاد رکھنے کی باتیں

1. قرآن پاک میں یہ مسئلہ ہرگز موجود نہیں ہے کہ مقتدی صرف مقتدی اور چھ رکعتوں میں امام ے پیچھے آمین بلند آواز سے کہے اور باقی گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز میں کہے۔
2. صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ وغیرہ کسی حدیث کی کتاب میں ایک بھی حدیث صحیح یا حسن ایسی نہیں ہے۔ جس میں یہ صراحت ہو کہ آنحضرت ﷺ کے مقتدی آپ کی اقتداء میں چھ رکعتوں میں ''آمین'' بلند آواز سے کہتے تھے اور باقی گیارہ رکعات میں آہستہ۔
3. خلفاء راشدین کے ادوار میں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔

آپ حیران ہو رہے ہونگے کہ جب قرآن میں بھی نہیں۔ بخاری و مسلم نے بھی ان کو دھتکار دیا ہے۔ باقی صحاح ستہ نے بھی ان کو لاوارث قرار دے دیا۔ تو آخر یہ کس بھروسے پر مسلمانوں میں وسوسہ ڈال رہے ہیں۔

رہنمائی کا تمہیں شوق مبارک لیکن
تم چلے بھی ہو کسی راہ میں دو گام کہیں......؟

حیرت سے (مردہ سنتیں زندہ کرو)

اسی طرح کبھی سو شہیدوں کا اجر پانے کے لیے مردہ سنتوں کو اس طرح زندہ کرتے تھے کہ ٹوپی اُتار کر نماز پڑھتے مجھے حیرانی تو ہوتی تھی پر چپ تھا کہ جب ہالہ شریف کے اعلیٰ حضرت مخدومین کی حویلی پر جانا ہوتو بڑے اہتمام سے سر کو ڈھانپ کر جایا کرتے پر اللہ کے گھر میں سر ڈھانپنے کی کوئی قید نہیں......!؟ بقول شاعر

سر ننگا سینہ ہے اکڑا، ٹانگے چوڑی توبہ توبہ!

دربار خدا ہے اے ناداں، یہاں عجز و ندامت لازم ہے (سلیمان گیلانی)

محلّہ کی مسجد میں دوسری جماعت

اس طرح مسجد میں جماعت ہو جانے کے باوجود ضد میں بندوں کو اکٹھا کر کے بھی دوبارہ جماعت کرتے تھے۔ حالانکہ ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں ایک روایت یوں بھی آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو بھی اس کو جماعت کا ثواب ہوگا اور اس کے ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی۔''

(فضائل اعمال ص ۲۵۳ باب فضائل نماز باب دوم حدیث نمبر ۵ بحوالہ ابو داؤد باب فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بھا)

اس روایت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دوسری جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی تو حضور ﷺ اس آنے والے صحابیؓ کو پہلی جماعت کے ثواب کا لالچ نہ دیتے۔ بلکہ کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے دوسری جماعت کروانے کا حکم دیتے، لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ جس سے یہ بات ہر ذی شعور کی سمجھ میں آجاتی ہے کہ جماعت ثانی مقامی حضرات کے لیے جائز نہیں۔ (سالانہ قافلۂ حق، ۲۰۰۹ء، ص ۱۳)

توفیق اتباع رسالت عطا کرے
اصحابؓ و اہل بیتؓ کی الفت عطا کرے
بے شک مجھے نہ منصب و دولت عطا کرے
اللہ مجھ کو اپنی محبت عطا کرے (آمین!)

کبیرہ گناہوں کا ایک دروازہ......دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو (۲) نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا''

(رواہ الحاکم، الترغیب، ترمذی، فضائلِ اعمال ص ۳۱۹)

فائدہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کر۔

ایک نماز

جب اس کا وقت ہو جائے، دوسری جنازہ، جب تیار ہو جائے، تیسری بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے (یعنی فوراً نکاح کر دینا) بہت سے لوگ جو اپنے کو دیندار بھی سمجھتے ہیں اور گویا نماز کے پابند بھی سمجھے جاتے ہیں، وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا ہو، دوکان کا ہو، ملازمت کا ہو گھر آکر اکٹھی ہی پڑھ لیتے ہیں، یہ گناہِ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھا جاوے، گو نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ نہ ہو لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے اس سے خلاصی نہ ہوئی۔

(فضائل اعمال ص ۳۲۰)

اس کے علاوہ اپنی سستی کی وجہ سے دو نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دین میں آسانیوں کے دریاء میں غوطے کھاتے رہتے تھے۔

سعودیہ کی آمین بالجہر اور رفع الدین تو ضرور ہر ایک کو بتاتے پر مکہ مدینہ اور اہل عرب کی بیس رکعات تراویح کے بارے میں کبھی بات نہ کرتے۔ بھلا ان کے جنازہ اور باقی احکام و مسائل، عقائد اور شریعت سے ہمیں کیا لینا دینا......!؟!

جو آمین بالجہر کا شوق ہو حرم کے عمل کو بنائیں دلیل
کریں بات ہم جب تراویح کی پلٹ کر یہ کرنے لگیں قال و قیل

مسجد نبوی ﷺ کے مدرس کو آٹھ تراویح پر حیرت

سعودی عرب کے نامور عالم مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے قاضی (۱۹۸۶) شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی ﷺ میں نماز تراویح کی ۱۴ سو سالہ تاریخ پر عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں شیخ صاحب تصنیف کا سبب بیان کرتے ہیں کہ:

''مسجد نبوی ﷺ میں تراویح ہو رہی ہوتی ہیں تو بعض لوگ آٹھ رکعات پڑھ کر

ہی رک جاتے ہیں۔ ان کا یہ گمان ہے کہ آٹھ تراویح پڑھنا بہتر ہے۔ اوراس سے زیادہ جائز نہیں ہیں۔ اس طرح یہ لوگ مسجد نبوی ﷺ میں بقیہ تراویح سے محروم رہتے ہیں۔ (جبکہ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں پڑھنے سے بہتر ہے) لہٰذا یہ کتاب لکھ رہا ہوں تاکہ ان لوگوں کے شکوک شبہات ختم ہوں اوران کو بیس رکعات تراویح پڑھنے کی توفیق ہوجائے۔ آمین۔ ''(نمازِ پیغمبر ﷺ) پر افسوس......!

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

واقعہ۵

بیس تراویح بدعت ہے کیا صحابہؓ واہلِ بیتؓ بدعتی تھے (نعوذ باللہ)

ایک غیر مقلد دوست نے کہا بیس تراویح تو ''بدعت'' ہے۔ آٹھ ہی ثابت ہیں جو کہ حق اور سچ ہے۔ میں نے کہا جو بدعت کرے وہ کون ہے۔ اس نے کہا ''بدعتی'' میں نے کہا جو بدعت کرنے کا حکم دے وہ کون ہے۔ اس نے کہا ''مہا بدعتی'' میں نے کہا۔ جاہل! **Think Before you Speak**...... اس نے کہا کیوں کیا غلط کہا میں نے......!؟ میں نے کہا...... آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت کہاں ہے۔ اس نے کہا ''صحیح مسلم'' میں نبی علیہ صلاۃ وسلام کی پیاری لاڈلی بیوی اورام المومنین حضرت بیبی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت منقول ہے۔ میں نے کہا اس روایت میں تراویح کا ذکر ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیا تراویح پورا سال پڑھی جاتی ہے اس نے کہا۔ نہیں میں نے کہا اس حدیث میں تو ہمیشہ کا معمول معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ روایت تہجد نماز کے لیے ہے۔

اگر تھوڑی دیر کے لیے مان بھی لیتے ہیں کہ یہ روایت تراویح کے لیے ہے تو پھر میری جان! حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد چھیالیس برس تک منبر رسول ﷺ پر جماعت کے ساتھ بیس تراویح پڑھی جاتی رہی تو انؓ (اماں عائشہؓ) کو کوئی اس پر اعتراض یا اختلاف نہیں رہا۔ سارے جید صحابہؓ اہل بیتؓ سب اسی پر عمل پیرا تھے۔ کیا وہ (نعوذ باللہ) سارے بقول تمہارے ''بدعتی'' تھے۔ اور جس نے ان کو بیس رکعات پر جماعت کے ساتھ قرآن ختم کرنے کا حکم دیا یعنی سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ بقول تمہارے وہ ''مہابدعتی''

ٹھہرے۔ نعوذ باللہ۔ کیا یہ عمل کرکے تمہارا ایمان باقی رہا......!؟ اللہ سے توبہ کرو معافی مانگو۔
حالانکہ غیر مقلدوں کے ذمہ دار علماء بھی اس حقیقت کے معترف ہیں (مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ) کہ تہجد اور تراویح دو علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں۔

انہیں بدگمانی سے فرصت کہاں
کہ اصحابؓ کا وہ کریں احترام
بجز بد زبانی نہ سیکھا ہے کچھ
لگائیں وہ کیونکر زباں کو لگام

حقیقت ۷ (تراویح صرف رمضان میں اور تہجد پورا سال)

''فتاویٰ علمائے حدیث'' میں بھی واضح ہے کہ ''اگر تراویح پہلے وقت میں پڑھے تو صرف تراویح ہے۔ پچھلے وقت میں پڑھے تو تہجد ہے۔'' (فتاویٰ علماء حدیث ج۶ ص ۳۲۹)
دوسری جگہ لکھا ہے کہ:
''نماز تہجد تو سارے سال میں ہوتی ہے اور تراویح خاص رمضان میں ہے۔''
(فتاویٰ علماء حدیث ج۶ ص ۲۳۰)

سوال یہ ہے کہ

۱۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک نماز کا نام گیارہ مہینے تہجد ہے اور بارہویں مہینے تراویح ہے؟

۲۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ نماز گیارہ ماہ نفل ہے اور بارہویں مہینے سنت ہے؟

۳۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گیارہ مہینے اس نماز کا وقت رات کا آخری حصہ ہے اور بارہویں مہینے اس کا وقت عشاء کے فوراً بعد ہے؟

۴۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ گیارہ مہینے یہ نماز اکیلے پڑھو اور بارھویں مہینے میں جماعت کے ساتھ پڑھو؟

۵۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گیارہ مہینے اس میں قرآن ختم کرنا سنت نہیں۔ ہاں بارھویں مہینے میں قرآن ختم کرنا سنت ہے؟

۶۔ جن محدثین اور فقہاء نے حدیث اور فقہ کی کتابوں میں نماز تہجد، نماز تراویح اور نماز

وتر کے ابواب الگ الگ باندھے ہیں وہ لوگ منکر حدیث ہیں یا کیا ہیں.....؟

وغیرہ وغیرہ

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر
لہو پکارے گا آستیں کا

تو پیارے! تہجد اور تراویح میں فرق کو سمجھو اور روایات کا غلط مفہوم لے کر لوگوں کے دلوں میں وسوسے مت ڈالو۔ لوگ تو پہلے ہی آرام پسند ہیں۔ تم ان کو اور آسانیاں دکھاتے ہو...... دھوکا دے کر نعرہ لگاتے ہو عمل بالحدیث کا......!؟ اور مزے سے کہتے ہو کہ ہم اہلِ حدیث ہیں۔

حدیث (تراویح اور وتر)

''حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے اور امت کی عملی تائید اسے حاصل ہے اس لیے یہ صحیح ہے۔

اصول (تعاملِ اُمت)

بقول مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ:

''اسلام میں عملی مسائل کا اصل دارومدار تعامل امت پر ہے۔ جس حدیث پر امت بلا نکیر عمل کرتی چلی آ رہی ہے اس کی سند پر بحث کی ضرورت نہیں ہوتی اور جس حدیث پر پوری امت نے عمل ترک کر دیا ہو اس کی سند خواہ کتنی صحیح ہو وہ معمول قرار پاتی ہے۔ المعجم الصغیر للطبرانی کے آخر میں ص ۱۷۷ سے ص ۱۹۹ تک اس اصول پر مستقل رسالہ ہے۔ جس میں امام شافعیؒ، امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، علامہ سیوطیؒ، سخاویؒ، شوکانیؒ، وغیرہ سے یہ اصول واضح فرمایا ہے۔'' (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۹۲)

بیس بدعت آٹھ سنت کا شور کب اُٹھا تھا؟

واضح رہے کہ ۱۲۸۴ھ میں مشہور غیر مقلد عالم مفتی محمد حسین بٹالویؒ نے پہلی مرتبہ باضابطہ طور پر یہ فتویٰ جاری کر دیا تھا کہ ''آٹھ رکعات تراویح سنت اور بیس رکعات تراویح بدعت ہیں۔''

اس انوکھے فتویٰ سے مسلمانانِ ہند میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ جس پر علماء اہل سنت نے بھی بہت کچھ لکھا۔ ۱۲۹۲ھ میں ان ہی کے دوست مشہور غیر مقلد بزرگ عالم مولانا غلام الرسولؒ (گجرانوالہ) نے اس فتویٰ کا رد لکھا۔ کہ ''صحابہؓ کے عمل کو آنکھوں کے سامنے رکھیں نہ کہ یہ کہ کم ہمتی کی وجہ سے صرف گیارہ رکعات پر اکتفا کرتے ہوئے حضرات صحابہؓ کے عمل کو بدعت قرار دیں اور نہ ان کے اجماع پر طعن کریں۔ اور تیئیس (۲۳) رکعات پڑھنے والوں پر فعل، مشرکین کی چوٹ کریں۔'' یہ مفتی بٹالوی سینہ زوری کے ساتھ سنت کی پیروی کرنے والوں کے عمل کو بدعت کہتا ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانے سے حضرات صحابہؓ تابعینؒ ائمہ مجتہدین اور مشرق و مغرب کے علماء کی بہت بڑی جماعت کو مخالف سنت قرار دیتا ہے اور یہ مفتی اس عمل کو تعریضاً مشرکین کا فعل کہتا ہے۔''

موج ہوا سے ٹوٹ کر کہتے ہیں بلبلے
اتنی سی زندگی میں نہ پھولا کرے کوئی

امام ابن تیمیہؒ کی تحقیق

''جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کی امامت میں جمع کیا تو وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اور فرماتے ہیں کہ الغرض حضرت عمرؓ کا یہ اقدام عین سنت ہے۔'' (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۲ ص ۲۳۴)

تراویح عہد نبوی ﷺ میں

احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف تین دن مسجد میں آ کر باجماعت تراویح پڑھی۔ صحابہؓ کا شوق دیکھ کر فرض ہونے کا خدشہ ہوا تو پھر گھر میں پڑھ لیتے۔ ان تین دنوں میں بھی بارہ رکعات اکیلے اپنے حجرہ میں پڑھیں اور گیارہ جماعت کے ساتھ علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے کی تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی تمام راتوں میں باجماعت نماز پڑھنا نیز تراویح کی تعداد اور اس میں قرآن پورا کرنا آنحضور ﷺ سے منقول نہیں اور بعض لوگ جو تہجد اور تراویح کو ایک سمجھ کر تہجد والی احادیث سے تراویح کی تعداد مقرر کرتے ہیں وہ صحیح نہیں۔

تراویح خلافتِ راشدہ میں

عہدِ صدیقی کا معمول حسبِ سابق رہا، عہد فاروقی میں پورا رمضان باجماعت بیس

تراویح میں مکمل قرآن سنانے کا عمل تدریجاً شروع ہوا یعنی پہلے گیارہ رکعت باجماعت شروع ہوئی باقی بارہ رکعات انفرادی پڑھی جاتی تھیں (جو کہ کچھ پڑھتے اس لیے) بعد میں ۲۰ تراویح اور ۳ وتر باجماعت شروع ہوگئے۔ (سنن بیہقی بحوالہ الاتحاد ڈائری)

اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے پھر عہد فاروقیؓ، عہد عثمانیؓ و عہد علویؓ سمیت آج تک امت اسلامیہ اسی پر عمل پیرا ہے۔

عمر بھر جلنے کا اتنا تو صلہ پائیں گے ہم
بجھتے بجھتے چند شمعیں تو جلا جائیں گے ہم (احمد ندیم قاسمی)

انگریز کے دور سے قبل ۲۰ رکعات تراویح کا انکار کہیں نہیں پایا جاتا یہ شوشا صرف ہندوستان میں مولانا محمد حسین بٹالوی (جس نے "اہل حدیث" نام انگریز سے الاٹ کروایا) نے ۱۲۸۴ھ میں اُٹھایا۔ جس سے مسلمانوں میں افراط تفریط شروع ہوگئی۔

حرمین شریفین میں تراویح کا عمل

حرمین شریفین میں بھی آج تک بیس تراویح کا معمول ہر خاص و عام کے مشاہدے میں ہے مگر تعجب ہے کہ بعض لوگ پورا رمضان تراویح پڑھنے، باجماعت پڑھنے اور مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے میں عہد فاروقی اور امت اسلامیہ کے ساتھ ہیں۔ لیکن تراویح کی تعداد میں علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ آخر کیوں......!؟

اتنے میں رہو جس سے کہ اتنا تو ہو معلوم
کچھ عقل ہے، کچھ علم ہے، کچھ خوف خدا ہے

حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیس (۲۰) تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے (موطا امام مالک،، ماجائی قیام رمضان)

اپنی آخرت خراب نہ کرو۔؟

تو میرے پیارے بھائی! بات شروع ہوئی تھی حضرت بی بی عائشہؓ کی روایت سے تو یہ سمجھ لو کہ "اس حدیث کو خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عہد فاروقیؓ، عہد عثمانیؓ، عہد علویؓ میں کبھی بھی ۲۰ رکعت والوں کے خلاف پیش نہیں فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی اعتراض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں اپنی آخرت خراب کرتے ہو......!؟!

ظالم کو جو نہ روکے وہ شامل ہے ظلم میں
قاتل کو جو نہ ٹوکے وہ قاتل کے ساتھ ہے (ساحر لدھیانوی)

اصلی اہلسنت (غیر مقلدین کی کتاب)

یہی سلسلہ جاری رہتا کہ فروعی اختلافات کو حق اور باطل کا معرکہ سمجھ کر میدان میں دوڑے رہتے۔ غیر مقلدین کی طرف سے اُن دنوں ایک عام فہم چھوٹی سی کتاب بنام "اصلی اہلسنت" منظر عام ہوئی۔ جو کہ اردو کے علاوہ غالباً سندھی میں بھی عام دستیاب تھی۔ تحفہ کے طور پر بھی دے دیتے تھے۔ ایک بزرگ شخص اس طرح کی مختلف کتابیں اسکولوں کالجوں میں جا جا کر سستے دام بیچتا تھا۔ اس کار خیر میں ہم نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا...... چونکہ علاقے میں اکثریت بریلوی حضرات (روحانی طلباء جماعت) کی تھی جن میں زیادہ تر کنڈیارو شریف کے پیر "سجن سائیں" کے مرید تھے۔

اس کتاب "اصلی اہل سنت" میں مصنف پروفیسر حافظ عبد اللہ بہاولپوریؒ نے حسب معمول تقلید کو غلیظ شرک اور اماموں کے اقوال سے تقلید کی منع، بدعتیوں پر لعنت، اولیاء کرام پر تنقید، ائمہ کا درجہ نبیوں سے ملا کر شریعت میں دخل کرنے کے الزامات اور خاص طور پر پیران پیر حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو بھی "اہل حدیث" باور کرایا ہے اور کہا کہ ان کی گیارہویں کرتے ہو ان کا مسلک کیوں نہیں اپناتے (المختصر) بہرحال بقول شاعر:

لازم خودی کا ہوش بھی ہے بے خودی کے ساتھ
کس کی اسے خبر جسے اپنی خبر نہ ہو

پیران پیرؒ بھی اہلحدیث تھے......!؟

جبکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ بہاول پوری صاحب لکھتے ہیں کہ جب شاہ جیلانیؒ ناجی جماعت صرف اہل سنت کو قرار دیتے ہیں اور وضاحت فرماتے ہیں کہ "اہل سنت صرف اہل حدیث ہوتے ہیں۔" تو ثابت ہوا کہ وہ خود بھی اہلِ حدیث تھے۔ اور جب شاہ جیلانیؒ اہل حدیث تھے اور تھے بھی پیر کامل مسلم عند الکل تو معلوم ہوا کہ اہل حدیثوں میں بڑے بڑے ولی گذرے ہیں......اور لکھتے ہیں کہ:

جب ناجی فرقہ اہل سنت صرف اہلِ حدیث ہیں اور ولی کا ناجی ہونا ضروری ہے۔

تو ثابت ہوا کہ ولی صرف اہل حدیث ہی ہوسکتا ہے۔ اور جب ولی صرف اہل حدیث ہی ہوسکتا ہے تو ثابت ہوا کہ جتنے ولی گذرے ہیں وہ سب اہلِ حدیث تھے۔ نجات کے لیے بھی اور ولی بننے کے لیے بھی اہلِ حدیث ہونا ضروری ہے، جو اہل حدیث نہ ہو وہ ولی تو درکنار۔ اس کی نجات کا مسئلہ بھی خطرے میں ہے۔'' (اصلی اہلسنت ص۴۲۔۴۳)

واہ! کیا فارمولا ہے......؟

سلام ہے بہاولپوری صاحب آپ کی منطق پر کیا زبردست فارمولا آپ نے عوام کو سمجھایا ہے۔ یعنی نجات ہی بغیر اہلِ حدیث ہوئے خطرے میں ہے تو ولی کا درجہ تو بہت دور ہے۔

ڈوب جانا تو کوئی بات نہیں ہے لیکن
باعث شرم ہے طوفان سے ہراساں ہونا

اچھا باقی بحث تو بعد میں پہلے یہ تو دیکھیں کہ پیران پیرؒ واقعی اہل حدیث تھے یا یہ ان کا وہم ہے یا بہاولپوری صاحب نے دھوکے سے ان کی آڑ لی ہے......!؟

حقیقت ۸ پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کون سے مذہب کے تھے؟

آپ حیران ہونگے کہ پیران پیر سید عبد القادر جیلانی اہل سنت والجماعت حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں لکھتے ہیں کہ:

۱۔ ہر ایک مؤمن کو سنت و جماعت کی پیروی کرنی واجب ہے پس سنت اس طریقہ کو کہتے ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ چلے اور جماعت وہ بات ہے جس پر چاروں اصحابوںؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اتفاق کیا۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۲۱)

اور پیر صاحب نے فرمایا

۲۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایسا گروہ پیدا ہوگا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رتبوں کو کم کریگا۔ خبردار! تم نے ان کے ساتھ ہرگز کھانا پینا نہیں۔ ہرگز ان کے ساتھ نکاح کرنا کرانا نہیں اور ان کے ساتھ نماز بھی نہیں پڑھنی اور ان پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھنی۔ اور ان پر لعنت کرنی حلال ہے۔'' (غنیۃ الطالبین ص۱۲۰)

۳۔ سب اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ نبیوں کے معجزے اور ولیوں کی کرامتیں

حق ہیں (غنیۃ الطالبین ص۱۲۱)

۴۔ اہل سنت والجماعت میں آپؒ ائمہ اربعہؒ میں سے امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے (غنیۃ الطالبین ص۴۳۱)

نوٹ: (اصول و فروع میں کسی کی تقلید کرنا اور مذہب کی نسبت اپنے امام کی طرف کرنا یہی شخصی تقلید ہے۔)

وسیلہ

۵۔ اے اللہ! میں تیرے پیغمبر ﷺ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ وہ میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تیرے پیغمبر ﷺ کے طفیل تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ (غنیۃ الطالبین ص۳۴)

۶۔ حضرتؒ نے فرمایا (مختصر کہ) جن مسائل میں اجماع ہے ان کا خلاف کرنے والے پر انکار واجب ہے اور جن مسائل میں ائمہؒ کا اختلاف ہے اُن میں انکار جائز نہیں (غنیۃ الطالبین ص۹۴)

(نوٹ) (غیر مقلدین غنیۃ الطالبین سے حنبلی فقہ کے مسائل احناف کو سنا کر ان پر رد و انکار کرتے ہیں وہ حضرت کے بھی منکر ہیں اور اصول سے بھی منحرف ہیں۔)

۷۔ فرماتے ہیں کہ: ''اور ہمارا ایمان ہے کہ اگر کوئی میت کی زیارت کے واسطے جاوے تو وہ اس کو پہچانتی ہے اور یہ پہچان جمع کے دن سورج نکلنے کے بعد اور اس کے ڈوبنے تک زیادہ رہتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰۳)

۸۔ فرمایا: منکر نکیر کے سوال کے وقت مردے میں جان ڈال دی جاتی ہے اور اسے اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰۳)

۹۔ فرماتے ہیں: گیارہ مرتبہ ''قل ھو اللہ'' شریف پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کریں اور یہ تحفہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۷۳)

نوٹ: غور فرمائیں بہاولپوری صاحبؒ اور ان کی اصلی اہل سنت کتاب پر اترانے والے غیر مقلدین کہ کیا آپ اہل حدیث بھی اسی طرح کرتے ہیں!؟ علامہ اقبال نے

کیا خوب کہا کہ:

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفلِ انجم بھی نہیں (اقبالؔ)

پیران پیر سید عبد القادر جیلانیؒ حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ مسائل بھی فقہ حنبلی کے ہیں۔

۱۰۔ فرماتے ہیں: آمین بالجہر اور رفع یدین رکوع کی نہ تو شرائط نماز میں ہیں نہ فرائض میں نہ واجبات میں نہ سنتوں میں بلکہ ہیئات میں سے ہیں۔ جن کے چھوڑنے سے نہ نماز باطل ہوتی ہے اور نہ سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ (ص۲۲)

۱۱۔ اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھنا ہو تو خاموشی سے اس کی قرأت کو سنے اور سمجھے۔ (ص۴۲۳)

۱۲۔ تراویح کے بیان میں فرمایا کہ: ''اور ہر دوسری رکعت پر بیٹھے اور سلام پھیرے اور تراویح پانچ ہیں اور جس میں سے ہر چار کو ''تراویح'' کہتے ہیں۔ (ص۲۹۴)

۱۳۔ قیام اللیل۔ حضرت عثمان غنیؓ ساری رات بیدار رہتے اور ایک قرآن پاک ختم کرتے۔ چالیس تابعین ایسے تھے کہ انہوں نے عشاء کے وضو سے ہی صبح کی نماز پڑھی۔ (غنیۃ الطالبین، ص۲۹۳)

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہی مان لو

حضرت پیران پیرؒ کو اپنے ساتھ ملانے والو! کیا آپ اہل حدیث بھی ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں.....!؟!

اے میرے باغ آرزو کیسا ہے باغبانے تو
کلیاں تو کو ہیں چار سو کوئی کلی کھلی نہیں

۱۴۔ جنازہ جو آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور کچھ نہ پڑھے اور دونوں طرف سلام پھیر دے تو اس صورت میں جنازہ جائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۴۴۹)

۱۵۔ فرمایا: بدعتی کی نشانی یہ ہے کہ وہ محدثین کی تحقیر کرتا ہے (غنیۃ الطالبین ص۱۲۲)

چنانچہ، غیر مقلدین امام المحدثین، امام اعظمؒ، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام طحاویؒ،

محدث خوارزمی، امام حمادؒ، امام ابراہیم نخعیؒ وغیرہ محدثین کی تحقیر کرتے ہیں اور تمام مقلد محدثین کو مشرک اور بدعتی جانتے ہیں۔ پیرانِ پیر تو مقتول تھے۔!؟ حضرت پیران پیرؒ تو خود مقلد تھے اور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کی تعظیم کرتے تھے اور درحقیقت یہ کتاب ''غنیۃ الطالبین'' حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔

اب آپ خود غور فرمائیں کہ واقعی غیر مقلدین کا عقیدہ مذکورہ بالا حکایات کے مطابق ہے.....!؟!

بقول شاعر:

اپنے دامن کے لیے خار چنے خود تم نے!
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے!؟

حرمین شریفین اہلِ حدیث ہیں.....!؟

غرض اسی طرح سادہ لوح عوام کو یہ باور کراتے کہ حرمین شریفین میں انہیں کے مسلک پر عمل ہو رہا ہے حالانکہ یہ دعویٰ حقیقت واقعہ سے ایک سنگین مذاق ہے اور اس پر اصرار بھی فضول اور بے معنیٰ ہے کیونکہ:

رمضان میں بیس تراویح اور آخری عشرہ میں تراویح کے بعد تہجد نیز تین وتر...... جمعہ کی دو اذانیں۔ جمعہ کے دو خطبے عربی میں۔ نماز جنازہ آہستہ، سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

بقول شاعر

عربی کی بجائے اردو میں جو خطبہ جمعہ دیتے ہیں
وہ لائیں حدیث پیغمبرؐ جو کرتے ہیں بخاری کی باتیں

اور باجماعت نماز میں بعض آیتوں کا جواب نہ دینا یہ سب کچھ اوپر گذرے دعویٰ کی تردید کرتا ہے جو کہ حرمین شریفین میں عمل جاری ہے۔ مزید اسی کتاب کے آخر میں حرمین شریفین اور اہل حدیث حضرات کے اختلافات تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں۔ وہاں ملاحظہ کریں۔

جمعہ کی دو اذانیں (بخاری شریف)

''امام بخاری فرماتے ہیں کہ ''جمعہ کی دو اذانیں ہیں اور حضرت عثمان غنیؓ کے دور

حکومت سے یہی عمل جاری و ساری ہے۔'' (بخاری شریف ۱/۱۲۵ رقم ۹۱۶ کتاب الجمعہ باب التاذین عند الخطبہ) بقول شاعر

عثمانؓ کی اذان پر بخاری نے لکھا عمل سب امت کا
اس دور میں رد کیوں ہوتی ہیں لاریب بخاری کی باتیں

حرمین شریفین والے تو امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اسی فقہ پر ان کا فتویٰ چلتا ہے۔ اس کے برعکس یہ حضرات جو مدینہ یونیورسٹی سے عالم بن کر اہلِ حدیثوں کی مسجدوں میں امام و خطیب بن کر اپنے عام لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ سعودیہ والے اہل حدیث ہیں...... اور مجبوری کے تحت جب یہ وہاں جاتے ہیں تو صرف جیب بھرنے کی غرض سے اپنے آپ کو اُن کے مسلک کا ظاہر کرتے ہیں۔ دیوبندی عالم شہید مولانا عتیق الرحمٰن صاحب بھی مدینہ یونیورسٹی میں پڑھے تھے...... اور رئیس المحققین، فخر المحدثین، مفکر اسلام مولانا محمد ابوبکر غازی پوری مدظلہ انڈیا والے بھی وہاں پڑھے ہیں۔ ان حضرات کی کتابیں اور ریکارڈیڈ تقاریر بازاروں میں موجود ہے۔ کہ کس طرح یہ انڈو پاک کے غیر مقلد چالاکیاں کرتے ہیں۔

بقول شاعر:

دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی
ایک سے دن کہنا اور دوسرے سے رات کہی

تاریخی حقیقت (Just for Knowledge...3)

یہ تو تاریخی حقیقت ہے کہ جب سے دین اسلام آیا ہے مکہ مدینہ میں اس وقت سے لے کر آج تک کوئی مؤذن تو کیا خدمت گذار بھی غیر مقلد نہیں رکھا گیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ:

مقلد حرم کے مصلوں پہ ہیں
یہی تیرہ صدیوں سے ہے انتظام
یہ سلفی موحد ہیں گر واقعی
ہوئے کیوں نہ پھر یہ حرم کے امام

واقعہ نمبر ۶۔

کون سے پیر کی بات مانیں؟ رکوع کے بعد ہاتھ باندھیں یا چھوڑ دیں؟

غیر مقلدوں کے حرکات دیکھ کر ذہن تھوڑا سا تو مذبذب ہونے ہی لگا تھا کہ قول و فعل میں اتنا تضاد دیکھ کر بے چینی کی لہر دوڑ رہی تھی......

اہلِ حدیث مسجد کے امام صاحب یہ اپنے آپ کو ''پیر جھنڈے'' کا مرید کہتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا رکوع کے بعد ہاتھ کچھ لوگ باندھتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اصل حکم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا دونوں عمل صحیح ہیں۔ میں نے کہا اس میں تو پھر امام کی اقتداء میں بھی خلل آئے گا۔ مثلاً اگر امام رکوع کے بعد ہاتھ نہیں باندھ رہا۔ مقتدیوں میں کچھ ہاتھ باندھ رہے ہیں کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا دراصل جو پیر محب اللہ شاہ راشدی صاحب کی مانتے ہیں وہ ہاتھ باندھتے ہیں اور جو پیر بدیع الدین شاہ راشدی کی مانتے ہیں وہ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں..... اس پر میں نے کہا یعنی ماننے کا مطلب تو تقلید ہوا نا!؟ اس پر وہ خاموش ہوگئے اور پھر ہلکا سا مسکرائے اور کہنے لگے۔ آپ کو پتہ ہی ہے...... مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہو...... حالانکہ میں مذاق نہیں تحقیق کر رہا تھا۔ کیونکہ مجھے حق کی تلاش تھی۔ ظاہری طور پر تو نام نہاد ''اہل حدیثوں'' کو میں حق پر سمجھتا تھا۔ لیکن دل کمبخت مطمئن نہیں تھا۔ بہرکیف میری بے چینی میں اور اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

دعویٰ ہے بخاری مسلم کا دیتے ہیں حوالے اوروں کے
ہے قول و عمل میں ٹکراؤ یہ کام ہیں اہل حدیثوں کے

حقیقت نمبر ۹

غیر مقلد پروفیسر عبداللہ بہاولپوری لکھتے ہیں۔

''ہاتھ باندھنے والوں کی دلیل قیاس واجتہاد ہے۔'' (رسائل بہاولپوری ص ۸۰۳)

قیام ثانی کو قیام اول پر ہی قیاس کرلیں۔ (رسائل بہاولپوری ص ۸۴۵) یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''اس مسئلے کی صحیح بنیاد نہیں۔ (رسائل بہاولپوری ص ۸۰۹)

ننگے سرنماز (فتویٰ پیر محبّ اللہ شاہ راشدی صاحب پیر جھنڈہ)

اور میں دیکھتا کہ اکثریت لوگوں کی ننگے سرنماز ادا کرتی تھی اور اس پر اصرار بھی کرتے اور کہتے مردہ سنت کو زندہ کرو وغیرہ وہ تو بعد میں پتہ چلا کہ اس عمل کی کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں ہے۔

[illegible]
[illegible] (سلمان گیلانی)

حالانکہ عظیم محقق پیر محب اللہ شاہ راشدی صاحب (پیر جھنڈہ) لکھتے ہیں:

''احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر اوقات آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ سر پر عمامہ باندھے رہتے یا سر پر ٹوپیاں ہوتی تھیں اور راقم الحروف کے علم کی حد تک سوائے صاحب احرام کے کوئی ایسی صحیح حدیث دیکھنے میں نہیں آئی جس میں یہ ہو کہ آنحضرت ﷺ ننگے سر گھومتے پھرتے بھی تھے یا عمامہ مسجد میں اُتار کر نماز پڑھنا شروع کی ہو...... کسی محترم دوست کی نظر میں ایسی کوئی حدیث ہو تو ہمیں ضرور مستفید کیا جائے۔ (الاعتصام صفحہ نمبر ۲۔ ۹ جولائی ۱۹۹۳)

تمہاری تحریک اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کریگی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

سر ڈھانپنا اور رفع الیدین مستحب ہیں

مشہور غیر مقلد: مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اپنی کتاب ''اہل حدیث کا مذہب'' میں لکھا ہے کہ رفع یدین کرنا مستحب اور اولیٰ ہے۔ تعجب ہے رفع یدین بھی مستحب۔ سر ڈھانپ کے نماز پڑھنا بھی مستحب اور مسنون۔ مگر رفع یدین والے عمل کو پھیلانے پر اپنی ساری توانائیاں صَرف کی جارہی ہیں اور اگر کوئی سر ڈھانپنے والی سنت چھوڑ دے تو کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ حالانکہ سر ڈھانپنا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے۔ کیونکہ اس کا حکم واضح قرآن میں ہے...... یا بنی آدم خذوا زینتکم...... والی آیت سے ثابت ہوا کہ ٹوپی اور عمامہ سے نماز پڑھنا اولیٰ ہے۔ لہٰذہ ننگے سرنماز پڑھنا نہایت ناپسندیدہ ہے۔ بقول شاعر:

حدیثوں پر عمل کرنے کے دعوے اور ہوتے ہیں
پیغمبر ﷺ کی اطاعت کے تقاضے اور ہوتے ہیں

میں نے سوچا کہ متفقہ سنت کے خلاف تو ہم نے محاذ قائم کر رکھا ہے جبکہ اختلافی سنت کی بات ہر گلی محلّہ میں ہوتی ہے اور رفع یدین نہ کرنیوالوں پر سینے پر ہاتھ نہ رکھنے والوں پر فتوے لگائے جاتے ہیں

بس کچھ اس طرح سے شب و روز گذرتے رہے۔ کچھ سوال ذہن میں اُٹھتے بھی۔ تو صحبت اثر ان پر گرد و غبار چڑھا دیتی......

ٹھرو کہ آئینوں پہ ابھی گرد ہے جمی

واقعہ نمبر ۷...... آوازِ حق: تبلیغی جماعت

کچھ ہی دن گذرے تھے کہ کرکٹ میچ کھیلنے کے لیے کہیں جانا ہوا۔ نماز عصر راستے میں ایک مسجد میں پڑھی جہاں پر کراچی کی ایک تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی۔ نماز کے بعد انہوں نے پکڑ لیا۔ میں نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی۔ لیکن کھیل کے میدان میں ''آوازِ حق'' کانوں میں گونجتی رہی۔ ''دعوتِ حق'' سرگوشیاں کرنے لگی...... کہ واقعی

دعوت الی اللہ نام بھی سب سے اعلیٰ
دعوت الی اللہ کام بھی سب سے اعلیٰ

دعوت الی اللہ تمام انبیاء کرامؑ، صحابہ کرامؓ۔ اولیاء کرامؒ کا بھی محبوب ترین عمل ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔''اس شخص سے زیادہ خوبصورت بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (حم السجدہ آیت ۳۳)

اللہ کے نبی ﷺ نے تو دعا بھی دی ہے کہ:

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''اللہ اس شخص کو تروتازہ۔ خوش وخرم رکھے جس نے ہماری حدیث کو سنا اس کو یاد کیا اور اسے دوسروں تک پہنچایا۔ (ابن ماجہ، ترمذی شریف)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے تو اس پر عمل کرنے والے کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔ (مسلم شریف)

یہی لوگ کامیاب ہیں

میں نے سوچا شاید یہ وہ ہی جماعت ہے جس کے لیے قرآن میں آیا کہ:

"تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے۔ جو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی ہے اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ یہی لوگ کامیاب ہیں۔" (سورۃ آل عمران ۱۰۴)

پھر سوچا کہ ہماری دعوت تو ڈنڈے والی ہے...... ایک دم فتویٰ اور حکم جاری کردیتے ہیں۔ جیسے ہماری زبان سے ہمارا اپنا کلام نہیں بلکہ قرآن اور حدیث نکل رہا ہو۔ حالانکہ سورۃ یوسف میں اللہ پاک فرماتے ہیں "اے پیغمبر کہہ دیجئے:

"میری راہ تو یہ ہے کہ میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔" (سورہ یوسف آیت ۱۰۷) اور یہ بھی فرمایا کہ

"یہ صرف میری ہی نہیں بلکہ میرے ہر تابعدار کی راہ ہے۔"

اندر ہی اندر یہ اشعار سرگوشی کرنے لگے:

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

حالات کیسے سنوریں؟ (امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے)

آج کل ہر آدمی حالات کی خرابی اور بگاڑ کا رونا رو رہا ہے لیکن یہ حالات سدھریں گے؟ اس کو کوئی نہیں سوچتا اگر سوچتے ہیں تو اپنی سمجھ کے مطابق یا موجودہ میڈیا کی طرف سے کی گئی ذہن سازی کے مطابق، ان موجودہ مسائل کا حل تا قیامت تک پوری روئے زمین پر پیش آنے والے مسائل کے حل جو اللہ رب العزت نے یا ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جو بتلادیا اسے سوچنے سمجھنے والے بہت کم ہیں بہت سے دیندار، تہجد گزار، شب بیدار بھی دعوت الی اللہ، امر بالمعروف نہی عن المنکر کے فریضہ کو انجام دیے بغیر دین کی صحیح سمجھ تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے۔ اتنا بڑا دعویٰ اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی ایک حدیث کی رو سے یہ عرض کیا ہے۔ کہ "جب میری امت "امر بالمعروف نہی عن المنکر" کو چھوڑ دیگی۔ وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔ اور وحی کیا ہے؟ قرآن و حدیث اور ان کی بے شمار برکات میں سے فہم (سمجھ) بھی ہے یعنی اس عظیم الشان فریضہ میں کوتاہی کے بے شمار نقصانات میں سے ایک بڑا نقصان یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن و حدیث کی سمجھ سے محروم ہو جاؤ گے۔ اور ایک اور نقصان حدیث میں آتا ہے "ایسے

ظالم بادشاہ مسلط ہوں گے جو تمہارے بڑوں کی تعظیم نہیں کریں گے، تمہارے چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے۔" ایک اور نقصان بتایا کہ "تمہارے برگزیدہ لوگ دعائیں کریں گے تو دعا قبول نہ ہوں گی نہ مدد ملیگی نہ مغفرت ملے گی۔" وغیرہ۔ (الدعوۃ الی اللہ، ڈائری ۲۰۱۰ء)

اگر یہ حالات کا سنورنا ہم جلد از جلد چاہتے ہیں تو دعوت الی اللہ کو اپنے سینے سے لگا کر دنیا بھر میں پھیلانے کا عزم کرنا ہوگا۔"

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔

۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔ ۲۔ بیماری سے پہلے تندرستی کو۔
۳۔ مشغولیت سے پہلے فرصت کو۔ ۴۔ محتاجی سے پہلے مالداری کو۔
۵۔ موت سے پہلے زندگی کو۔

تبلیغ جماعت

اصلاحِ نفس کے لیے ضروری ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ نیک ماحول میں رہا جائے۔ اللہ پاک ہمارے بزرگوں کو جزائے خیر دے۔ کہ ہم عامی بندوں کے لیے یہ (چھ۶) نمبر ترتیب دیے جو کہ سمندر ہیں، اللہ ہمیں صحیح سمجھ عطا کرے۔ دراصل مقصود اپنی اصلاح ہے اور دوسروں کے لیے تو اطلاع ہے۔ اس لیے اس کام اور ان چھ باتوں پر اعتراض کرنا اپنی ہی کم نصیبی ہے۔

۶ چھ تبلیغی باتیں (Just For Knowledge...4)

علماءِ دین نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں چند ایسے اعمال کی نشاندہی فرمائی ہے جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ انہیں چھ تبلیغی باتیں یا تبلیغ کے چھ (۶) نمبر کہا جاتا ہے۔ اگر ایک مسلمان ان بنیادی باتوں پر عمل کرے تو سارے دین پر عمل کرنا اس کے لیے آسان ہو جائے نیز اُمتِ مسلمہ سے اتحاد و اتفاق کی شکل بھی پیدا ہو جائے۔

المختصر......!

۱۔ ایمان و یقین (کلمہ طیبہ):۔ اس کا مطلب، مفہوم، فضائل اور ہمارے فرائض۔
۲۔ قیامِ نماز: ایمان کے بعد دوسرا عمل اسلام میں ایسے جیسے جسم میں سر، مقصد،

مفہوم، فضائل اور اس کی دعوت۔

۳۔ علم و ذکر:۔ ہر مسلمان، عورت مرد پر دین کا علم سیکھنا فرض ہے کہ حلال حرام، جائز ناجائز کی معلومات ہو۔ مقصد، فضائل اور ہمارے فرائض۔

۴۔ اکرام مسلم:۔ عبادات و اذکار کے ساتھ حسن سلوک (اخلاق) مقصد، فضائل اور ہمارے فرائض

۵۔ اخلاص: تمام اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔ خالص اللہ کی رضا کے لیے عمل ہو۔

۶۔ دعوت و تبلیغ:

دنیا داری کے ماحول میں ان پانچ بنیادی باتوں کو اپنے اندر پیدا کرنا مشکل ہے اس لیے کچھ عرصے کے لیے اللہ کے راستے (دعوت و تبلیغ) میں وقت گزاریں۔ مسجد والے۔ ماحول اور اچھی صحبت کی برکت سے جلد ہی نبوی ﷺ مقصد، نبوی ﷺ اعمال اور نبوی فکر نصیب ہو جاتا ہے۔ چلہ ۴۰ دن۔ چار ماہ لگا کر اس کام کی ترتیب کو سیکھ لیا جائے بعد میں اپنے ماحول میں واپس آکر پوری زندگی اس کام کو مقصد بنا کر کیا جائے۔ آپ خود بتائیں بھلا اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ اللہ پاک عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ آمین

دعوت الی اللہ (نظم)

اسامہ سرسری نے ''دعوت'' الی اللہ پر کیا خوب کہا ہے:

تعلیم کا فیضان دعوت الی اللہ
تصوف کا عرفان دعوت الی اللہ
بنائیگی انسان دعوت الی اللہ
کرے گی مسلمان دعوت الی اللہ
طریقت کی حجت ہے دعوت الی اللہ
شریعت کی برہان ہے دعوت الی اللہ
غذا روح و دل کی ہے دعوت الی اللہ
ہے خوراک اذہان دعوت الی اللہ
نمازیں سنوارے گی دعوت الی اللہ

بڑھائے گی ایمان دعوت الی اللہ
نہیں اس سے عمدہ کسی کی بھی باتیں
ہیں الفاظ قرآن دعوت الی اللہ
ہے کفران نعمت کہ دعوت نہ دیں ہم
ہے نعمت کا شکران دعوت الی اللہ
کرو امر معروف اور نہی منکر
اس اُمت کی ہے شان دعوت الی اللہ
مدرس، مصنف، مجاہد و مرشد
ہے محنت کا میدان دعوت الی اللہ

اندر ہی اندر ایک ولولہ اُٹھا......

اندر ہی اندر ایک ولولہ اُٹھا کہ یار حکمت اور بصیرت واقعی ان لوگوں میں ہے۔ لوگ کچھ بھی ان کو کہیں یہ انبیاءؑ کی طرح صبر کرتے ہوئے انہیں جنت کی راہ دکھاتے ہیں۔ بے نمازیوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ جاہلوں کو عاقل بناتے ہیں۔ کیونکہ ایک جگہ آیا ہے کہ عقلمند تو وہ ہی ہے جس کو دین کی سمجھ ہے اور اپنا حال تو یہ تھا کہ جو نماز پڑھ بھی رہا ہو تو اس کو کہتے، تو نے فاتحہ نہیں پڑھی تیری نماز نہیں ہوئی۔ تو نے رفع یدین نہیں کی۔ تیری نماز نہیں ہوئی۔ وغیرہ

تم روایاتِ محبت کے پجاری ہو فقط
دل کو خوں کر کے بس اک بات یہ سمجھا ہوں میں (عبد الحمید عدمؔ)

اس کے برعکس ہم اہل حدیثوں کے چھ ۶ نمبر کون سے تھے وہ بھی ملاحظہ ہوں:

غیر مقلدین یعنی اہلِ حدیثوں کے کے چھ (۶) نمبر بھی ملاحظہ ہوں

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ نے غیر مقلدیت کی حقیقت سمجھنے کے بعد ان کی دھوکہ بازیوں کا خلاصہ چھ (۶) نمبروں میں نکالا ہے جو غیر مقلد علماء اپنے غیر مقلدین کو سکھاتے ہیں۔ اور میں نے جب یہ پڑھا تو دل کو لگا واقعی ان کے عالم اور علامہ بننے کے لیے یہی نصاب ہے:

۱۔ حنفی جو کام بھی کرے اس سے اس کام کی حدیث کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ اس پر گولی

کھائے تو بھی اس سے حدیث کا مطالبہ کرو!

۲۔ اور اگر وہ حنفی غیر مقلد سے مطالبہ کرے کہ تم جو فلاں کام کرتے ہو اس کی حدیث تم دکھادو مثلاً: پان کھاتے ہو اس کی حدیث دکھاؤ تو اس سے جان چھڑانے کے لیے دوسرا نمبر یہ ہے کہ اس حنفی کو کہو تم اس کے منع کی حدیث دکھاؤ۔!

۳۔ اور اگر حنفی اپنے اس کام پر یا منع کی حدیث دکھا دے تو اس سے نکلنے کے لیے تیسرا نمبر یہ ہے کہ اس سے یہ مطالبہ کرو وہ کہ حدیث بخاری کی ہو اور کوئی حدیث نہیں مانوں گا۔

۴۔ اور اگر حنفی یہ مطالبہ بھی پورا کردے تو اب اس حنفی کی گرفت سے نکلنے کے لیے چوتھا نمبر یہ ہے کہ خاص لفظ کی شرط لگاؤ یعنی اس حدیث میں (فلاں) لفظ ہو تب میں تسلیم کروں گا۔

۵۔ اور اگر حنفی عالم یہ مطالبہ پورا کردے تو اب اس کے شکنجے سے نکلنے کے لیے پانچواں نمبر ہے وہ استعمال کریں وہ یہ کہ تین دفعہ پورا زور لگا کر کہہ دو یہ ضعیف ہے یہ ضعیف ہے یہ ضعیف ہے

۶۔ چھٹا نمبر یہ ہے کہ بے نمازی کو کچھ کہنا نہیں اور جو نمازی ہو اس کو نماز میں شک پیدا کرنا اور وسوسے ڈالتے رہنا کہ تیری نماز نہیں ہوتی۔ آپ تجربہ کرلیں غیر مقلدین انہی چھ(۶) نمبروں پر عمل پیرا ہیں۔

تلاشِ گمشدگان میں نکل چلوں لیکن
یہ سوچتا ہوں کہ کھویا ہوا تو میں بھی ہوں (رئیس فروغ)

کہاں تبلیغی جماعت اور کہاں ہم غیر مقلد

تو یہ جماعت تو ناراض لوگوں کو اللہ کی رضا کی طرف لے جانے کے لیے کوشاں ہے اور ہم تو آئے ہوئے مہمانوں کو بھی بھگانے میں کوشاں ہے......

نمازِ مغرب اُسی مسجد میں ادا کی اور بیان سننے بیٹھ گیا۔ دل کی آواز دل کو لگی اور نقد سہ روزہ جماعت کے لیے تیار ہوگیا۔ خاندان میں قریب کوئی بھی اس طرح اللہ کے راستے میں نہیں نکلا تھا۔ جہاد کی باتیں تو خوب ہوتی تھی لیکن پورے شہر سے کوئی نام مجھے یاد نہیں پڑتا

کہ جو جہاد کے لیے گیا ہو۔ بقول شاعر:

کتاب و سنت جہاد و دعوت ہی ہے ان کی زباں پہ ہر دم
حسین پردوں میں خوب اپنی خیانتوں کو چھپا رہے ہیں

''جہاد اصغر'' کی باتیں تو خوب کرتے تھے پر اللہ عزوجل نے مجھے ''جہاد اکبر'' کے لیے قبول فرمالیا۔ (ثم الحمد للہ)

تبلیغی سبق، کسی کو بھی بددعا نہ دو

ننھیال و ددھیال میں کوئی اس طرح تبلیغ کرنے نہیں نکلا تھا۔ اس لیے ہر طرف سے مخالفت بھی برداشت کرنی پڑی۔ اور طنز و طعنہ کا شکار بھی ہوتا رہا۔ چونکہ دعوت الی اللہ نبیوں والا کام ہے۔ اور داعی کی دعا اور بددعا بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لیے یہی سمجھایا جاتا تھا کہ کچھ بھی ہو۔ کسی کو بددعا نہ دو۔ اس حق کا استعمال اگر کرنا ہی ہے تو سب کے لیے دعائے خیر کرو...... سبحان اللہ......!

وہ بے وفا ہے تو کیا مت کہو برا اس کو
کہ جو ہوا سو ہوا خوش رکھے خدا اس کو (احمد فراز)

سب سے بھلے ساتھی تو وہ ہوتے ہیں جو جنت کا راستہ دکھلائیں

اللہ رب العزت بہت جزائے خیر عطا کرے ہمارے تبلیغی بھائیوں کو جو حکمت اور بصیرت کے ساتھ ہم جیسے دنیاداروں کو بھی سنبھالتے رہے۔ وقتاً فوقتاً رہنمائی کرتے رہے۔ جن میں خاص طور قابلِ ذکر ڈاکٹر عبدالرحمٰن میمن صاحب، ہالا والے ہیں۔ بہت سے ہماری عمر کے لڑکوں کو انہوں نے سنبھالا۔ جن میں سرفہرست مولانا عبداللہ ہالا والے (مقیم حیدر آباد مرکز) بھی شامل ہیں۔ اور ان لڑکوں کی محنت سے باقی جو آج تک بھٹکے ہوئے راہِ مستقیم پر آرہے ہیں۔ وہ سب ان کے کھاتے میں ہیں۔ ان کے بعد ڈاکٹر اسرار، ڈاکٹر ارشد، ڈاکٹر احسان، ماسٹر طلعت صاحب، جمیل بیکری والے وغیرہ بھی شامل ہیں...... اللہ بچایو جن کا نام حضرت مولانا جمشید دامت برکاتہم صاحب نے دوران درس نظامی رائے ونڈ مرکز، عبد اللہ نام رکھا۔ پھر اللہ نے ماشاء اللہ ان کے پورے گھر کو قبول کیا اور میں نے دیکھا کہ بعد والے پہلوں سے سبقت لے گئے...... (سبحان اللہ) مولانا عبداللہ صاحب کے بڑے بھائی مولانا

ظہور احمد صاحب کو بھی اللہ پاک نے قبول فرمایا اور ماشاء اللہ ان سے بھی اللہ پاک بہت کام لے رہے ہیں۔

اب آہستہ آہستہ علماء کی قدر ہونے لگی

اب آہستہ آہستہ علماء کی قدر ہونے لگی۔ زندگی عمل کے زیور سے سجنے لگی۔ عاجزی وانکساری اور طبیعت میں ماننے کی استطاعت بڑھنے لگی۔ لیکن چلہ وغیرہ لگانے کے باوجود رفع الیدین بھی جاری رہی اور آسانیوں والا فارمولا قصر نماز۔ 8 تراویح۔ جرابوں پر مسح۔ دو نمازیں اکٹھی۔ سستی کے باعث تیمم، فاتحہ خلف امام آمین بالجہر وغیرہ سب جاری رہا۔

بقول شاعر:

ظاہراً توڑ لیا ہم نے بتوں سے رشتہ
پھر بھی سینے میں صنم خانہ بسا ہے یارو

جماعت میں اپنے ہی شہر کا ایک اہلِ حدیث ملا

ہمارے شہر میں سب سے پہلے ''انصاری'' خاندان غیر مقلد ہوا اور پھر صحبت اثر سے اور لوگ بھی ان کے ساتھ ہولیئے اسی انصاری خاندان کا ایک شخص مجھے تبلیغی جماعت میں ملا۔ دراصل یہ لڑکا بنام ''ابرار احمد انصاری'' پیٹارو کیڈٹ کالج کا اسٹوڈنٹ تھا۔ جہاں سے یہ تبلیغ جماعت میں نکلنے لگا۔ چار مہینے بھی لگائے۔ بہت متقی و پرہیز گار ہیں، جبکہ ان ہی کے ہم عمر ہمارے باقی جماعتی ساتھی جن میں خاص طور شبیر احمد میمن۔ محمد طارق میمن، محمد توفیق اور محمد شفیق پاپا وغیرہ تھوڑے سے من چلے تھے......

تبلیغی جماعت کے بارے میں خدشات بھی دور ہوئے

تبلیغی جماعت کے حوالے سے جو خدشات تھے وہ بھی صاف ہوئے کہ اہل حدیث بھی تبلیغ میں نکلتے ہیں۔ ''ابرار'' کو دیکھ کر اطمینان سا ہو جاتا...... یہ بہت ہی سنجیدہ مزاج بارگاہ خداوندی میں رونے دھونے والوں میں سے ہیں۔ کچھ عرصے بعد پتہ چلا کہ BSc کرنے کے بعد ''ابرار نے حضرت مولانا مفتی محمد خالد ہالوی دامت برکاتہم کے مدرسے میں داخلہ لے لیا ہے۔ اس پر خوشی کے ساتھ ساتھ حیرانی بھی ہوئی۔ کہ یہ حضرت ''جدی پشتی'' اہل حدیث اور پھر دیوبندی مدرسہ میں ایڈمیشن......! اس کے علاوہ ان کا دوسرا بھائی جو کہ

حافظ قرآن بھی ہے جنہوں نے احناف کے مدرسہ میں حفظ کیا اور ثانیہ تک کتابیں پڑھیں اور پھر وہ سعودیہ میں مدینہ یونیورسٹی میں عالم ہو رہے تھے...... یہ تضاد سمجھ سے بالاتر تھا......!!

تجھ کو یہ دکھ کہ مری چارہ گری کیسے ہو
مجھ کو یہ غم ہے مرے زخم نہ بھر جائیں کہیں

تبلیغ کرنا ہر اُمتی کی ذمہ داری ہے

دعوت وتبلیغ کا کام نبی کریم ﷺ کے آخرین نبی ہونے کے صدقے پوری امت کے ہر فرد کو ملا ہے ہر مسلمان اس کام کا ذمہ دار ہے اُسے چاہئے کہ وہ خود کو حضور ﷺ کا نائب سمجھتے ہوئے آپ ﷺ والی فکر کے ساتھ حکمت وبصیرت کا دامن تھامتے ہوئے انسانیت کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستے پر ڈالنے کی مسلسل محنت کرے یعنی ہر مسلمان کو چاہئے کہ داعیانہ زندگی بسر کرے ہم یہ نہیں کہتے کہ اہلِ تصوف خانقاہیں چھوڑ دیں مجاہدین جہاد چھوڑ دیں اور علماء مدارس چھوڑ دیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ تمام شعبوں والے اپنے اپنے شعبوں میں رہتے ہوئے تبلیغ کے کام کو مقصد بنائیں کیونکہ تبلیغ کرنا ہر اُمتی کی ذمہ داری ہے اس مقصد اصلی کی یاد دہانی اور اپنے اندر امت کا درد پیدا کرنے کے لیے باقاعدگی سے نہیں تو کبھی کبھی ضرور رائے ونڈ مرکز آتے رہیں ہم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اپنے شعبوں کا کام چھوڑ دیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اپنی حیثیت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

اپنی اصلاح پھر تبلیغ

جو یہ سمجھتا ہے کہ پہلے اپنی اصلاح پھر تبلیغ ایسا شخص کبھی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مؤمن آدمی ساری زندگی اپنی اصلاح کرتا ہے، وہ کبھی بھی اپنے نفس سے مطمئن نہیں ہوتا۔ جو مطمئن ہو گیا اور اس نے یہ سمجھ لیا کہ میری اصلاح ہو گئی ہے...... وہ سمجھ لے کہ شیطان کے چنگل میں پھنس گیا ہے۔ اس کی روحانی ترقی رک جائے گی۔ یہ خیال اس لیے پیدا ہو گیا ہے کہ اس نے تبلیغ کو شریعت کا ایک حکم نہیں سمجھا۔

مسلمان تو وہ ہے جو ہے مسلمان ''علمِ باری میں''
کروڑوں یوں تو ہیں لکھئے ہوئے ''مردم شماری'' میں

ہدایت کی گھڑی...... جسے اللہ رکھے

بیشک! ''جس کو اللہ رکھے دماغ کی تندوتار میں حرکت ہونے لگی۔ ابرار احمد

انصاری کی وجہ سے میں بھی مجبور ہوا کہ اس پر سوچوں کہ جن کو ہمارے اھل حدیث حضرات ''مشرک'' کہہ رہے ہیں۔ وہاں اس نے داخلہ کیوں لیا۔؟ وغیرہ کیا ابرار نے صحیح حدیثیں نہیں پڑھیں؟ کیا وہ اپنے مسلک سے مرتد ہو گیا؟ یا اس نے حنفیوں کو اہل حدیثوں پر ترجیح دینا شروع کر دی۔ ہے......!؟ وغیرہ......!

انجینئرنگ کے دوران تبلیغ میں نکلنے کا وقت نہیں ملا لیکن ہاسٹل میں تبلیغی ساتھی عبد الغنی شیخ، حافظ امتیاز شیخ اور استادوں میں پروفیسر رمضان سجایو صاحب وغیرہ گشت میں شامل رکھتے تھے اور شب جمعہ کی بھی پابندی رہتی تھی۔ ہمارے کچھ کلاس فیلوز غیر مقلد بھی تھے جن کی وجہ سے غیر مقلدیت جاتے، جاتے پھر رہ جاتی......

اغیار کا جادو چل ہی چکا ہم ایک تماشا بن ہی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

واقعہ نمبر ۸ تحقیق کر کے اہل حدیث ہوا ہوں۔ ابا کے پیچھے نہیں چل پڑا

چھپڑا ہوٹل پر کچھ دوست چائے پی رہے تھے۔ اس میں ایک غیر مقلد بھی تھا۔ عادت کے مطابق اس نے کہا یار دین کوئی لاوارث تو نہیں۔ ہم نے اس کو مولویوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ ہم تو پڑھے لکھے ہیں۔ اور ہر مسئلے پر ہمیں خود تحقیق کرنی چاہیے۔ میں بذات خود تحقیق کرنے کے بعد ''اھل حدیث'' ہوا ہوں آنکھیں بند کر کے ابا کے پیچھے نہیں چل پڑا۔

بقول شاعر:

پکارتے رہے محفوظ کشتیوں والے
میں ڈوبتا ہوا دریا کے پار اُتر بھی گیا

اتنے میں ایک دوست جس نے تبلیغ میں چار ماہ لگائے تھے اور علماء کی صحبت میں اکثر و بیشتر رہتا تھا۔ بھی مجلس میں آ بیٹھا۔ غیر مقلد دوست اسی جوش کے ساتھ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا۔ تبلیغی بھائی نے بڑے پیار سے کہا کہ: ''برادرم دین کی تحقیق تو ''خیر القرون'' میں ہو چکی ہے۔ دین کوئی کھلونا نہیں ہے کہ جو چاہے اس کے بارے میں اپنی نئی تحقیق پیش کرے اور پہلے لوگوں کی تحقیق یعنی ''خیر القرون'' کے مجتہدین کی تحقیق پر قلم پھیر دے......!!
اس طرح تو دینِ عظیم کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہیں دی گئی کہ اپنی اپنی پسند سے چلو۔ کوئی

مسئلہ حنفیوں کا لے لیا کوئی مالکیوں کا، کوئی شافعیوں کا تو کوئی سعودیہ کے حنبلیوں کا...... یاد رکھو جب کسی کی تحقیق پر کوئی اعتراض کرتا ہے تو معترض اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اعتراض کرتا ہے۔ آپ نے خود کو چار ائمہؒ سے بڑا سمجھا ہے تب ہی تو ان کو غلط کہہ رہے ہو۔ میرا تو خیال ہے۔ عربی عبارت بھی آپ صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ دیکھیں! جو بندہ صحیح عبارت بھی نہیں پڑھ سکے، وہ بھی ائمہ اربعہ کو غلط کہے۔ اس سے بڑی جہالت اور کیا ہوگی......؟!؟ بقول شاعر:

نہ غم نیا، نہ ستم نیا، کہ تیری جفا کا گلہ کریں
یہ نظر بھی پہلے تھی مضطرب، یہ کسک تو دل میں کبھی کی ہے (فیض)

ان تمام سوالوں کے جواب میں صرف اپنی تحقیق پیش کریں

چلو مان لیتے ہیں آپ تحقیق کر کے ''اہل حدیث'' ہوئے ہیں۔ میں بہت ہی عام سوال کرتا ہوں۔ آپ صرف اپنی تحقیق پیش کریں۔ کسی دوسرے عالم کی تحقیق کو مت ہاتھ لگائیں اور ساتھ ساتھ آیت قرآن یا حدیث نبوی کا حوالہ بھی دیتے جائیں۔

مثلاً

۱۔ رات دن میں مسلمانوں پر کتنی نمازیں فرض ہیں؟ آیت/حدیث؟
۲۔ پھر ہر ایک نماز کی کتنی کتنی رکعات ہیں؟ آیت/حدیث؟
۳۔ فرائض کی تعداد ہر نماز میں کیا ہے سنت کی تعداد کیا ہے اور نوافل کتنے ہیں......؟ آیت/حدیث؟
۴۔ ہر نماز کے اوقات بھی دوسرے علماء کی تحقیق سے ہٹ کر صرف اپنی تحقیق کے مطابق بتائیں؟ آیت/حدیث؟
۵۔ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے؟ آیت/حدیث؟
۶۔ نماز کا کون سا رکن رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور کس رکن کے رہ جانے سے نماز دُہرانی پڑتی ہے......؟ آیت/حدیث؟
۷۔ نماز کی شرائط بدن کپڑے وغیرہ کے پاک ہونے کی کیا حیثیت ہے؟ یہ شرائط ٹھیک ہیں یا غلط؟ آپ صرف اور صرف اپنی تحقیق پیش کیجئے۔ آیت/حدیث؟

انصاری کی وجہ سے میں بھی مجبور ہوا کہ اس پر سوچوں کہ جن کو ہمارے اھل حدیث حضرات ''مشرک'' کہہ رہے ہیں۔ وہاں اس نے داخلہ کیوں لیا۔؟ وغیرہ کیا ابرار نے صحیح حدیثیں نہیں پڑھیں؟ کیا وہ اپنے مسلک سے مرتد ہوگیا؟ یا اس نے حنفیوں کو اہل حدیثوں پر ترجیح دینا شروع کردی ۔ہے......!؟ وغیرہ......!

انجینئرنگ کے دوران تبلیغ میں نکلنے کا وقت نہیں ملا لیکن ہاسٹل میں تبلیغی ساتھی عبد الغنی شیخ، حافظ امتیاز شیخ اور استادوں میں پروفیسر رمضان سجایو صاحب وغیرہ گشت میں شامل رکھتے تھے اور شب جمعہ کی بھی پابندی رہتی تھی۔ ہمارے کچھ کلاس فیلوز غیر مقلد بھی تھے جن کی وجہ سے غیر مقلدیت جاتے، جاتے پھر رہ جاتی......

اغیار کا جادو چل ہی چکا ہم ایک تماشا بن ہی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے

واقعہ نمبر ۸ تحقیق کرکے اہل حدیث ہوا ہوں۔ ابا کے پیچھے نہیں چل پڑا

چھپڑا ہوٹل پر کچھ دوست چائے پی رہے تھے۔ اس میں ایک غیر مقلد بھی تھا۔ عادت کے مطابق اس نے کہا یار دین کوئی لاوارث تو نہیں۔ ہم نے اس کو مولویوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ ہم تو پڑھے لکھے ہیں۔ اور ہر مسئلے پر ہمیں خود تحقیق کرنی چاہیے۔ میں بذات خود تحقیق کرنے کے بعد ''اھل حدیث'' ہوا ہوں آنکھیں بند کرکے ابا کے پیچھے نہیں چل پڑا۔

بقول شاعر:

پکارتے رہے محفوظ کشتیوں والے
میں ڈوبتا ہوا دریا کے پار اُتر بھی گیا

اتنے میں ایک دوست جس نے تبلیغ میں چار ماہ لگائے تھے اور علماء کی صحبت میں اکثر وبیشتر رہتا تھا۔ بھی مجلس میں آبیٹھا۔ غیر مقلد دوست اسی جوش کے ساتھ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا۔ تبلیغی بھائی نے بڑے پیار سے کہا کہ: ''برادرم دین کی تحقیق تو ''خیر القرون'' میں ہوچکی ہے۔ دین کوئی کھلونا نہیں ہے کہ جو چاہے اس کے بارے میں اپنی نئی تحقیق پیش کرے اور پہلے لوگوں کی تحقیق یعنی ''خیر القرون'' کے مجتہدین کی تحقیق پر قلم پھیر دے......!! اس طرح تو دینِ عظیم کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہیں دی گئی کہ اپنی اپنی پسند سے چلو۔ کوئی

مسئلہ حنفیوں کا لے لیا کوئی مالکیوں کا، کوئی شافعیوں کا تو کوئی سعودیہ کے حنبلیوں کا...... یاد رکھو جب کسی کی تحقیق پر کوئی اعتراض کرتا ہے تو معترض اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اعتراض کرتا ہے۔ آپ نے خود کو چار ائمہؒ سے بڑا سمجھا ہے تب ہی تو ان کو غلط کہہ رہے ہو۔ میرا تو خیال ہے۔ عربی عبارت بھی آپ صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ دیکھیں! جو بندہ صحیح عبارت بھی نہیں پڑھ سکے، وہ بھی ائمہ اربعہ کو غلط کہے۔ اس سے بڑی جہالت اور کیا ہوگی......؟!؟ بقول شاعر:

نہ غم نیا، نہ ستم نیا، کہ تیری جفا کا گلہ کریں
یہ نظر بھی پہلے تھی مضطرب، یہ کسک تو دل میں کبھی کی ہے (فیضؔ)

ان تمام سوالوں کے جواب میں صرف اپنی تحقیق پیش کریں

چلو مان لیتے ہیں آپ تحقیق کرکے ''اہل حدیث'' ہوئے ہیں۔ میں بہت ہی عام سوال کرتا ہوں۔ آپ صرف اپنی تحقیق پیش کریں۔ کسی دوسرے عالم کی تحقیق کو مت ہاتھ لگائیں اور ساتھ ساتھ آیت قرآن یا حدیث نبویؐ کا حوالہ بھی دیتے جائیں۔

مثلاً

۱۔ رات دن میں مسلمانوں پر کتنی نمازیں فرض ہیں؟ آیت/ حدیث؟
۲۔ پھر ہر ایک نماز کی کتنی کتنی رکعات ہیں؟ آیت/ حدیث؟
۳۔ فرائض کی تعداد ہر نماز میں کیا ہے سنت کی تعداد کیا ہے اور نوافل کتنے ہیں......؟ آیت/ حدیث؟
۴۔ ہر نماز کے اوقات بھی دوسرے علماء کی تحقیق سے ہٹ کر صرف اپنی تحقیق کے مطابق بتائیں؟ آیت/ حدیث؟
۵۔ نماز کن چیزوں سے ٹوٹ جاتی ہے؟ آیت/ حدیث؟
۶۔ نماز کا کون سا رکن رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور کس رکن کے رہ جانے سے نماز دُھرانی پڑتی ہے......؟ آیت/ حدیث؟
۷۔ نماز کی شرائط بدن کپڑے وغیرہ کے پاک ہونے کی کیا حیثیت ہے؟ یہ شرائط ٹھیک ہیں یا غلط؟ آپ صرف اور صرف اپنی تحقیق پیش کیجئے۔ آیت/ حدیث؟

۸۔ نماز سے قبل طہارت شرط ہے یا نہیں؟ اپنی تحقیق پیش فرمائیں؟ آیت/حدیث؟
۹۔ وضو میں کتنے فرائض، کتنی سنن و واجبات ہیں؟ آیت/حدیث؟
۱۰۔ نیز فرض و سنت کی تعریف بھی اپنی تحقیق سے پیش فرمائیں؟ آیت/حدیث؟
۱۱۔ حدیث شریف کی تعریف بھی علماء کی چوری نہ کریں، اپنی تحقیق آیت/حدیث؟ پیش کریں۔

اس کے علاوہ سارا دین ہے سارے دین کی تحقیق آپ اُمید ہے کہ کر چکے ہونگے!!؟ بیان فرمادیں......پلیز......!

اس پر وہ غیر مقلد دوست دیوار مانند چپ ہوگیا اور میں نے یہ شعر دُھرایا کہ

وہاں تک راز سر بستہ رہے، جب تک رہی دل میں
ذرا آئی زبان پر اور کہاں تک بات جا پہنچی (آزاد)

کسی اور دوست نے کہا۔ پیارے! اتنی تحقیق کوئی کیسے کرسکتا ہے۔ ساری زندگی اس میں لگ جائیگی پھر پتہ بھی نہیں کہ صحیح مسئلہ تک رسائی ہو یا نہ ہو اور زندگی اس میں ہی لگا دی تو پھر عمل کرنے کا وقت کب آئیگا......!؟ لہٰذا بھیا!! ہم تو مقلد ہی سہی ہیں۔ تحقیق کے چکر میں دنیا بھی جائیگی اور آخرت کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

غیر مقلدیت دم توڑ چکی تھی لیکن......

انجینئرنگ کے دوران ہی میری منگنی طے پائی۔ پڑھائی ختم ہونے کے بعد ان ہی سے الحمدللہ شادی بھی ہوگئی۔ اب میری غیر مقلدیت دم توڑ چکی تھی لیکن آس پاس کا ماحول بہرحال وہ ہی رہا کیونکہ سسرالی خاندان بھی پکے غیر مقلد تھے۔ اُن دنوں ہم حیدر آباد شفٹ ہو چکے تھے۔

جوڑنے کا مزاج......تبلیغی جماعت سے ملا

میں الحمدللہ جماعتوں کی نصرت بھی کرتا۔ شب جمعہ پر بھی جاتا اور ان حضرات کو موقع محل کے مطابق کارگزاریاں بھی سناتا...... حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم کے بیانات کی کیسٹیں گھر میں چلاتا اور ان حضرات کو بھی ہدیے کے طور پر دیتا رہتا تھا۔ چونکہ تبلیغی مزاج، جوڑنے کا ہے توڑنے کا نہیں تو بہرحال کسی قسم کے بحث مباحثہ میں

نہیں پڑتا تھا۔ اگر دل کرتا بھی تو جگہ بدل لیتا۔ یا بات کو گھما لیتا۔ کیونکہ اس سے میرے گھر کا ماحول بھی اثر انداز ہونے کا خطرہ تھا۔ لہٰذا دُور اہ ہٹ کے رہتا۔

بقول علامہ اقبال

ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر
ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی (اقبال)

اس کے برعکس ان حضرات کے منہ سے اکثر جارحانہ انداز میں کہتے ہوئے سنتا کہ ہم اہلِ حدیث ہیں۔ ہر مسئلے پر تحقیق کے بعد عمل کرتے ہیں اور تقلید نہیں کرتے ہم تحقیق کے بعد اہل حدیث ہوئے ہیں۔ باپ دادا کے دین پر آنکھیں بند کر کے اندھی تقلید نہیں کی یہ عالم اکثر جمعہ کے دن دیکھنے کو ملتا کیونکہ باقی نمازیں تو محلّہ کی جامع مسجد (دیوبندیوں کی) میں پڑھتے پر جمعۃ المبارک کے لیے اپنے مسلک کی جامع مسجد پکا قلعہ حیدر آباد یا کبھی ہیر آباد میں جو کہ دور پڑتی تھیں وہاں جا کر جمعہ ادا کرتے تھے......ظاہر ہے تازہ تازہ بیان سن کر آتے تھے تو ان کا مذاکرہ تو ضرور کرنا ہوتا ہے......

دیوبندی عالم بہت علم رکھتے ہیں پر پھر بھی تقلید نہیں چھوڑتے

بھر کیف۔ میں نے ان کے منہ سے اکثر یہ اقرار کرتے بھی سنا کہ یہ دیوبندی اتنا علم رکھتے ہیں اور اتنے زبردست عالم ہیں۔ کیسے بہترین طریقے سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن افسوس! یہ تقلید کا پٹہ ان کو کہاں لے جائیگا......!؟! شاید یہ دنیا سے ڈرتے ہیں۔ اپنی انا میں مگن ہیں۔ کیا ان کو حق نظر نہیں آتا؟...... میرا خیال ہے یہ سب سمجھتے ہیں۔ بس حق کو تسلیم کرنے میں ہچکچاتے ہیں جبکہ شاید قیامت کے دن ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا گیا ہے کہ ماتھے بھی نماز اور وضو کی وجہ سے چمکتے ہونگے۔ نمازی پرہیزگار بھی ہونگے لیکن اللہ کا رسول ﷺ ان کو نہیں پہنچانے گا...... واقعی جو بندہ جس امام کے پیچھے چلے گا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اُٹھیگا اور ہمارا امام تو الحمدللہ سید الانبیاء ﷺ ہیں۔...... کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

شیشہ کے گھر میں بیٹھ کر، پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ تماشا تو دیکھیے

یہ مفتی صحیح ہے لیکن ہے تو مقلد

اور کبھی اتفاق سے پڑوسی مسجد میں مفتی صاحب ان کے مسلک کے مطابق کوئی

بات کرتے یا عمل کرواتے۔ تو مفتی صاحب کی بڑی تعریف کرتے۔ کہتے یہ مفتی صاحب بالکل صحیح ہیں۔ انہوں نے حق کا ساتھ دیا۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ یہ ڈرتا نہیں ہے۔ حق اور سچ بیان کرتا ہے، لیکن تقلید کا پٹہ پھر بھی اس کے گلے میں لٹک رہا ہے...... عجب ہے!!! کیا خوب کہا ہے کسی نے کہ

وہ جن کے جسم پر چہرے بدلتے رہتے ہیں
اُنہیں بھی ضد ہے کہ اُن کا بھی احترام کرو

ان سب باتوں کے باوجود میں دیکھتا کہ یہ حضرات جمعہ نماز کے علاوہ باقی نمازیں دیوبندی مفتی صاحب یا دوسرے امام حافظ صاحب کے پیچھے پڑھتے، قول وفعل میں یہ تضاد! یہ تو شاید ایسے ہی بات کرتے ہوں گے لیکن مجھے بار بار دل پر چوٹ لگتی کہ یہ ہر وقت صحیح تحقیق کی بات کرتے رہتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں نے تو کوئی خاص تحقیق نہیں کی۔ میں بھی تو ان ہی کے پیچھے ہی چل رہا ہوں......

آخر کار ان کے بار بار اصرار پر میں نے خود باقاعدہ تحقیق کرنے کا ارادہ کر ہی لیا...... اور ہر پل اللہ پاک سے مانگتا بھی رہا۔ کہ یا اللہ صحیح راہ دکھا دے۔

دکھا ہم کو یا رب! رہِ مستقیم
ہمیں راہِ حق پر چلا اے کریم، آمین

دونوں طرف کی کتابیں لیں اور تقابل کیا

پھر دونوں طرفین کی کچھ کتابیں خرید کے پڑھیں...... سب سے پہلے جس کتاب نے مجھے پریشان کیا وہ پیر جھنڈہ کی کتاب فقہ اور حدیث...... اس کے بعد جب مجھے مولانا پالن حقانی انڈیا والے کی کتاب اہلِ حدیث کا خلفاء راشدین کے ساتھ اختلاف...... پھر شہید مولانا یوسف لدھیانویؒ صاحب کی کتاب، اختلاف امت اور صراط مستقیم...... اسی طرح ایک کے بعد دوسری آہستہ آہستہ ذخیرہ جمع ہوتا گیا۔ فروعی اختلافات کی وجہ سے میں نے صرف پانچ یا چھ خاص مسائل کے علاوہ اپنے آپ کو حنفی دیوبندی پایا۔ اور سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ

دل صاف ہو تو زہر اگلتی نہیں زباں
روشن چراغ سے کبھی اُٹھتا نہیں دُھواں

تقابل کیا تو میں نے دیکھا کہ دیوبندیوں کے پاس علم و فہم اور تقویٰ و عمل ہے قول وفعل کی پاسداری ہے عاجزی اورانکساری ہے۔ دعوت و تبلیغ ہے آخرت کا خوف اوردنیا والوں کا درد ہے۔ مصائب کے باوجود راہ حق سے وفاداری ہے اور دوسری طرف کھوکھلے نعرے ہیں تنقید و تشنیع ہے۔ تکبّر اورنقط چینی ہے۔ اعتراضات اورآرام پرستی ہے۔ تحقیق کے نام پر گمراہی کی گہری کھائی ہے...... میرے دوستو ناراض نہ ہو تو جو سچ ہے وہی لکھ رہا ہوں۔

دشمنوں سے پشیماں ہونا پڑا
دوستوں کا خلوص آزمانے کے بعد

قرآن و سنت کے شناسوں صحابہ کرامؓ و تابعینؒ جن کو نبی علیہ صلاۃ وسلام ''خیر القرون'' کہہ رہے ہیں۔ جن کا عمل بھی سنت کا درجہ رکھتا ہے اور ائمہ مجتہدینؒ جنہوں نے دین متین کی تدوین کی۔ ان سے بیزاری...... ہائے افسوس! میری والدہ ماجدہ رحمہا کہتی تھیں کہ ''جتنا ادب ...... اُتنا نصیب'' میں کہہ رہا تھا میرے غیر مقلد دوستو ناراض نہیں ہونا...... اپنے دل سے پوچھو کہ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں. ....!؟!

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

میرا بچپن میری جوانی غیر مقلدوں کے درمیان گزری

درحقیقت میرا بچپن میری جوانی غیر مقلدوں ہی کے درمیان گذری ہے۔ میں ان سے بخوبی واقف ہوں۔ وہ چاہے ہمارے ادبی گھرانے ''ابڑو'' کے غیر مقلد ہوں یا انصاری غیر مقلد ہوں یا حیدرآباد کے کھتری میمن وغیرہم ہوں۔ اس کے علاوہ Job کی وجہ سے مختلف شہروں میں رہنا پڑا۔ جیسا کہ ٹیکسلا، ہری پور ہزارہ، کراچی، حب چوکی (لسبیلا)، نواب شاہ، شیخوپورہ اور رائے ونڈ۔ جہاں ہر جگہ ہر گام ان حضرات سے اکثر واسطہ پڑتا رہتا تھا۔ فرق یہ تھا کہ سندھ میں ہمارے یہاں پیر جھنڈہ کے مقلد تھے۔ پنجاب میں مختلف جگہوں پر کوئی حافظ سعید کا مقلد تھا۔ کوئی ناصر البانی کا مقلد تھا۔ کوئی علامہ طالب الرحمٰن کا مقلد تھا۔ کوئی حکیم

صادق سیالکوٹی کا تو کوئی زبیر علی زئی کا تو کوئی ابن تیمیہ کا اور کوئی ڈاکٹر ذاکر نائیک کا مقلد ملا۔

کہہ رہے تھے میاں من چلے
آج ہی میرے پاپا تو سلفی ہوئے
رات گذری نہ تھی مجتہد بن گئے
اور فتوے بھی لوگوں کو دینے لگے

حق کی متلاشی دوستو!

اپنا سینہ کینہ سے پاک رکھو

سچ تو یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ کی پاک سنتوں اور خلفاء راشدین کے مقدس طریقوں کی حفاظت و تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ آئمہ اربعہؒ نے فرمائی ہے یہ مقام امت میں اور کسی کو نصیب نہیں ہوا اسی لیے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ایک دن صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ آپ کی سنت کیا ہے؟ فرمایا میری سنت یہ ہے کہ سینہ کینے سے پاک ہو۔ اہل سنۃ والجماعت میں جہاں اور ہزاروں خوبیاں ہیں ایک سب سے بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس مسلک کی بنیاد کسی کینے پر نہیں۔ آپ ارد گرد نظر دوڑائیں گے کسی فرقے کی بنیاد ہی یہی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہؓ سے کینہ رکھا جائے۔ کسی کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ نبی پاک ﷺ کے اہل بیت سے کینہ ہو۔ کسی کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ فقہاء کرامؒ کے خلاف کینہ ہو۔ کسی کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ محدثین کے خلاف کینہ ہو۔ عثمانی کی بنیاد ہی اسی بات پر ہے کہ اولیاء اللہ کے خلاف کینہ رکھا جائے۔ کوئی علماء امت کے خلاف کینہ رکھتا ہے لیکن ایک مسلک اہل سنۃ والجماعت ہے جو دنیا میں محبت اور پیار کا پیغام دیتا ہے۔ غیر مقلدوں میں میں نے حکمت و بصیرت اور تقویٰ و پرہیزگاری کا فقدان دیکھا صرف ضد اور عناد سے لبریز انداز بیان دیکھا۔

کیا خوب کہ غیر پردہ کھولے
جادو ہے جو سر پہ چڑھ کے بولے

ذاتی تجربہ (اہلِ حدیث تحقیق کا صرف نام لیتے ہیں)

ذاتی تجربہ کے بنا پر میں کہہ سکتا ہوں یہ حضرات تحقیق کا صرف نام استعمال کرتے

ہیں۔ ان میں تحقیق کرتے میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی یہ کرتے ہیں کچھ مخصوص کتابیں جو ان ہی کے علماء نے کہیں ہونگی وہ انہی کے ترجمے والی لے کر اگر پڑھ لیں تو ٹھیک ورنہ گھروں میں پڑی پڑی سڑتے دیکھیں ہیں اور جتنی تقلید یہ اپنے آباؤ اجداد کی کرتے ہیں شاید ہی کوئی کرتا ہوگا، دنیا کے لحاظ سے بھلے یہ چوٹی کے درجہ پر فائز ہوں پر دین کے معاملے میں ایک ہی تکبرانہ رٹ اور ضد......!؟ اپنا ضعیف بھی صحیح......اوروں کا صحیح بھی ضعیف......!؟!؟!

اس کشمکشِ دام سے کیا کام تھا مجھے
اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

چھوڑو تحقیق کو......اپنے carear پر دھیان دو۔!

بہرکیف مجھے پریشانی تو لاحق ہو چکی تھی۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ آخر کیا صحیح ہے......!؟ اسلام کا دوسرا رکن کلمہ ہے اس کے بعد نماز ہے۔ آتا ہے کہ ”جس کی نماز صحیح نکلی تو باقی عمل بھی صحیح نکلیں گے۔“ اور اگر نماز ہی صحیح نہیں تو دین میں باقی کیا رہ گیا......؟! میں نے ایک مخلص غیر مقلد دوست سے تذکرہ کیا اور پھر صحیح طہارت اور نماز پڑھنے کے لیے مولانا محمد صادق سیالکوٹی صاحب کی اہل حدیث کی مستند کتاب ”صلاۃ الرسول ﷺ“ لے کر مطالعہ کیا۔ اور اس کے بعد اس میں دیئے ہوئے حوالوں والی کتب کی بھی چھان بین کرنے کی کوشش کی۔

مجھے روکا بھی گیا کہ کن چکروں میں پڑ گئے ہو کچھ نہیں حاصل ہوگا۔ اپنے Carear پر دھیان دو۔ اچھی Job ڈھونڈو Comission کی تیاری کرو وغیرہ وغیرہ یہ کتاب ”صلاۃ الرسول“ مقبول اور صحیح کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اصول بھی ہمارا یہی ہے کہ صرف صحیح احادیث پر ہمارا عمل ہے اور یہی آج کل کے محقق ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کی تلقین ہے......

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

صلاۃ الرسول ﷺ

”صلاۃ الرسول ﷺ“ کا 1st ایڈیشن ہی مجھے مل گیا جس کا مطالعہ شروع کردیا

جس کے مقدمہ میں مولانا صادق صاحب نے نماز کے مسنون طریقے پر زور دیا ہے۔ ظاہر ہے ہر مسلمان کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (البتہ اگر ان کا یہ مقصد ہے کہ مسنون نماز صرف غیر مقلدین ہی پڑھتے ہیں تو یہ صحیح نہیں......)

کتاب میں سب سے پہلے اس کتاب کی تعریفیں لکھی ہوئی ہیں اور جو تعریف کرنے والے ہیں ان میں کچھ نام یہ ہیں۔

حافظ محمد گوندلوی، مولانا احمد دین لکھڑوی، مولانا نور حسین گھرجاکھی، مولانا عبد اللہ ثانی امرتسری، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد داؤد غزنوی، ترجمان دہلی (اخبار) نوائے وقت لاہور، فاران کراچی، نوائے ملت مردان، الاعتصام لاہور، الحمرا لاہور، نوائے پاکستان لاہور، زمیندار لاہور، احسان لاہور، صحیفہ کراچی، آفاق لاہور، انقلاب لاہور، ڈان کراچی ہیں۔ لگتا ہے یہی اخباریں ان کی کتاب کی سند ہیں...... خیر۔!

نماز سکون اطمینان اور خشوع وخضوع سے ادا کی جائے اور وضو سے لے کر سلام پھیرنے تک میں سنت کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ (اب اگر کوئی جاہل غلط طریقے سے نماز پڑھتا ہے تو اس منفرد شخص کا قصور ہے۔ فقہ کو قصور نہیں دیا جاسکتا)۔ کتنے ہی غیر مقلدین ہیں کہ جب وہ تنہا نماز پڑھتے ہیں تو ان کی نماز ٹھونگے مارنے والی ہی ہوتی ہے۔ بقول شاعر کہ

تجھ کو پرائی کیا پڑی
اپنی - - - - - - - - - نبیڑیو

نماز میں خارش (کھجلی) کرنا

یہ میرا ذاتی تجربا ہے اور اسی طرح جب وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرتے ہیں تو صرف دکھانے کا ''خشوع'' ہوتا ہے...... ہر پانچ دس سیکنڈوں کے بعد ان کا کوئی نہ کوئی عضو ضرور حرکت میں رہتا ہے۔ کبھی کان میں خارش تو کبھی ہاتھوں میں۔ کبھی قمیص کو صحیح کرتے رہیں گے تو کبھی داڑھی سے کھیلتے رہتے ہیں اس کے علاوہ پاؤں سے پاؤں ملا کر رکھنے کے چکر میں نماز کا خشوع جاتا رہتا ہے Specially شرارتن ہم بچپن سے جوانی تک اسی چکر میں ایک دوسرے کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیتے۔ یا غلطی پر، پاؤں سے ہی دوسرے کو دبا دینا یا کہنیوں سے مارنا یہ سب حرکات نماز کے دوران ہی ہوتی رہتیں تھیں۔ بہر کیف جاہلوں اور شریعت کے مسائل سے ناواقفوں کے عمل کو دیکھ کر شریعت پر الزام عائد

نہیں کیا جاسکتا۔

ہزاروں منتوں پر بھی جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

سچ تو یہ ہے کہ اہلِ حدیث احادیث کے معاملے میں بہت غیر محتاط ہوتے ہیں

غیر مقلدین جتنا زیادہ احادیث کا نام لیتے ہیں احادیث کے معاملے میں وہ اتنے ہی زیادہ غیر محتاط ہوتے ہیں۔ اس کے کچھ شواہد آگے ذکر ہونگے۔ میں نے کبھی بھی کسی غیر مقلد کو یہ کہتے نہیں سنا ہے کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم ہے یا اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث پاک کا یہ مفہوم ہے۔ یا اللہ پاک کمی پیشی معاف فرمائے...... وغیرہ بلکہ اس طرح سنا کہ: اللہ کا قرآن کہتا ہے...... قرآن میں ہے...... قرآن کہتا ہے...... حدیث میں ہے...... اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے...... نبی کا قول ہے...... قال قال رسول اللہ وغیرہ وغیرہ جبکہ اوپر گذری باتوں کا مطلب ہے کہ بالکل قرآن کی آیت یا حدیث نبوی ﷺ کا صحیح ترجمہ بیان ہو رہا ہے...... اس میں خیانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن افسوس! کہ بالکل لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں ہوتا کی بات نہیں ہوتی بسا اوقات مفہوم بھی غلط ہوتا ہے۔ اور پھر اس پر تکبرانہ انداز...... اللہ کی پناہ......!!

ہم الزام ان پہ رکھتے تھے
قصور اپنا نکل آیا

حکیم صاحب کی خیانتیں ملاحظہ ہوں......

بات ہو رہی تھی ''صلاۃ الرسول'' کے صفحہ ۳۲ پر حدیث لکھی ہے۔ صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ کا ترجمہ مولانا صادق صاحب نے کیا ہے:

''تم بعینہٖ اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا''
(صلاۃ الرسول، ص ۳۲)

غور کیا تو دیکھا کہ حدیث میں ''بعینہٖ'' کا کہیں لفظ نہیں ہے۔ لگتا ہے یہ لفظ ''بعینہٖ'' اپنی طرف سے بڑھایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی مسلمان کی نماز آنحضور ﷺ کے طریقے پر ثابت کرنا محال ہوگا۔ اس وجہ سے کہ کسی فردِ اُمت کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ ''بعینہٖ'' آنحضور ﷺ کی نماز پڑھ سکے۔

کیا کسی فرد اُمت کو آنحضور ﷺ کا خشوع اور خضوع اور نماز والی کیفیت ہزار کوشش کے باوجود بھی میسر ہوسکتی ہے؟ کبھی نہیں...... اس کا مطلب یہی ہوا کہ مولانا صادق صاحب کے حدیث رسول ﷺ کے ترجمے میں اپنی طرف سے اس ''اضافہ'' کے بعد اللہ کے رسول ﷺ کی اس حدیث پر کبھی مسلمانوں کا عمل نہیں ہوا اور نہ ہی ہوسکتا ہے (احادیث رسول ﷺ کا من مانا ترجمہ کرنا اور مطلب بیان کرنا مستقل گمراہی ہے۔ اسی لیے دین کا صحیح فہم میسر نہیں ہوتا) بقول شاعر

اتنی نہ بڑھا پاکئی و داماں کی حکایت
اپنے کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

قرآن وحدیث کا من مانہ ترجمہ

اسی حدیث (**صلوا کما رائیتموتی اصلی**) کا ترجمہ ان ہی صادق صاحب نے اپنی دوسری کتاب ''سبیل الرسول'' میں کچھ یوں کیا ہے:

ترجمہ:۔نماز پڑھو (اے مرد اور عورتوں) جس طرح میں پڑھتا ہوں'' (سبیل الرسول ص ۱۹۸)

یہاں پر صادق سیالکوٹی صاحب نے ''بعینہٖ'' کا لفظ اُڑا کر عورتوں کا ترجمہ اپنی طرف سے گڑھ لیا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ صادق یعنی سچا۔ پر یہ کون سی سچائی ہے۔ جس کتاب کو میں اپنے لیے ''نسخۂ اکسیر'' تصور کررہا تھا اس کا یہ حال......!!

اطاعتِ رسول ﷺ

اسی طرح کی بداحتیاطی حدیث کے ساتھ ساتھ قرآن کی آیات کے مفہوم میں بھی برتی گئی۔ مثلاً صادق صاحب اس کتاب کے صفحہ ۳۳ پر قرآن کی آیت **من یطیع الرسول فقد اطاع اللّٰہ** کا ترجمہ کرتے ہیں۔

''خدا کے حکم کی تعمیل صرف اطاعت رسول کی صورت میں ہی تعمیل ہے۔'' (صلاۃ الرسول ص ۳۳)

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس پوری آیت میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ ''صرف'' کیا جائے یہ صادق صاحب کا اپنا اضافہ ہے۔ اور اس کے بعد جو انہوں نے مفہوم بیان کیا

ہے وہ بھی غلط ہے۔ دراصل آیت کا صرف اتنا ترجمہ ہے۔

صحیح ترجمہ:''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی'' یعنی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والا اللہ کا مطیع اور فرمان بردار ہوگا۔ اور یہ مفہوم واضح ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے مگر یہ کہنا کہ خدا کے حکم کی تعمیل ''صرف'' اطاعت رسول کی صورت میں ہوگی۔ صحیح نہیں۔ (کتاب: صلاۃ رسول ﷺ کے بارے میں، مولانا غازیپوری صاحب مدظلہٗ عالیہ)

بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **من اطاع امیری فقد اطاعنی** یعنی''جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔'' اب اس کا اگر کوئی یہ ترجمہ کرے کہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کی تعمیل صرف، اطاعت امیر کی شکل میں ہے تو یہ جہالت کی بات ہوگی۔ چہ جائیکہ خدا کے حکم کی تعمیل جس طرح اطاعت رسول میں ہے۔ اسی طرح اطاعت صحابہؓ میں بھی ہے۔ اسی طرح اطاعت فقہاء اور مجتہدین میں بھی ہے۔ اسی طرح صدیقین، شہداء وصالحین میں بھی ہے۔

نہ شکوہ مجھ کو اپنوں سے نہ شکوہ مجھ کو غیروں سے
مجھے شکوہ ہے مالی سے، چمن جس نے اجاڑا ہے

اطاعتِ اُولی الامر

قرآن کریم کی متعدد آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے علاوہ امت میں جو مقتدی وفقہاء و ارباب اصل وعقد ہیں اور عوام کے لیے اللہ نے ان کی بھی اطاعت کو واجب کیا ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول واولی الامر منکم

ترجمہ:''اے مؤمنو، اللہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی اور اُن کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب امر ہیں۔'' (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جس طرح اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو واجب کیا ہے اسی طرح عام حالات میں ''اولی الامر'' کی بھی اطاعت کو عام مسلمانوں کے لیے واجب کیا ہے۔ پر یہ ''اولی الامر'' ہیں کون؟؟

اھلِ الفقہ والدین

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں یعنی اھل الفقہ والدین یعنی اولی الامر سے مراد اہل فقہ اور اہل دین ہیں۔ (مستدرک حاکم ج۲ص۱۲۲)

کہا ہے نبی ﷺ نے کب یہ بھلا
کہ اصح ہے بخاری قرآں کے سوا
تبھی تو ہے تقلید سے تو خفا
اولولامر سے گیا تو نظریں ہٹا

قرآن ہی میں ہے"واتبع سبیل من اناب الی"

یعنی"ان کی اتباع کرو جولوگ میری طرف رجوع کریں" اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو بندگانِ خدا اللہ کی طرف انابت اور رجوع اختیار کرنے والے ہوں یعنی جو اپنے عمل میں رضا خداوندی کے خواہاں ہوں، عام مسلمانوں کو ان کی اقتدا و پیروی کرنی لازم ہے۔

قرآن مجید میں انہیں کہیں رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کا پروانہ ملا اور کہیں مھتدون، مفلحون، راشدون، فائزون وغیرہ القاب سے نوازا گیا۔ ان کی حیات طیبہ کو پڑھنا، سننا، عملاً اختیار کرنا اور دوسروں کو اس پر لانے کی فکر وسعی کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ جبکہ کفر والحاد سے گھری ہوئی زندگی میں ہم اس سے بہت دور ہو چکے ہیں۔

دلیل زندگی وہ ہے کمال بندگی وہ ہے
کوئی بھی دور ہو اس میں معراج آدمی وہ ہے
وہ ہی تو دین و دنیا ہے جو باتیں آپ ﷺ نے کہیں
حدیث پاک کہلائیں جو باتیں آپ ﷺ نے کہیں

کیا خلفاء راشدین کا قول وعمل بھی سنت ہے؟

سنت جس طرح آپ ﷺ کا عمل اور طور طریق ہوتا ہے۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے قول وفعل اور ان کے طور وطریق پر بھی شریعت میں سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

اور بحکم حدیث نبوی ﷺ

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ المھدیین (مسند احمد۴/۱۲۷۔ابو داؤد

۲/۲۸۷۔ترمذی۱/۹۶۔ابن ماجہ ۱/۵۔ مشکوٰۃ۱/۳۰، صحیح ابن حبان۱۰۲۔ اتباع السنن للمقدسی۱/۷۹)

ترجمہ:"تم پر لازم ہے کہ میرے طریق اور میرے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے طریق کو اپناؤ اور اسے دانتوں سے (مضبوطی سے) تھام لو"

سنت (طریق) کیا ہے؟

سنت دین کا وہ پسندیدہ معمول ومروج طریق ہے جوخواہ نبی علیہ صلاۃ وسلام سے ثابت ہو یا آپ کے صحابہؓ سے ثابت ہو۔ اس کی دلیل نبی اکرم کا ارشاد ہے جو اوپر گذر چکا۔

سنت اور چیز ہے ثبوت اور......

معلوم ہوا سنت کے لیے اس کا رائج ہونا اور عادت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً عبادت مبارکہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی تھی۔ یہی سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ کبھی ایک کپڑا بھی پہنتے کبھی دو مگر عادت مبارک تین تین کپڑوں کی تھی۔ تہ بند قمیص اور عمامہ تو تین کپڑوں کو سنت کہا جائیگا۔

علیکم بسنتی ہے نہ کہ علیکم بحدیثی......

۱۔ بخاری ومسلم میں حدیث موجود ہے کہ آپ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے۔ جوتے اُتار کر نماز پڑھنے کی حدیث بخاری ومسلم میں بالکل ہی نہیں ہے۔ لیکن کیونکہ جوتے اُتار کر نماز پڑھنا حضور ﷺ کی عادت مبارک تھی۔ اس لیے اُمت نے آپ ﷺ کی اسی عادت کو اپنایا اور اسی لیے ہم آپ ﷺ کی سنت کے مطابق جوتے اُتار کر نماز پڑھتے ہیں اگرچہ جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی احادیث بخاری ومسلم میں موجود ہیں۔ یہ ہے سنت اور حدیث (ثبوت) میں فرق۔

اقوال و عمل سب حجت ہیں میرے آقاؐ کے میرے مولیٰؐ کے
ہے فرق حدیث اور سنت میں سمجھیں یہ حقیقت لازم ہے
(سید سلیمان گیلانی)

۲۔ حضور ﷺ نے تو فرمایا کہ میری سنت کو اپنانا جبکہ آج کل شوروغل ہے کہ حدیث پر عمل کرو حدیث پر......! اسی طرح کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی حدیث بخاری

وسلم میں موجود ہے جبکہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث بخاری ومسلم میں بالکل ہی نہیں۔ لیکن سنت بیٹھ کر پیشاب کرنا ہی ہے۔

۳۔ بالکل اسی طرح وضو کے بعد بیوی سے بوس وکنار کرنا ثابت ہے لیکن وضو میں کلی کرنا آپ کی عادت تھی۔ اس لیے کلی کو سنت کہا جائے گا نہ کہ بوس وکنار کو......

۴۔ نماز میں بچی کو اُٹھا کر نماز پڑھنا ثابت ہے مگر عادت نہ تھی اس کے برعکس نماز کے رکوع سجود میں تسبیحات پڑھنا عادت تھی اس کو سنت کہا جائیگا۔

۵۔ بیوی سے روزہ میں بوس وکنار ثابت ہے مگر عادت نہ تھی ہاں روزہ کے لیے سحری کھانا آپ کی عادت مبارک تھی اس لیے اسے سنت کہا جائیگا۔

اسی طرح بہت سارے مسائل ہیں جو کتب، حدیث میں تو ہیں لیکن سنت نہیں۔ ان کو حدیث کہیں گے۔ اور آپ کا فرمان علیکم بسنتی ...... ہے نہ کہ علیکم بحدیثی ......

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

نبوی ﷺ وصیت، زمانۂ اختلاف میں خلفاء راشدین کے عمل کو تھامنا

معلوم ہوا خلفاء راشدین کی سنت پر بھی عمل کرنا مسلمان کے لیے لازمی ہے۔ مگر غیر مقلدین اس قول کے بالکل منکر ہیں۔

''صلاۃ الرسول ﷺ ص۴'' پر رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے عنوان کے تحت حضرت عرباض بن ساریہؓ کی ابو داؤد اور ترمذی سے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آنحضور ﷺ کی اس وصیت کا بھی ذکر ہے کہ میرے بعد تم لوگ بہت اختلاف دیکھو گے۔

''فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ''

''تم لوگ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، جو ہدایت یافتہ ہیں۔ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامو اور اسے دانتوں سے پکڑو۔''

● ''صلاۃ الرسول ﷺ صفحہ ۱۵'' پر خلفائے راشدین کی 'سنت' جس کا حدیث میں 'بطور خاص' ذکر ہے اس کا نام لینا بھی صادق صاحب کی صداقت نے گوارا نہیں کیا۔ اسی ایمانداری کے ساتھ یہ بیچارے مسلمانوں کو صلاۃ الرسول کی تعلیم دیں گے۔

حدیث پاک میں اختلاف کے وقت خلفائے راشدین کی سنت کو بطور خاص مضبوطی سے تھامنے اور دانتوں سے پکڑنے کا آپ ﷺ 'امر' فرما رہے ہیں۔ مگر غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا بدعت ہے۔

انہیں بدگمانی سے فرصت کہاں کہ اصحابؓ کا وہ کریں
احترام
بجز بدزبانی نہ سیکھا ہے کچھ لگائیں وہ کیونکر زباں کو لگام

کتاب ''صلاۃ الرسول'' مولانا صادق سیالکوٹی نے لکھی یہ پکے غیر مقلد تھے۔ پھر اس کتاب کے حاشیے بھی لکھے گئے اور لکھنے والے بھی غیر مقلد تھے۔ میں نے دیکھا کہ تینوں میں سے کوئی ایک ہی حدیث کو صحیح کہہ رہا ہے۔ کوئی حسن تو کوئی ضعیف تو کوئی سخت ضعیف کہہ رہا ہے حالانکہ وہ سخت ضعیف احادیث ہمارے عمل میں تھیں......!!

ادھر سلفی اُدھر سلفی کے مانیں کیسے چھوڑیں
اسے مانا نہیں جاتا اسے چھوڑا نہیں جاتا

ادھر بھی سلفی اُدھر بھی سلفی۔ کس کی مانیں؟

یہ الگ بات ہے کہ اہلِ حدیث حضرات اپنی ہر کتاب میں یہ باور کراتے ہیں کہ یہ کتاب صحیح احادیث پر مشتمل ہے نتیجۃً اُنکا اندھا مقلد اُس کتاب کی ہر حدیث کو صحیح سمجھ کر دوسروں پر حدیث کی مخالفت کے فتوے داغنے لگ جاتا ہے۔

میں نے دیکھا کہ ان کے ہر عالم کی آواز دوسرے عالم سے جدا ہے۔ یہی ''صلاۃ الرسول ﷺ'' سیالکوٹی کی (۲۶) ضعیف حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار شواہد کی بنا پر صحیح کہتا ہے تو دوسرا حاشیہ نگار انہی (۲۶) ضعیف حدیثوں کو انہی شواہد کی بنا پر حسن کہتا ہے۔

صلاۃ الرسول ﷺ کی (۲۴) ضعیف حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار شواہد کی بنا پر صحیح یا حسن کہتا ہے تو دوسرا حاشیہ نگار ان شواہد کو نظر انداز کرتے ہوئے ان (۲۴) احادیث کو ضعیف کہتا ہے۔

ہر ایک سے پوچھتے پھرتے ہیں یہ تیرے خانہ بدوش
کہ یہ عذاب در بدری کس کے گھر رکھا جائے

☆ صلاۃ الرسول ﷺ کی (۱۷) حدیثوں کو ایک حاشیہ نگار صحیح کہتا ہے تو دوسرا انہیں

حسن کہتا ہے۔

☆ صلاۃ الرسول ﷺ کی (۳۳) حدیثوں کو ایک حسن کہتا ہے اور دوسرا ضعیف

☆ صلاۃ الرسول ﷺ کی (۳۲) حدیثوں کو ایک صحیح کہتا ہے اور دوسرا ضعیف

☆ صلاۃ الرسول ﷺ کی (۷) حدیثوں کو ایک صحیح کہتا ہے اور دوسرا حسن جبکہ تیسرا ضعیف کہتا ہے۔

نماز کی مستند کتاب۔ اور ۱۵۵ ضعیف احادیث!

الغرض خود اہل حدیث سکالرز کی تحقیق کے مطابق سیالکوٹی صاحب کی صلاۃ الرسول ﷺ ''میں ضعیف حدیثوں کی مجموعی تعداد ''۱۵۵'' ہے۔ (صلاۃ الرسول حاشیہ نگار: (۱) حاشیہ لقمان سلفی، (۲) القول المقبول، (۳) تسہیل الوصول)

صلاۃ الرسول ﷺ کے ایک حاشیہ نگار سندھو صاحب نے سیالکوٹی صاحب کا عذر یوں پیش کیا کہ ''موصوف جس ماحول میں تھے اس میں صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز بہت کم کی جاتی تھی اور ضعیف احادیث سے حجت لینے اور ان پر عمل کرنے سے بہت کم اجتناب کیا جاتا تھا۔'' (القول المقبول ص ۱۴)

گویا ساٹھ (۶۰) سال سے غیر مقلد اہل حدیث حضرات ان ضعیف حدیثوں پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن میں سوچتا کہ: اب ان (۱۵۵) ضعیف حدیثوں کے تعین کے باوجود ''صلاۃ الرسول ﷺ'' اسی طرح چھپ رہی ہے گویا موصوف سیالکوٹی صاحب والا ماحول تاحال جوں کا توں ہے لیکن دعویٰ پھر بھی صرف صحیح حدیثوں پر عمل کا ہے۔

نہ بدلا وہ نہ تم بدلے نہ یاران سخن بدلے
میں کیسے اعتبار انقلاب آسماں کر لوں

جو مر چکے ان کا کیا ہوگا؟؟

میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ جو غیر مقلد انہی ضعیف حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے مرچکے ہیں ان کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ جبکہ انہیں تو یہ باور کرایا گیا تھا کہ اس کتاب میں صحیح حدیثیں ہیں اور ضعیف حدیثوں پر عمل کرنا صرف

حنفیوں کا کام ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ اپنا آنگن بھی ضعیف حدیثوں سے بھرا ہوا ہے؟ چلو رات گئی بات گئی۔ لیکن اب کیا ہوا ہے ابھی تک اس کی اشاعت بڑے زور و شور سے ہو رہی ہے اور ہر گھر کی زینت بنا ہوا ہے!!!

یہ جو تھوڑی تفصیل میں نے صلاۃ الرسول کے بارے میں لکھی ہے۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں وہ کون سی احادیث ہیں۔ اور کس کس نے ان کو صحیح یا ضعیف قرار دیا ہے...... تو آپ مزید مطالعے کے لیے صرف صلاۃ الرسول نہیں باقی بھی غیر مقلدین کی کتابوں کی حقیقت جاننے کے لیے اتحاد اہل سنت سے رابطہ کریں اور خاص طور پر ان (۱۵۵) ضعیف احادیث جن پر بڑے فخر سے غیر مقلد عمل پیرا ہے۔ ان کی تفصیل آپ چھپے راز سیریز (۵) اور صلاۃ الرسول کے بارے میں مولانا ابوبکر غازیپوری کی کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

نرالے ہیں زمانے سے یہ سلفی مجتہد سارے
احادیث ضعیفہ سے خود استدلال کرتے ہیں
اگر کوئی دوسرا اپنائے ایسی ہی روایت کو
تو اس کے سب دلائل کا استحصال کرتے ہیں

اپنے مطلب کی...... (میٹھا ہپ ہپ کڑوا تھو تھو)

میں نے دیکھا کہ صرف ضعیف احادیث نہیں پر ترجموں میں بھی ڈنڈیاں مارتے ہیں اور پوری آیت یا پوری حدیث بیان نہیں کریں گے اس میں سے صرف اپنے مطلب کی بات بیان کر کے اپنے اندھے مقلدوں کو خوش کرتے ہیں۔ اور عجب یہ کہ پھر ان کی کتابوں میں حوالے صحیح بخاری اور مسلم کے جب اصل عبارت لے کر پڑھیں۔ تو بات کا مطلب ہی اور نکل جاتا۔ جس طرح دعاء قنوت نازلہ والی احادیث دعاء قنوت وتر میں قیاس کرلیں عوام بھی آنکھیں بند کر کے عمل جاری رکھے ہوئے ہے اور عمل اب ایسا پکا ہو چکا ہے کہ اب صحیح بات بھی ان کو غلط لگتی ہے۔

جن کو حاصل بصیرت نہ نور نظر
اُن کے آنگن کا چندنا فریب نظر

طریقۂ قنوتِ وتر کو قنوت نازلہ پر قیاس......!

غیر مقلد حضرات عام دعا کی طرح ہاتھ اُٹھائے ہوئے قنوت وتر پڑھتے ہیں...... ''صلاۃ الرسول ﷺ '' میں سیالکوٹی صاحبؒ نے تو اس کی کوئی دلیل نہیں لکھی، اور عجیب بات ہے کہ ان کی دوسری کتابوں میں بھی اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی اور مجھے خود بھی کوئی واضح حدیث اس سلسلے میں نہیں ملی۔ بلکہ:

۱۔ اہل حدیثوں کی ایک اور معتبر کتاب ''مسنون نماز'' میں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ ''دعائے قنوت وتر میں ہاتھ اُٹھانے کی صراحت نبی ﷺ سے منقول نہیں، تاہم قنوت نازلہ پر قیاس کریں (مسنون نماز ص ۸۴)

۲۔ جماعت الدعوۃ کے ترجمان ''مجلۃ الدعوۃ'' میں ہے:

''جو لوگ قنوت وتر ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں وہ اُسے قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں'' (مجلۃ الدعوۃ ص ۵۰۔ اپریل ۱۹۹۳ع)

۳۔ یہی بات اہل حدیثوں کی کتاب ''حی علی الصلوٰۃ'' میں لکھی ہے (حی علی الصلوۃ ص ۵۳)

۴۔ یہی بات اہل حدیثوں کی کتاب ''نماز نبوی ﷺ '' (مطبوعہ ۱۹۹۸) میں ہے۔ (نماز نبوی ﷺ ص ۲۳۷)

الغرض دوسروں کو قیاس پر عمل کرنے کا طعنہ دینے سے پہلے ذرہ اپنے گریباں میں بھی جھانک لیں۔

۵۔ اہل حدیثوں کی معتبر کتاب ''تسہیل الوصول'' مطبوعہ ۲۰۰۵ میں ہے۔''

''بہتر یہ ہے کہ قنوت وتر میں ہاتھ نہ اُٹھائے جائیں'' (تسہیل الوصول ص ۲۹۷)

پھر بھی مسجد میں اس بہتر طریقہ پر عمل کیوں نہیں ہو رہا شاید فرقہ پرستی ہے یا تقلید یا تعصب! یہ سب حوالے اہلِ حدیثوں کی کتابوں کے ہیں بھائیو! اپنے عالموں کی تو مانو!

ضد کا عالم یہ ہے کہ اگر ہم حدیث لکھیں گے بھی تو کہیں گے، ضعیف ہے۔ ان کا بھی رٹا لگا ہوا ہے۔ ضعیف ہے ضعیف ہے۔ اگر ان کے اپنے ہی عالم کی تحقیق دکھائیں تو کہیں گے ہم اس کے مقلد تھوڑے ہی ہیں......!؟

صد حیف جن کے دم سے پریشاں ہے آدمی
سب کی نگاہ میں ہے وہی محترم یہاں (حبیب جالب)

وتر میں قنوت رکوع سے پہلے یا بعد میں......!؟ (غیر مقلدین کی کتابوں سے)

اہل حدیثوں کی اپنی کتابوں میں واضح لکھا ہے کہ وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت صحیح ہے۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱۔ ''نماز نبوی'' مطبوعہ ۱۹۹۸ء میں ہے کہ ''وتر میں رکوع کے بعد قنوت کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ لہٰذا صحیح طریقہ یہ ہے کہ وتر میں قنوت رکوع سے پہلے (قبل) کیا جائے۔ (نماز نبوی ص ۲۳۶)

۲۔ ''مسنون نماز'' مطبوعہ ۲۰۰۰ء میں دارالسلام شعبہ تحقیق وتالیف کے ڈائریکٹر لکھتے ہیں کہ ''تاہم دعائے قنوت جو وتر کی ہے وہ رکوع سے قبل ہے'' (مسنون نماز ص ۸۴)

۳۔ ''الاعتصام'' رسالہ میں ہے۔ ''ان روایات وشواہد کا تقاضا یہ ہے کہ نماز وتر میں قنوت رکوع سے پہلے ہونی چاہیے'' (ص ۲۰، ۲۵ رجب ۱۴۱۲ھ) آگے لکھتے ہیں کہ ''وتر میں قنوت کے متعلق ہمارا رجحان بھی یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہونی چاہیے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا اس کے متعلق کھلا فرمان اور واضح عمل ہمارے لیے قطعی فیصلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بیشتر صحابہ کرامؓ سے بھی یہی بات منقول ہے۔'' (الاعتصام ص ۱۸۔ ۱۴ فروری ۱۹۹۲ء)

۴۔ اہل حدیثوں کے ''الدعوۃ'' رسالہ کے مفتی صاحب لکھتے ہیں ''اس روایت سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو دعا ہنگامی حالات میں مسلمانوں کی خیر خواہی اور کفار و دشمنان اسلام کے لیے بددعا کے طور پر کی جاتی ہے وہ رکوع کے بعد ہے جسے قنوت نازلہ کہا جاتا ہے، اور جو دعا رکوع سے قبل مانگی جاتی ہے وہ قنوت وتر ہے (الدعوۃ ص ۵۰۔ اپریل ۱۹۹۳ء)

وتروں میں دعائیں مانگی تھیں آقا نے جھکنے سے پہلے
کچھ لوگوں کو منظور نہیں بے باک بخاری کی باتیں

واضح حدیث۔صحیح بخاری شریف (قنوتِ وتر رکوع سے پہلے)

''حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے قنوت کی بابت پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ قنوت ثابت ہے۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے پڑھیں یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کا کہا ہے (تو) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے بہت جھوٹ کہا۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی (مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ اس لیے حضرات صحابہؓ بھی رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے) (صحیح بخاری، القنوت قبل الرکوع)

الغرض گذشتہ چند سالوں میں اہل حدیث علماء نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے کہ قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنا ضعیف اور رکوع سے پہلے پڑھنا صحیح ہے لیکن میرے ذہن میں یہی سوال اُٹھتا ہے کہ ہماری اہل حدیثوں کی مساجد میں آج تک اس صحیح طریقہ پر عمل شروع نہیں ہوا......آخر کیوں......!؟

بنتے ہو وفادار وفا کر کے دکھاؤ
کہنے کی زباں اور ہے کرنے کی زباں اور

ضعف ظاہر نہ کرنا......امانت یا خیانت......!؟

مولانا صادق سیالکوٹی صاحب نے اپنی کتاب ''صلاۃ الرسول'' کے آخر میں دعائیں اوراذکار کے بیان میں جواحادیث ذکر کی ہیں ان میں سے متعدد ضعیف اور بعض سخت ضعیف ہیں، غیر مقلد عالم عبدالرؤف صاحب نے اپنی ''محقق صلوٰۃ الرسول'' میں اس کو واضح کردیا ہے۔مگر صادق صاحب نے کسی ایک حدیث کے بارے میں نہیں فرمایا کہ وہ ضعیف ہے کیا ایسا کرنا صادق صاحب جیسے اہلحدیث لوگوں کے لیے مناسب تھا......!؟

میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں کہ کسی کو ضعیف کہوں یہ جو پیش کر رہا ہوں یہ اہل حدیثوں کے اپنے ہی علماء نے فتویٰ لگائے ہیں۔ میں تو صرف پردہ اُٹھا رہا ہوں۔

فضائل اعمال اور ضعیف احادیث

شیخ الحدیث حضرت مولانا ذکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل اعمال اور دیگر فضائل کی

کتابوں میں ضعیف احادیث کو ذکر کر کے بتلایا ہے کہ فلاں حدیث ضعیف ہے، لیکن ان کی ان کتابوں کے خلاف غیر مقلدین شور مچاتے ہیں کہ فضائل اعمال کی کتابیں ضعیف احادیث سے بھری ہیں......مگر صادق صاحب کے بارے میں پاک و ہند کا ایک غیر مقلد بھی لب کشا نہیں ہوتا کہ وہ یہ بتلائے کہ صادق صاحب نے اپنی اس مسئلے مسائل اور نماز سکھلانے والی کتاب میں پچاسوں حدیثیں ضعیف بلکہ سخت ضعیف بلکہ بعض موضوع احادیث بھی ذکر کی ہیں۔کیا انصاف اسی کا نام ہے!؟! (صلاۃ الرسول ﷺ کے بارے میں، ص۴۹)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یسنفرفون واذا کالو هم او وزنو هم یخسرون۔

''یعنی ہلاکت ہو ایسے لوگوں کے لیے جب دوسروں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب خود ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر کے دیتے ہیں۔'' (القرآن)

بقول شاعر:

علم و عمل کی یہ کوتاہی، قلب و نظر کی یہ گمراہی
آج کا انسان توبہ توبہ! کتنا ہے انجام سے غافل

فرقوں سے بیزار ہو کر اہلِ حدیث ہوا پر یہاں تو......

میں تو دنیوی و اخروی زندگی کو تابناک و خوشنما بنانے کے لیے اور احادیث میں منقول قرب قیامت میں ظاہر ہونے والے فتنوں سے دور رہنے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے اورفرقوں سے بیزارہو کر "اہل حدیث" بنا مگر یہاں تو ماجرہ ہی کچھ اور ہے۔

عجب الجھن میں ہے درزی جو کف ٹانکہ تو چاک اُدھڑا
ادھر ٹانکہ اُدھر ادھڑا، اُدھر ٹانکہ ادھر اُدھڑا

معیارِ حق......کون؟

اگر ''معاذ اللہ'' صحابہ اکرامؓ جو کہ ''معیارِ حق'' ہیں جن کی وجہ سے دین اسلام کی صحیح

سمجھ ہم تک پہنچی۔ جن کے شب و روز کے معمول۔ اٹھنا بیٹھنا اور مقصد حیات صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی تھی۔ اور اللہ پاک نے بھی اُن کو اپنی رضا کا پروانہ دیا۔ پھر تیرھویں صدی میں انگریز کے دور میں پیدا ہونے والا پودا جس کی عمر قریب ۱۲۵ سال ہے۔ وہ یہ جرأت کرے اور راست باز و ایماندار۔ تقویٰ کے پیکر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو بدعتی قرار دے...... صد افسوس! ایسی واحیات سوچ پر......! میرے سامنے جب یہ سب راز افشاں ہو رہے تھے یہ شعر لب پر رواں ہوا کہ:

جو پھول کل تک سکونِ دل تھے
انہیں سے شعلے برس رہے ہیں
کہ جو مناظر تھے روح پرور
وہ ناگ بن بن کے ڈس رہے ہیں

ہمیں تو اس دو کھے میں رکھا گیا کہ دیکھو جی!

اہل سنۃ والجماعت (امام) ابو حنیفہ کو امام اعظم کہتے ہیں جبکہ سب سے بڑے امام تو حضور اقدس ﷺ ہیں۔ توبہ! توبہ! اھل سنۃ والجماعت بڑے گستاخ ہیں جی۔ اُمتی کا درجہ نبی ﷺ سے بڑھاتے ہیں۔ حقائق سے ناواقف بھولے بھالے عوام ان کی فریب کاری کے جال میں آکر کہتے ہیں کہ واقعی غیر مقلدین (اہلِ حدیث) کا مسلک سچا اور حق ہے۔

واقعہ نمبر ۹۔ حقیقت سے بے خبر دیندار لوگ......

مجھے تو اُس دن بڑی حیرانی ہوئی۔ میں اپنے ایک اہل حدیث رشتہ دار کے ساتھ حیدر آباد کی براج کالونی میں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک عمر رسیدہ سفید ریش دیندار اور دنیا کے لحاظ سے شاید یونیورسٹی سے پروفیسر ہو کر رٹائرڈ۔ علم و فہم والا بندہ ملا۔ کوئی بات ہوئی تو اس پروفیسر حنفی نے کہا۔ (جس نے پوری زندگی حنفیت میں گذاری) کہا یار تم لوگ بالکل صحیح ہو۔ اہل حدیث ہی صحیح ہیں۔ ہمارے لوگ تو بس بزرگوں کی باتیں کرتے ہیں۔ آتا جاتا کچھ نہیں۔ نہ قرآن کا فہم نہ حدیث کا پتہ اصل تو قرآن اور حدیث ہی ہیں نہ...... تم لوگ واقعی صحیح ہو...... وغیرہ۔ وہ اہل حدیث رشتہ دار خوشی سے کہنے لگا۔ الحمدللہ اور پھر نہ جانے یہ روایت اور صحیح ہونے کی سند اور کس کس کو سنائی ہوگی......

ہم تو صرف حنفیوں کو ''سُنی'' سمجھتے تھے

سچ پوچھیں تو مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اہل سنۃ والجماعت میں چاروں ائمہ مجتہدین (امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) آتے ہیں۔ اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے یہاں ۸۰٪ فیصد لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے...... ہم تو صرف حنفیوں کو ہی اہل سنت والجماعت سمجھتے تھے۔ ہم نے تو پاکستان کے صوبہ سندھ کے ایک چھوٹے شہر ھالا میں آنکھ کھولی۔ اور آس پاس تین قسم کے لوگ (فرقے) دیکھے۔ (سنی، وہابی، شیعہ) اس کے علاوہ تو کچھ بھی پتہ نہیں تھا...... شیعیت سے تو کنارہ کشی رہی باقی رہے، ''سنی اور وہابی'' جس میں سنیوں کے بارے میں بھی مشرک، بدعتی کے فتوے بچپن سے سنتے رہے کہ یہ قبروں سے مانگتے ہیں جس طرح ہندوں بتوں سے مانگتے ہیں اور شیعہ گھوڑے (ذوالجناح) علَم، تیج، تازیے اور تابوت سے مانگتے ہیں۔ یہ سنی تو اولیاء اللہ سے مانگتے ہیں۔ اللہ سے نہیں مانگتے۔ جس طرح شیعہ حضرت علیؓ سے مدد مانگتے ہیں یہ نبی سے اور غوث پاک سے مدد مانگتے ہیں۔ قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔ طواف کرتے ہیں۔ قبروں کو نہلاتے ہیں۔ گیارھویں، تیجہ، چالیسواں وغیرہ کرتے ہیں اور تو اور جس طرح عیسائی (مسیح) اپنے نبی حضرت عیسیٰؑ کی سالگرہ ''کرسمس ڈے'' کے نام سے مناتے ہیں (نعوذ باللہ ذالک۔ اللہ کو بیٹا پیدا ہوا۔) اور یہ سنی پیارے نبیؐ کی سالگرہ ''عید میلاد نبیؐ'' کے نام سے مناتے ہیں۔ مسیحوں کی مدد کے لیے حضرت عیسیٰؑ آتے ہیں شیعوں کے لیے حضرت علیؓ تو سنیوں کے لیے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بذات خود مدد و برکت کے لیے تشریف لاتے ہیں (نعوذ باللہ)

نہ تھی جب اپنے حال کی خبر
دیکھتے رہے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی جب اپنے گناہوں پر نظر
تو نگاہ میں کوئی اور برا نہ رہا (اقبالؔ)

میلاد شریف: (کیا اہلِ بیتؓ یا خلفاء راشدین نے منایا؟)

اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ صدیوں سے ربیع الاول آتا اور جاتا رہا ہے۔ کسی نے کیا پایا اور کیا کھویا۔ ذرا غور کریں۔ اکثریت ان حضرات کی جو اس حقیقی پیغام کے بجاء نامناسب کاموں کی دعوت دیتے ہیں جو سراسر مزاج اسلام کے خلاف ہے۔ اللہ کے

رسولؐ کے محبوب یار غار حضرت ابو بکر صدیقؓ جو خلیفہ اول قرار پائے۔ ان کی حیات میں رحمت عالم کے دارفانی کے انتقال کے بعد دو دفعہ ربیع الاول کا مہینہ آیا۔ انہوں نے ۱۱ لاکھ مربع میل تک اپنے محبوبؐ کا پیغام پھیلایا۔ پھر ان کے بعد فاروق اعظمؓ کی حیات میں دس مرتبہ یہ مہینہ آیا۔ جنہوں نے اسلام کا جھنڈا گیارہ لاکھ مربع میل کی سرحدوں سے لے کر ۲۲ لاکھ مربع میل تک پھیلایا۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں بارہ مرتبہ یہ ماہ مبارک آیا تو انہوں نے ۲۲ لاکھ مربعہ میل سے لے کر ۴۴ چوالیس لاکھ مربع میل تک اسلام کو وسیع کر دیا۔ حیدر کرارؓ کے زمانہ خلافت میں پانچ (۵) مرتبہ یہ مہینہ آیا تو انہوں نے پیغامِ حق پھیلانے میں پوری ہمت کو صرف کرتے ہوئے جام شہادت لبوں سے لگایا۔

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے (اقبالؔ)

بارہ ربیع الاول...... ولادت یا وفات کا جشن؟

اہلِ بیتؓ وصحابہؓ ان نفوسِ قدسیہ سمیت خیر کے زمانے میں ایسے تمام حضرات کی سیرت ہمارے سامنے ہے...... نہ تو انہوں نے محبت وعشق کے نام پر نئے نئے طریقے رائج کئے اور نہ ہی حقیقی پیغام کو جاننے، سمجھنے اور پھیلانے کے سوا کوئی دوسرا طرزِ حیات اختیار کیا...... حالانکہ ان کی محبت وعشق بلا شبہ وشک مسلم ہے۔

خود بریلوی مکتبہ فکر کے موجد احمد رضا خان بریلوی بھی رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول کے قائل نہیں۔ مختلف اقوال ہیں جن میں زیادہ تر قول ۸، ۹ ربیع الاول کا ہے البتہ وفات کی تاریخ پر سب جمہور متفق ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ہی ہوئی ہے (تحقیق احمد رضا بریلوی ص ۱۲، ۱۳، فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۲، ۴۱۵) لہٰذا ذرا غور کریں۔ یہ خوشیاں شاد مانے، فضولیات، اسراف اور یہ محفلیں کیا رسول اللہؐ کی وفات کی خوشی میں ہیں......!؟ ہر کوئی اس بات پر خود گریباں میں جھانک کر فیصلہ کر سکتا ہے۔

مرمریں سے ماتھے پر کیا شکن ہیں زنگیں سے
آپ کا بگڑنا بھی آپ کا سنورنا ہے (عدمؔ)

جشن آمدِ رسول ﷺ منانا کیا مدارِ ایمان ہے؟

صحابہ کرامؓ کی سیرت پر نظر ڈالیں تو حب نبوی ﷺ کے نام پر اس طرح کے میلاد جلوسوں سے ان کی تاریخ یکسر خالی نظر آتی ہے۔ صحابہؓ۔ ازواج مطہراتؓ، اہل بیتؓ حضرات بھی وصال نبوی ﷺ کے بعد عرصہ تک بقید حیات رہے، کسی کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں وہ بات نہ سوجھی جسے آج ہم نے مدار ایمان اور شعار اہل سنت بنا لیا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ صحابہ کرامؓ حضور اقدس ﷺ کا جشن ولادت مناتے، مگر تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین میں سے کوئی اسے نقل نہ کرتا۔ میلاد کے ان جلوسوں کے ناجائز اور خلاف شریعت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کا کوئی ثبوت قرآن وسنت اور خیر القرون میں نہیں ملتا۔

کب تک رہیے گی کتاب سادہ کبھی تو آغاز باب ہو گا
جنہوں نے نئی نسل بگاڑی کبھی تو ان کا حساب ہو گا

اسراف وتبذیر، ریاء ونمود اور نمائشی ومصنوعی اعمال کے بارے میں حضور ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں اہل بدعت کو قیامت کے دن اپنی مسؤلیت کا احساس کرنا چاہیے۔

ولادت نبوی ﷺ کے نام پر بیت اللہ اور مسجد نبوی ﷺ کی نقلیں بنانا، ڈھول پیٹنا، باجے بجوانا، فلمی دھنوں اور گانوں کی طرز پر نعتیں گانا، تاشے پیٹنا، تالیاں بجانا، چمٹے کھڑکانا۔ وغیرہ یہ سب خرافات اور اس قسم کے کئی محظورات ومحرمات ان مذہبی رہنماؤں کے سامنے کئے جاتے ہیں...... وہ ان کو منع کرنا تو درکنار بلکہ خود ان میں شریک ہو کر انہیں سند جواز بخشتے ہیں......

بج رہے ہیں ڈھول تاشے تالیاں چمٹے رباب
کس مزے سے عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر

شیعہ سُنی بھائی بھائی

• ۱۰ محرم الحرام کو سیدنا امام حسینؓ کے روضہ کی شبیہ۔ ذوالجناح سیج وغیرہ کے سائے میں جو بدعات وخرافات کی جاتی ہیں، وہی رسوم وبدعات ۱۲ ربیع الاول کو مسجد نبوی ﷺ اور گنبد خضریٰ کے ماڈلوں کے نیچے انجام دی جاتی ہیں۔ شاید اسی لیے بدعتی علماء یہ نعرے زور و شور سے لگاتے ہیں۔ ''شیعہ سنی بھائی بھائی''۔

دین عقل کے تابع نہیں (موزہ پر مسح)

سیدنا علیؓ فرماتے ہیں اگر دینِ عقل ہوتا تو موزہ کے نیچے کا حصہ مسح کے لیے زیادہ

بہتر تھا حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو موزہ کے اوپر مسح کرتے دیکھا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۴)

معلوم ہوا دین میں عقل سے کسی چیز کا اضافہ کرنا درست نہیں ہے خواہ وہ عیدوں کی تعداد میں ہو یعنی دو عیدوں کے علاوہ تیسری عید منانا ہو یہ شرعاً غلط ہے۔ (راہِ سنت ص ۴۷)

تیرے عاشق تھے صحابہؓ یہ حقیقت ہی تو ہے
کیونکہ معیار، محبت کا اطاعت ہی تو ہے (سلمان گیلانی)

مذہب کے نام پر بے حیائی اور فحاشی

میلاد النبی ﷺ کے مقدس دن میں نوجوان و نوخیز لڑکیوں کا زرق برق لباس میں بازاروں میں گھومنا، بالاخانوں سے برہنہ سر اور بے پردہ جھانکنا اور نوجوان لڑکیوں کا جلوس کے شرکاء پر گل پاشی کرنا مذہب کے نام پر نئی نسل کو بے حیائی اور فحاشی کی تاریکیوں میں دھکیلنے کی سازش ہے، جسے دنیا کے حریص علماء بڑی محنت سے کامیاب بنا رہے ہیں۔ آج کے نوجوان بے عملی کا شکار ہیں تو وہ اپنے لیے حالات کی ناموافقت اور ماحول کی نجاست کا عذر پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن علماء کہلانے والے بھی اگر دنیاداروں کی رو میں بہہ کر دین میں خرافات اور بدعات کو ترجیح دیں تو افسوس اور دعائے ہدایت کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے۔ خدا حقیقت کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نہ شکوہ مجھ کو اپنوں سے نہ شکوہ مجھ کو غیروں سے
مجھے شکوہ ہے مالی سے چمن جس نے اُجاڑا ہے

میلاد النبی ﷺ کی تاریخ۔ مختصر (Just For Knowledge...5)

۱۲ ربیع الاول...... میلاد منانے کی سب سے پہلے شروعات (مصر شہر میں) ۶۰۴ ہجری میں سلطان مظفر الدین کوکبوری نے کی۔ علامہ ذہبیؒ کے مطابق اس بادشاہ نے پہلے سال محفل میلاد پر اُس وقت کے تین لاکھ دینار خرچ کیے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۲۱ ص ۸۶۲)

اصل میں اس بادشاہ کو میلاد شریف منانے کا شوق عیسائیوں کو دیکھ کر ہوا۔ کیونکہ عیسائی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ''برتھ ڈے'' سالگرہ مناتے تھے۔ اگرچہ میلاد منانے کی شروعات ''۷'' ہجری میں ہوچکی تھی لیکن کسی بنی بشر کو یہ مجال نہیں ہوئی کہ اس دن کو ''عید یا

جشن عید میلاد النبی کہے۔ چنانچہ برصغیر میں سب سے پہلے محفلِ میلاد کی ابتداء ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ چودھویں صدی میں اہلِ بدعت نے اس کو عید اور جشن سے منسوب کردیا۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کی ابتدا

جشن کے جلوسوں کی ابتداء ۱۹۲۹ء کو ایک ہندو نومسلم (جس کا اسلامی نام عنایت اللہ رکھا گیا جو کہ پھر حاجی عنایت اللہ قادری ہوگیا یہ شخص جب ہندو تھا تو رام لیلیٰ کا جلوس نکالتا تھا۔) کے ہاتھوں ہوئی ہے اس لیے پہلے دنیا کے کسی کونے میں بھی جلوس نہیں نکالا گیا اور نہ ہی جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے کسی چوراہے پر کوئی مجلس منعقد ہوئی۔ پوری امت مسلمہ کو چھوڑیں بریلویت کے بانی احمد رضا خان بریلوی نے بھی اس پر عمل نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو دلائل سے ثابت کیجئے کہ بریلی کی کون سی گلی میں کس روڈ پر جشن عید میلاد النبی ﷺ کی خان صاحب نے قیادت کی ہے۔ یا کون سے چوک میں اس جشن کا خطاب کیا ہے۔

افسوس کہ بچوں کی نصابی کتب میں بھی تین عیدیں لکھی ہیں

بچوں کی نصابی کتب میں بھی اب تین عیدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ میڈیا پر بھی مسلمانوں کی تین عیدیں منوائی جارہی ہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہ کچھ عرصے بعد اس عید کی بھی نماز نہ شروع ہوجائے...... اللہ پاک ہمیں راہِ حق کی صحیح سمجھ عطا کرے اور استقامت سے اس پر چلائے۔ آمین

یہ دکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی ہم نے
ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ مخلوقات میں اشرف المخلوقات انسان (بشر) ہے۔ لیکن یہ بدعتی سنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نور کی خلق ہے...... جبکہ نبوت کا جو اعلیٰ مقام ہے وہ صرف انسان (بشر) کو ملتا ہے۔

مختصر احوال یہ ہے

۱۔ نور و بشر

رحمۃ اللعالمین ﷺ کو اگر نور مانتے ہیں تو جسم کے معراج کا انکار ہوتا ہے جبکہ ہر مسلمان ہر نماز میں التحیات میں خود یہ بارہا اقرار کرتا ہے کہ اشھد ان محمداً عبدہ۔ (بندہ)

ورسولہ کہتا ہے۔ اس کے علاوہ نور کا کوئی خاندان نہیں ہوتا۔ اور ہمارے اہل بیت رضی اللہ عنہم یقیناً نبی ﷺ کے خاندان میں ہیں۔ لہٰذا خاندان کا بھی انکار ہوتا ہے۔ باقی یہ الگ بات ہے کہ اُن کے نورانی خوبصورت منور جسمِ اطہر سے جو اعمال نکلے وہ سراسر نور ہیں اور وہ قیامت تک اُمت کے لیے نور اور مشعل راہ ہیں۔ اس اعتبار سے آپ صفت میں نور ہیں۔ رحیم بھی ہیں رؤف بھی ہیں۔ وغیرہ

۲۔ حاظر ناظر

اسی طرح اگر نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر مانتے ہیں تو اُن کی مکہ سے حبشہ پھر مکہ سے مدینہ کی ہجرت کا بھی انکار ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ حاضر ناظر ہیں کہ ہر جگہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہماری سب سنتے ہیں اور اس کی عبادت کے لیے ایک خاص مقرر جگہ ہے جس کو مسجد کہتے ہیں جو کہ ہر ملک ہر صوبہ ہر شہر ہر گاؤں اور قصبے میں لاتعداد ملتی ہیں جہاں امت اکٹھے ہو کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے اور فرمایا کہ وہ شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔
مسجدیں تو ہر جگہ حاضر ناظر ہیں پر نبی ﷺ کا روضہ مبارک صرف مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں کیوں ہے......!؟! ہر غریب عامی کی بھی تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی روضۂ اقدس کی زیارت کرے پھر اس غریب نے کیا قصور کیا......!؟! معلوم ہوا کہ حاضر ناظر صرف اور صرف اللہ کی ذاتِ عالی ہے۔

ایک ہے کعبہ میرا اور ایک ہی مسجود ہے
ہر جگہ موزوں نہیں سر جھکانے کے لیے

۳۔ عالم الغیب۔ (علمِ غیب اور اَخبارِ غیب)

اسی طرح اگر نبی ﷺ کو عالم الغیب مانتے ہیں تو پھر وحی (قرآن) کا انکار ہوتا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً تدریج بتدریج حالات کے مطابق درجہ بدرجہ اتر کر ۲۳ سالوں میں مکمل ہوا۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ پاک جو چاہتے تھے وہ ہمارے نبی ﷺ کو غیب کے پردہ ہٹا کر دکھا دیتے تھے اور بتا دیتے تھے بلکہ اسی طرح اللہ پاک انبیاء علیہم صلاۃ سلام کے ہاتھ پر اپنے معجزے دکھاتے تھے۔ جو کہ ان کے نبی ہونے کا ثبوت ہوتے تھے۔ یاد رہے! معجزے نبی پر ظاہر ہوتے ہیں اور کرامات بھی اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے جو صالحین، صدیقین اولیاء اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔

ساری خلقت کا علم اکٹھا کر بھی لیا جائے تو آپ ﷺ کے علم کا مقابلہ نہیں ہوسکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی پاک ﷺ کے علم شریف کا نام علم غیب نہیں، کیونکہ علم غیب، عالم الغیب وغیرہ جیسے الفاظ اس ذات کے لیے استعمال ہوسکتے ہیں جس کا علم ذاتی ہو اور وہ فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ گرامی ہی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے علوم کا نام اخبارِ غیب یعنی غیب کی خبریں یا غیب کی باتیں یا غیب کی اطلاعات وغیرہ ہوسکتا ہے۔ علم غیب یا عالم الغیب نہیں ہوسکتا۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

امرِ خدا سے ہی ہوتا ہے سب
وہ کرتا ہے جو چاہے اور چاہے جب
وہ چاہے تو بے ابر برسات ہو
چمکتا ہو سورج اور پھر رات ہو

۴۔ مختارِ کل

اگر ہم حضور پاک ﷺ کو مختار کل مانتے ہیں تو پھر شفاعت کا انکار ہوتا ہے۔

کیا انگوٹھے چومنا ہی عشقِ رسول ﷺ کی نشانی ہے

الغرض اسی طرح اذان سے پہلے اور بعد میں صلاۃ وسلام (ذرا سوچیں کیا حضرت بلال سے بھی بڑے عاشق رسول ہم ہیں......!؟) انگوٹھے چومنا۔ نماز کے بعد بالخصوص مصافحہ کا رواج۔ بلند آواز میں اجتماعی ورد جو کہ دوسروں کی عبادت میں خلل پیدا کرے۔ تیجا، چالیسواں، عرس وغیرہ جیسی خرافات جن کا کوئی ثبوت نہ قرآن کریم میں نہ سنت رسولؐ میں ملتا ہے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ اور تابعین کے عمل میں یہ چیزیں نظر آتی ہیں...... بقول شاعر:

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

مزید معلومات کے لیے یہ کتابیں دیکھیں......(۱) شریعت یا جہالت (۲) بدعت اور بدعتی (۳) اصلاح امت اور صراط مستقیم (۴) راہِ سنت (۵) بکھرے موتی (۶) قافلۂ حق (۷) ترجمانِ حق (۸) علم اور عمل وغیرہ

ہیں۔اعلیٰ حضرت سے فتاویٰ رضویہ میں کسی نے سوال کیا کہ واقعہ معراج کو بیان کرتے وقت نبی علیہ صلاۃ وسلام کے براق کی شبیہ دکھائی جائے اور لوگ اس کو چومیں اور تعظیم کریں تو کیا یہ جائز ہے؟ جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ:

''اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مقاصد سے، سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور یہ شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔'' مزید لکھتے ہیں:

''حقیقتاً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس ﷺ کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ﷺ ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۲۱/ص۴۲۶)

دل ہے سو داغ داغ، ہو مرہم کہاں کہاں
سینہ ہے چاک چاک، کہاں تک رفو کریں

گناہ لازم (گستاخ عاشق)

تنویر عطاری اس ساری کاروائی سے یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو خوش کر رہے ہیں، حالانکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو سخت ناراض کر رہا ہے۔ پیارے آقا ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

''جس نے میری طرف جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھے۔'' (بخاری شریف)

شمائل اور سیرت کی کتابوں میں آقا علیہ صلاۃ وسلام کا حلیہ مبارک لکھا ہوا ہے اور سب نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کا قدم مبارک درمیانہ تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی شمائل ترمذی میں نقل کرتے ہیں۔

''نبی ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے نہ پست قد کے (بلکہ درمیانہ قد مبارک تھا) (شمائل ترمذی ص۴)

چرب لسانی کذب بیانی سچ کا نام و نشان نہیں
بدعات میں ایسے ڈوبے یار! ضلالت کے معنی بھول گئے

ذرا غور کریں (بریلویوں سے سوال ہے)

قارئین کرام! اگر تنویر عطاری کے بیان کردہ واقعہ کو درست مان لیا جائے تو لازم

آتا ہے کہ سرکار ﷺ کا قد انتہائی بلند مانا جائے۔ اگر بلفرض محال تنویر عطاری درست کہہ رہے ہیں تو بریلویت سے یہ سوال ہے کہ:

بادشاہی مسجد میں آپ ﷺ کے تبرکات کے بارے میں ان کا کیا گمان ہے؟ استنبول کے توپ کاپے میوزیم میں موجود آقا ﷺ کے دندان مبارک کے بارے میں کیا کہیں گے؟ سرکار ﷺ کے جبہ مبارک اور مبارک سلائیوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو مصر میں مسجد الحسینی اور مصر میوزیم میں موجود ہیں۔ نیز رضائے مصطفیٰ رسالے والوں سے پوچھیے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل آپ ﷺ کی طرف سے تبرکات نبوی ﷺ کی تصاویر ٹائٹل پر شائع کی گئی تھیں، کیا وہ سچی تھیں یا ''چھ فٹ'' کا یہ قدم......؟؟

رفعتوں کی جستجو میں ٹھوکریں تو کھا چکے
آستانِ یار پر اب سر جھکا کر دیکھیے

''یہ تمام نوادرات جو سرکار ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ان سے پتہ چلتا ہے کہ آقا ﷺ کا قد مبارک درمیانہ ہے اور اسی طرح آپ ﷺ کے ''قدمین مبارک'' بھی متوسط تھے جیسا کہ جامعہ اشرفیہ دمشق میں آقا ﷺ کی طرف منسوب نعلین مبارک سے پتہ چلتا ہے۔ تمام بریلویت سے ہمارا سوال ہے کہ یا تو ان سب نوادرات کے بارے میں تسلیم کرو کہ یہ جھوٹ ہیں یا تنویر عطاری کے اس خود ساختہ فرضی قدم کو جھوٹا قرار دو۔

تنویر عطاری نے یہ جھوٹا قدم بنا کر انتہائی گستاخی کی ہے۔

وقت نیوز کی رپورٹ (Just for Knowledge...6)

تمام گاؤں اس بات کا گواہ ہے کہ پہلے تین دن تک اللہ اور محمد ﷺ کا نام مبارک اس فرضی قدم پر زمین کے اوپر لکھا رہا ہے اور تین دن بعد تنویر عطاری نے اس کو مٹایا۔

تنویر عطاری کا قریبی ساتھی اور دوست خان اکبر نے گواہی دی کہ مجھے کوئی روشنی نظر نہیں آئی اور بتایا یہاں دیگ پکانے کی وجہ سے گڑھا کھودا گیا تھا۔ بارش ہونے پر وہ جگہ ریت کی وجہ سے باقی جگہ سے ممتاز ہوگئی۔ تنویر نے پورا ڈرامہ بنالیا جس کا اقرار خود تنویر عطاری کی ماں نے کیا ''یہ سب ڈرامہ ہے۔''

تنویر عطاری کا دوسرا دوست سید صفدر علی شاہ رو پڑا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین کی ہے نام زمین پر لکھ کر۔ مقامی ساتھی ملک اصغر نے بتایا کہ جب ہم

نے اس سے پوچھا کہ یہ نقش کس نے دیکھا تو اس نے کہا کہ میری اہلیہ نے جب پوچھا کہ کیا دیکھا تو اس نے کہا کہ میری والدہ نے دیکھا اور وہ اس وقت حقہ پی رہی تھی۔ ان کے کزن نے کہا واقعہ کو فوراً بعد میں گیا تو میں نے تو نور دیکھا نہ خوشبو......

قارئین کرام! وقت نیوز نے پوری وڈیو فلم بنائی ہے جس میں دیکھ سکتے ہیں۔(دوماہی راہِ سنت ص ۱۸ تا ۲۱)

نام نبی ﷺ پر خوب کمایا عوام کو بے وقوف بنا کر
پیٹ کی پوجا پاٹ میں پھنس کر نبی ﷺ کی نصیحت بھول گئے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

بانی بریلویت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب سے کسی نے پوچھا کہ فلاں قبر پر روشنی نظر آتی ہے کیا یہ بزرگی کی دلیل ہے، تو احمد رضا خان صاحب نے جواب دیا:
"امر محتمل ہے شیطان ایسے کرشمے دکھاتا ہے۔" (احکام شریعت، ص ۱۷۵)
شیطان نے ایسا ہی کرشمہ تنویر عطاری کے ہاں دکھایا اور کیسی کیسی گستاخی اللہ کے نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں کرائی۔

Just Imagine and Think that

۱۔ نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کی جو کہ گناہ کبیرہ ہے۔
۲۔ آقا ﷺ کے قد مبارک کو چھ فٹ ظاہر کر کے تمام نوادرات جو سرکار ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ ان کو جھٹلایا۔
۳۔ آپ ﷺ کی طرف ایک پاؤں سے چلنے کی نسبت کی جو کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر انتہائی بہتان ہے۔

گستاخ کی سزا

تمام علماء کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں نقص نکالنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے۔ تمام امت کے نزدیک اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے...... (ردالمختار جلد ثالث ص ۴۰۰، الصارم المسلول ص ۴)

چکوال معجزہ سے متعلق اہل بدعت سے دو سوال

۱۔ آپ حضرات کے عقیدے کے مطابق نبی ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ جو ذات

ہر جگہ موجود ہو اس کے کسی جگہ آنے کا کیا سوال؟ آتا تو وہ ہے جو موجود نہ ہو۔ پھر آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ "نور والا آیا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ حاضر و ناظر غلط ہے۔

۲۔ آپ حضرات کے نزدیک نبی ﷺ نور ہیں، اس لیے آپ ﷺ کا سایہ نہیں ہے۔ گذارش ہے جب آپ کے عقیدے کے مطابق نور کا سایہ نہیں تو یہ چھ (۶) فٹ کا عکس اور یہ سایہ شبیہ کیسے بن گئی......؟

رہزنوں اور رہبروں کو غور سے پہچان کر
مولوی جی انصاف کرنا اب خدا کو مان کر

خبردار! بدعت بہت بڑی گمراہی ہے اور بدعتی کو توبہ کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ اس لیے کہ وہ اس بدعت کو نیکی یا ثواب (جیسا کہ اس عمل کو سنت، فرض، واجب وغیرہ) کے درجہ میں سمجھ کر کرتا ہے۔

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دینِ حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و شملہ لگے کہلانے مولانا۔

ہائے جہالت! "جمعرات کی روٹی"

ایک صاحب نے حج کے موضوع پر لکھا ہوا اپنا مضمون کتابت کی غرض سے ایک کاتب کو دیا۔ بدقسمتی سے کاتب کا تعلق اسی بدعتی جماعت سے تھا جن کے نزدیک مسجد نبوی شریف اور مسجد حرام کے امام، اور بانی پاکستان محمد علی جناح اور شاعرِ مشرق علامہ اقبال کافر اور مرتد ہیں۔

کاتب نے مضمون کی کتابت شروع کی۔ لکھتے لکھتے جب وہ اس فقرے پر پہنچا کہ "پھر جمرات کی رمی کرے" تو قلم روک لیا۔ بیچارے نے یہ الفاظ نہ پڑھے نہ سنے تھے۔ اس نے اپنے فرقے کے جاہل مولویوں سے کچھ سنا بھی تھا تو یہ کہ فلاں کافر ہے اور فلاں مرتد ہے اور یا پھر گیارہویں کے دودھ اور جمعرات کی روٹیوں کی من گھڑت فضیلتیں...... سوچتا رہا کہ کیا لکھوں سوچتے سوچتے یکدم خوشی سے اچھل پڑا اور کہنے لگا ایسی تیسی وہابیوں کی اور پھر بیوی کو آواز دی۔ بلیوں والی سرکار کی بندی ادھر تو آ۔ کہتے ہیں جمعرات کی روٹی بدعت ہے حالانکہ

حج کے دوران بھی جمعرات کی روٹی کا حکم دیا گیا ہے اور پھر اس نے ''جمرات کی رمی کرے'' کی بجائے یہ لکھا کہ ''پھر جمعرات کی روٹی کرے'' منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستونوں کو جمرات اور ان پر کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ''پھر ان ستونوں کو کنکریاں مارے۔'' برہائے جہالت......!!؟

جو سب چھپاتے ہیں وہ ہم بتاتے ہیں
انکشاف بھی حقائق بھی سچائی بھی

بریلوی تحریک

جس شخص نے بھی گہری نظر سے بریلوی تحریک کا مطالعہ کیا ہے اس پر روز روشن کی طرح عیاں و ظاہر ہو گیا کہ اس تحریک کو ملک ملت کی تہذیب اور تفریق بین المسلمین کے لیے انگریزوں نے اٹھایا اور پروان چڑھایا تھا۔ یوں تو ہر باطل فرقہ اپنی تحریک کی نشر و اشاعت کے لیے دجل وفریب سے کام لیتا ہے لیکن بریلوی تحریک نے مکر وفریب اور کذب و دجل میں تمام ائمہ تلبیس و قائدین تضلیل کے کان کتر لیے ہیں ان کے دجل و مکر کی داستاں بہت طویل ہے۔ اس جماعت نے مصور پاکستان، شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کو ملحد و زندیق بتایا۔ قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کو دوزخیوں کا کتا قرار دیا اور کہا کہ ان کی تعریف کرنے والے کا نکاح ٹوٹ گیا۔ مسلم لیگ کی شرکت کو حرام ہی نہیں بلکہ کفر قرار دیا وغیرہ وغیرہ (راہ سنت شمارہ نمبر۲ صفحہ ۳۵)

بے وجہ تو نہیں گلشن کی تباہیاں
کچھ باغباں بھی ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

لیکن آج یہی جماعت لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر تمام تاریخی حقائق کے برعکس کس دیدہ دلیری، بے باکی اور بے حیائی سے تاریخ کو مسخ کر رہی ہے اور مسلم لیگ کو بریلویوں کی جماعت قرار دے کر پاکستان بنانے کی ٹھیکیدار بن رہی ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بریلی کی وجہ تسمیہ

ہندو دور میں باس دیو اور برل دیو دو بھائیوں نے اس شہر کی بنیاد رکھی تھی ان

دونوں کو ملا کر اسے ''باس برلی'' کہا جانے لگا جو بعد میں تبدیل ہو گیا انگریزی دور میں اسے صرف بریلی کر دیا گیا۔ (ماہنامہ کنز ایمان صفحہ نمبر۵، جولائی ۱۹۹۶ء)

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کی وصیت (وصایا یا شریف)

بریلوی حضرات کے قائد امام احمد رضا خان کی وصیت کو پڑھ کر اس کا فیصلہ بھی بریلوی کتب سے ملاحظہ ہو۔ احمد رضا خاں اپنی وصایا میں یوں وصیت کرتے ہیں۔ ''میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف صفحہ نمبر۲۰) جناب احمد رضا خاں صاحب نے اپنی اتباع کو ہر فرض سے اہم فرض کا جو مقام دیا تھا بریلویوں نے اسی مرتبہ کے لحاظ سے اسے فریضے کا درجہ بدستور دے رکھا ہے اب سوال یہ ہے کہ احمد رضا خاں صاحب کی اتباع کا فریضہ بریلویوں پر صرف فروعی مسائل میں تھا یا ایسے عقائد میں بھی تھا کہ اگر ان سے صرف نظر کر دی جائے تو ایمان و اسلام کی سلامتی کا راستہ ہی نہیں ملتا۔؟

ہواؤں کا رخ بتا رہا ہے ضرور طوفان آ رہا ہے
کشتی والے نگاہ رکھنا اٹھی ہیں موجیں کدھر سے پہلے

بریلویوں کے جید عالم مفتی صاحبزادہ اقتدار احمد گجراتی انبیاءؑ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''نبی پر ایمان فرض ہے اطاعت فرض نہیں۔'' (تفسیر نعیمی صفحہ ۲۰۲ ج ۱۶) عشق رسالت ﷺ کا یہ غلط مفہوم! اعلیٰ حضرت کی اطاعت فرض، اور نبی ﷺ کی اتباع کو فرض نہ ماننا یہ کہاں کا عشق ہے اور کہاں کا دین......؟!

واقعہ نمبر۱۱......میٹھے میٹھے مَدنی مُنے ......!

چھٹیوں میں ہم اپنے ننھیال صدر حیدر آباد میں گھومنے آتے تھے۔ نماز صدر کی جامع مسجد میں پڑھتے تھے۔ جہاں پر فیضان سنت کی تعلیم ہوتی تھی۔ ایک مدنی منا میرے پیچھے پڑ گیا۔ کہا کہ میرے پیارے اسلامی بھائی کراچی میں سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے۔ تمہاری زندگی بن جائیگی۔ حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے سوچا کہ مولانا الیاس صاحب تو تبلیغی جماعت کے

رہنما ہیں یہ کون سے الیاس عطاری قادری رضوی ہیں:۔ جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ، دعوتِ اسلامی کے بانی محمد الیاس عطاری قادری صاحب جو کہ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۵۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین کتیانہ (جونا گڑھ) انڈیا کے رہائشی تھے، تقسیم ہند کے بعد ہجرت کر کے سندھ آگئے۔ بعد ازاں کراچی مقیم ہوگئے ان کے والد محترم کا نام عبد الرحمان باوا باڈی والا تھا جو کہ ایک فرم میں ملازم تھے، ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء کو شاہ احمد نورانی صاحب کے گھر کراچی میں اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کی قیادت محمد الیاس عطار صاحب کو سونپ دی گئی۔ پسِ پردہ یہ عزم پوشیدہ تھا کہ دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے مقابلے میں ہماری بھی کوئی جماعت ہونی چاہیے (مطلب کہ دین، ابتداء ہی سے مقصود نہ تھا بلکہ ضد او رحسد مقصود تھی۔)

کتنے کم ظرف ہیں غبارے
چند سانسوں سے پھول جاتے ہیں

اخباری حوالہ

1982ء کے اوائل میں کراچی کے ایک تیس (۳۰) سالہ نوجوان محمد الیاس نے کھارادر اور کورنگی کے قریباً 20 افراد پر مشتمل ایک تنظیم تشکیل دی جس کو ''دعوتِ اسلامی'' کا نام دیا گیا بعض حلقوں کے مطابق یہ افراد تقریباً ایک ماہ تک نواحی علاقوں میں رہائش پذیر بریلوی و حنفی مسالک سے تعلق رکھنے والے افراد سے چندہ اکٹھا کرتے رہتے۔ معقول رقم اکٹھی ہوجانے کے بعد انہوں نے ہر قمری مہینے کی گیارہویں رات کو پیران پیر حضرت عبد القادر جیلانیؒ کے نام پر گیارہویں شریف کا ختم دلوانا شروع کیا۔ اس موقع پر ''دعوتِ اسلامی'' کے نوجوان نعت خوانی کرتے جبکہ محمد الیاس حاضرین سے خطاب کے دوران شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی کرامات کا تذکرہ کرتے رہتے۔ دعوت اسلامی کی طرف سے کراچی میں سلسلہ ارکان میں اضافہ کے ساتھ جاری رہا۔ اسی اثناء میں دعوتِ اسلامی کے قائد محمد الیاس نے اعلان کیا کہ وہ ''امیر اہلسنت'' ہیں اور انہیں بشارت ہوئی کہ دعوتِ اسلامی کا پیغام ساری دنیا میں پھیلایا جائے۔ آج سے دعوتِ اسلامی میں شامل ہر نوجوان سر پر عمامہ باندھے۔ سفید رنگ کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے۔ قمیض کے سامنے والی جیب کے ساتھ عین دل کے اوپر مسواک کے لیے ایک چھوٹی جیب بنوائے۔'' (الخ روزنامہ جنگ لاہور، ۳ نومبر ۱۹۸۷ء

بحوالہ دو ماہی راہِ سنت) حضرت عطاری کا شعر ملاحظہ ہو۔

میں مدینے کی گلی کا کتہ ہوتا
کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے
(سگ مدینہ، محمد الیاس عطار قادری رضوی......)

حلوہ کھیر اور گیارہویں کے جلوے

قارئین کرام! جب تحقیق کے موڑ سے میرا گذر ہوا تو ایک عجیب کشمکش کی حالت میں تھا کہ سنتوں کے نام کا لبادہ اوڑھنے والے یہ کھوکھلے نظر آرہے ہیں۔ ظاہر اور باطن میں بھی تضاد دیکھائی دینے لگا۔ نہ وقت پر نماز نہ جماعت کی فکر...... ان کی ابتداء ہی حلوؤں، کھیر و اور گیارہویں کے جلوؤں پر ہے۔

لطیفہ: ایک بندہ نے بدعتی مولوی سے پوچھا کہ: پستے کا حلوہ لذیذ ہوتا ہے یا بادام کا؟ تو مولوی صاحب ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ سوال بنتا ہی نہیں کیونکہ انصاف یہ ہے کہ حلووں کی غیر موجودگی میں فیصلہ ناممکن ہے۔

نام نبیؐ پر خوب کمایا عوام کو بے وقوف بنا کر
پیٹ کی پوجا پاٹ میں پھنس کر نبی کی نصیحت بھول گئے
چرب لسانی کذب بیانی سچ کا نام و نشان نہیں
بدعات میں ایسے ڈوبے یار ضلالت کے معنی بھول گئے

مدنی میلہ (سنتیں اور بدعتیں)

یوں محسوس ہونے لگا یہ حضرات لوگوں کو میٹھی میٹھی گفتگو سے قریب لا کر کھانے پینے کے جال میں پھانسنے لگے ہیں اور پھر کھانے پینے کو ''ختم'' اور گیارہویں کا مسلکی رنگ چڑھا کر لوگوں کو بلاتے ہیں۔ پھر جوان کے پاس گیا دولت ایمانی لٹا کر لٹ گیا اور ختموں پر ایمان کی دولت ختم کر بیٹھا۔ ایک دوست مدنی میلے سے واپس آیا اور تفصیل کچھ یوں بتلائی:

''کہ سنتوں کے نام پر بدعتوں کی اشاعت ہے ایمان لیکر ان کے پاس جاتے ہیں، ایمان ختم کر کے واپس لوٹتے ہیں توحید لیکر جاتے ہیں شرک سے مزین ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ محبت نبویؐ سے سرشار ہو کر جاتے ہیں محبت عطار کو لیکر آتے ہیں۔ تلاوت قرآن کی خوگر بن کر

جاتے ہیں۔صرف فیضان سنت کے پڑھنے کی ترغیب لیکر لوٹتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

شرع کے نام پر ہیں ان کی دکانیں قائم
دینِ اسلام کی پھنکار مگر منہ پر ہے

یہ دگر گو حالات دیکھ کر اس بات سے ذرا دل کو دھچکا تو ضرور لگا لیکن احساس بھی ہوا کہ یہ بات تو پہلے ہی عیاں تھی۔محمد الیاس عطار صاحب (بانی دعوت اسلامی) باقاعدہ کسی دینی ادارہ سے پڑھے نہیں ہیں ان کے استاذ پیر و مرشد مفتی وقار الدین صاحب بریلوی (وقار الفتاوٰی) میں تحریر فرماتے ہیں کہ محمد الیاس عطار، مسئلے پوچھ پوچھ کر مولوی بنا ہے۔" اگر امیدیں ہی غلط نشان سے وابستہ ہوں تو پھر ٹوٹی ہیں تو ارماں کیوں......؟! کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

دستار کے ہر پیچ کی تفتیش ہے لازم
ہر صاحبِ دستار محقق نہیں ہوتا

سبز پگڑی

دعوت اسلامی نے اپنی پہچان کی علامت سبز پگڑی کو بنایا ہے جس کے سنت ہونے کا ثبوت کسی ضعیف حدیث میں بھی نہیں ملتا اور ان سبز پگڑی والوں کے لیے روزنامہ لاہور 15 اکتوبر 1999ء میں تحریر کیا گیا کہ "دعوت اسلامی سے وابستہ رہنے والے لوگ مثل فرشتہ سمجھے جاتے ہیں مگر خطا ممکن ہے۔" بس کیا خوب شاعر مشرق نے جواب دیا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے کچھ محنت زیادہ

"عرس کی حقیقت" (Just for Knowledge...7)

اسلام میں عرس آیا کہاں سے؟ اس بارے میں جب غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ ہندستانی کلچر اور تہذیب کا دین ہے۔ چونکہ ہندوستان مختلف تہذیبوں اور مذہب کا ملک ہے، اس میں طرح طرح کے رسم و رواج مذہب کے نام پر پائی جاتی ہیں۔ کہ جب اُن میں اُن کا کوئی "مہنت" اور "مہاتما" مر جاتا ہے تو لوگ اس کو جلانے کے بجائے گاڑ دیتے ہیں اور اس کے مرنے کی تاریخ میں اس کی سمادھی (قبر) کے گرد جمع ہو کر ہر سال برسی مناتے

ہیں۔ اس سلسلے میں ڈھول، ہرمونیم اور مزامیر کے ساتھ بھجن، کیرتن کرتے اور خوب گاتے بجاتے اور ناچتے ہیں۔ اس "مہنت" کی جے جے کار لگاتے ہیں، مانی ہوئی منتیں بھی اُتارتے ہیں۔ عورتوں، مردوں کا مخلوط میلہ لگتا ہے، میلے میں سرکس، تھیٹر، سینما اور طرح طرح کے کھیل تماشے آتے ہیں۔ مرد و عورت شانہ بشانہ چلتے ہیں۔ اس کی سمادھی کے گرد چکر لگاتے ہیں جسے "پریکرما" (طواف) کہا جاتا ہے، سمادھی پر اگر بتی لوبان وغیرہ سلگایا جاتا ہے۔ چڑھاوا چڑھتا ہے، کہیں کھچڑی، کہیں گڑ، بتاشا، پھول مالا چڑھتا ہے، سمادھی کے پاس ایک "مہنت" ہوتا ہے جسے گدی نشین کہتے ہیں۔ عقیدتمند اس کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھتے ہیں۔ لوگ اس سے "گرکھ" (مرید) ہوتے ہیں اور وہ مرید ہونے والوں کو کچھ ہدایتیں دیتا ہے۔ قریب قریب ہر سمادھی کے پاس "پوکھرا" ہوتا ہے اس میں عقیدت مند نہاتے ہیں اور تصور کرتے ہیں کہ اس "پوکھرے" میں سمادھی میں دئے گئے "مہاتما" کی برکت سے وہ اثر پیدا ہو گیا ہے کہ اس میں نہالینے سے گذرے ہوئے دنوں کے سارے پاپ (گناہ) دھل جاتے ہیں جب عقیدتمند اور گرکھ (مرید) ہونے والے لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں تو سمادھی کے پاس بیٹھے ہوئے جس "مہنت" سے "گرکھ" ہوتے ہیں اسے کچھ نقد روپے کی شکل میں نذرانہ دیتے ہیں اور اس سے اپنے لیے "ایشور" سے پراتھنا (دعا) کرنے کے لیے کہتے ہیں، پھر وہ مہنت ان کو "آشیرواد" دیتا ہے۔ یہ مختصر احوال ہیں ہندوؤں کے "مہاتما کی سمادھی کے۔ (راہ سنت شمارہ ۳ صفحہ ۳۶، ۳۷)

ہندوؤں سکھوں کی برسی کے بعد مسلمانوں کے عرس کا منظر ملاحظہ ہو

اب آیئے عرس کا منظر ملاحظہ کیجیے اور دیکھئے کہ مذکورہ بالا چیزوں میں سے کون سی چیز ہے جو یہاں نہیں ہے، تاریخ وصال اور جسم سے روح نکلنے کے وقت کی قید کے ساتھ عرس ہوتا ہے۔ مزارات پر شیرینی، گڑ، بتاشا اور پھول چڑھایا جاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کا اجتماع اسی طرح ہوتا ہے، کیرتن اور بھجن کی جگہ مزامیر، ڈھول اور ہارمونیم کے ساتھ "قوالی" ہوتی ہے، مانی ہوئی منتیں اتاری جاتی ہیں، کہیں مرغا ذبح ہو رہا ہے، کہیں منت کی چادر چڑھائی جارہی ہے، کہیں بچوں کے سر کے بال کٹوائے جارہے ہیں۔ یہاں بھی "مہنت" کی طرح ایک "سجادہ نشین" ہوتا ہے جس سے عقیدتمند "مرید" ہوتے ہیں۔ نذرانہ دیتے ہیں اور اس سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سجادہ نشین نذرانہ جیسا کم و بیش ہوتا ہے اسی کے مطابق دعائیں دیتا

ہے۔ یہاں بھی ''پوکھرا'' ہے اورعقیدتمند بڑے احترام سے اس کا پانی نکال کرغسل کرتے ہیں۔غرض وہی ساری چیزیں۔ اگر بتیاں، چڑھاوے، طواف وغیرہ سب آپ کو اس مزار کے گرد بھی ملیں گے جوایک ''مہنت'' کی سمادھی کے گرد انجام دی جاتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ:

نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

عرس دین فطرت کے خلاف ہے

اسلام دین فطرت ہے، اس میں کوئی عمل عبادات سے لے کر معاملات تک اور فرائض سے لے کر مستحبات تک ایسا نہیں ہے کہ جس کو انسان اگر انجام دینا چاہے تو باآسانی انجام نہ دے سکے۔ مگر عرس ایک ایسا عمل ہے کہ اگر مسلمان انجام دینا چاہے تو کسی صورت میں انجام نہیں دے سکتا، کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرامؑ کے عرس، پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ ہزار صحابہ کرام کے عرس، اہل بیت کے عرس، پھر تابعین کے عرس، تبع تابعین کے عرس اور پھر کروڑوں اولیائے کرام اور بزرگان دین کے عرس، ان میں سے ہر ایک کی تاریخ وصال، وقت وصال الگ الگ ہیں۔ ہجری سن کے اعتبار سے پورے سال میں کل ۳۵۵ دن ہی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان سب کا عرس کرنا چاہے تو یہ ناممکن ہے، اس لیے یہ عرس دین فطرت کے بھی خلاف ہے، اور اس سے پرہیز لازم ہے۔

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مؤمنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں!

ناقص مطالعے اور تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ صرف ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں عرس منایا جاتا ہے۔ ان ملکوں کے علاوہ دنیا کے کسی ملک میں اس طرح کی تقریب کسی قبر کے پاس منعقد نہیں کی جاتی۔ سوچا کہ اگر عرس دین کا کوئی اہم عمل اور کار خیر ہوتا تو کم وبیش دنیا

کے ہر کونے میں جہاں تک اہل ایمان پائے جاتے ہیں کسی نہ کسی صورت میں ضرور پایا جاتا۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی اور عقیقہ، ختنہ، تلاوتِ قرآن وظائف، زیارت قبور وغیرہ وغیرہ۔

اللہ نے بخشا ہے جنہیں دیدہ بینا
جنت سے اُنہیں بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ (سلمان گیلانی)

بدعت کی آمیزش

قارئین کرام! دیکھنا چاہیے کہ آج جب مسلمانوں میں کس قدر لاتعداد اور بے حد وشمار رسوم و رواج ہادیٔ عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور فقہ کے خلاف جاری وساری ہیں۔

اگر مسلمان دیانتداری اور نیک نیتی سے غور کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آج ہماری خوشی وغمی، ختم و فاتحہ، درود کی، عید و بقرہ عید، شب برأت، چھوٹی بڑی گیارہویں، کونڈے، جمعرات، تیجہ، پانچواں، ساتواں، نانواں، چالیسواں، یہ سب کھانے پینے کا پنڈورابکس اور گورکھ دھندا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جو بدعت نہ ہو اگر خاص بدعت نہ ہوگی تو بدعت کی آمیزش ضرور شامل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بدعت وخرافات سے بچائے اور سنت مصطفی ﷺ کا پابند وشیدائی بنائے۔ آمین!

حقیقت بھی بیان کردی ستم جتنا تھا جوبن پر
اسی راہ اکابر پر ہمیشہ چلتے جائیں گے
محمد ﷺ کے صحابہ ہی کا قانون لے کر آئیں گے
جہاں میں امن کی خاطر لہو اپنا بہائیں گے (سلمان گیلانی)

بدعات کی مروجہ صورتیں اور اُن کی فہرست (Just for Knowledge...8)

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد رفیق انور صاحب دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''بدعتی کا بدترین انجام'' (قرآن وحدیث کی روشنی میں) بدعات کی مختصر تفصیل یوں بیان کی ہے۔

اذان کی بدعتیں

۱۔ قبر پر اذان دینا۔ ۲۔ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔
۳۔ دوران اذان انگوٹھے چومنا۔ ۴۔ بے دین آدمی سے اذان دلوانا۔

۵۰۔ اذان سے پہلے ایسے کلمات کہنا جن کا اذان کے ساتھ تعلق نہیں۔

نماز کی بدعتیں

۱۔ نماز کے بعد اونچی آواز سے ذکر کرنا۔ ۲۔ نماز کے بعد اجتماعی ذکر کرنا۔

۳۔ نماز کے بعد مصافحہ کرنا۔ ۴۔ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کرنا۔

۵۔ نماز کے بعد تین دعائیں کرنا۔

۶۔ نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر جعلی درود پڑھنا

۷۔ جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرنا۔ ۸۔ نماز تراویح پر اُجرت لینا۔

۹۔ نماز تراویح کے لیے حافظ کو اُجرت دینا۔

۱۰۔ شب برأت میں اجتماعی نوافل پڑھنا۔

نماز جنازہ، کفن و دفن کی بدعتیں

۱۔ دفن کرنے میں تاخیر کرنا۔ ۲۔ مرنے پر نوحہ کرنا۔

۳۔ اجنبی غیر آدمی سے غسل دلوانا۔ ۴۔ غسل پر اجرت دینا۔

۵۔ غسل والی جگہ کو تین دن خالی چھوڑنا۔ ۶۔ غسل والی جگہ پر چراغ جلانا۔

۷۔ جمعہ اور عیدین کے موقع پر غم تازہ کرنا۔

۸۔ تین دن سے زیادہ سوگ کی حالت میں رہنا۔

۹۔ میت کے گھر میں عورتوں کا جمع ہونا۔ ۱۰۔ مروجہ قدم گننا

۱۱۔ اس کے بعد دعا کرنا۔

۱۲۔ جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا۔

۱۳۔ جنازے کے ساتھ قرآن مجید لے جانا۔

۱۴۔ قرآن مجید کو میت کے سرہانے رکھ کر جنازہ پڑھنا۔

۱۵۔ ملاؤں کا دائرے کی شکل میں دھرنا مارنا۔

۱۶۔ جنازہ میں حلوہ بتاسے اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا۔ ۱۷۔ کفن پر کفنی لکھنا۔

۱۸۔ دفن کے وقت قرآن پاک کی اونچی آواز میں تلاوت کرنا۔

۱۹۔ دوسری جگہ کی مٹی قبر پر ڈالنا۔ ۲۰۔ رسم قل کرنا۔

۲۱۔ تیسرے دن قبرستان جانا۔ ۲۲۔ تیجہ، ساتواں، چالیسواں، سالانہ کرنا۔

۲۳۔ قبر پختہ کرنا۔ ۲۴۔ قبر پر پھول ڈالنا۔

۲۵۔ جمعرات کے دن ختم کرنا۔ ۲۶۔ قرآن خوانی کے پیسے دینا۔

۲۷۔ قرآن خوانی پر کھانا کھانا۔ ۲۸۔ قرآن خوانی پر کھانا دینا۔

۲۹۔ قبر پر گنبد بنانا۔ ۳۰۔ عرس کرنا۔

۳۱۔ قبرستان میں میلہ کرنا۔ ۳۲۔ قبر کو غسل دینا۔

۳۳۔ قبر پر چادر ڈالنا۔ ۳۴۔ قبر پر جھنڈیاں لگانا۔

۳۵۔ قبر پر چراغ جلانا۔ ۳۶۔ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا۔

۳۷۔ قبر کو بوسہ دینا۔

۳۸۔ قبر کو سجدہ کرنا بدترین شرک اور بدعت ہے۔

۳۹۔ قبر سے دعا مانگنا بدترین شرک اور بدعت ہے۔

۴۰۔ درگاہوں کا طواف کرنا بدترین شرک اور بدعت ہے۔

۴۱۔ قبر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہونا۔

۴۲۔ محرم میں قبروں پر پانی ڈالنا۔

۴۳۔ بیماروں کو قبرستان شفا کی غرض سے لے جانا بدترین شرک اور بدعت ہے۔

متفرق بدعات

۱۔ گیارہوں دینا۔ ۲۔ درگاہوں کے پتھر جسم پر ملنا۔

۳۔ کتاب دیکھ کر فال نکالنا۔

۴۔ بزرگوں کو غائبانہ آواز دے کر پریشانیوں میں پکارنا بدترین شرک اور بدعت ہے۔

۵۔ چرسیوں بھنگیوں سے بیعت کرنا۔

۶۔ میت کے ایصالِ ثواب (بھنگ پینے والوں) کا کھانا اغنیاء کو کھلانا۔
۷۔ بزرگوں کے نام نذر و نیاز دینا بدترین شرک اور بدعت ہے۔
۸۔ بابا فرید کی کھچڑی پکانا۔ ۹۔ کسی دن کو منحوس خیال کرنا۔
۱۰۔ کسی جانور سے بدشگونی لینا۔ ۱۱۔ قوالی کرنا۔
۱۲۔ عید میلاد النبی ﷺ منانا۔
۱۳۔ کسی آدمی یا عورت سے بدشگونی لینا۔ (کہ فلاں عورت کا بچہ مرگیا تھا اور بچے کی مبارک دینے آئے گی تو نحوست ہوگی وغیرہ)
۱۴۔ ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کو مٹھائی تقسیم کرنا۔
۱۵۔ ماہ صفر کو منحوس سمجھنا۔ ۱۶۔ غیر اللہ کی قسمیں کھانا۔
۱۷۔ کونڈے کرنا۔ ۱۸۔ غیر اللہ سے منتیں مانگنا۔
۱۹۔ محرم کی حلیم وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی بدعتیں مسلمانوں میں رائج ہیں اور ہر علاقے میں مختلف قسم کی بدعتیں پائی جاتی ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ خود بھی ان بدعات کو چھوڑ دے اور دوسرے کو بھی منع کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فریضہ انجام دے کر اپنا فرض منصبی پورا کرے۔ پھر........ بقول سید سلمان گیلانی صاحب

سج کر یہ شریعت میں چمن پیارا لگے گا

سج کر یہ شریعت میں چمن پیارا لگے گا
بن جائیں گے اسلام کا تن پیارا لگے گا
ہو قوم کا لیڈر زمانے کا ولی اب
شاہی میں فقیرانہ چلن پیارا لگے گا
ہو علم نبی ﷺ سے ہی منور جو مسلماں
ہو دین سے مسلم کو لگن پیارا لگے گا
چوری پہ کٹے ہاتھ ملے بدلہ قتل کا
پھیلے جو ہر اک سمت امن پیارا لگے گا

ہر سمت نہ شر، خیر ہو اس پیارے وطن میں
ہر فرد کا ہو خیر مشن پیارا لگے گا
مل جائے شہادت بھی جو اس راہ پر چل کر
یوں خون میں رنگین کفن پیارا لگے گا
ہے عزم کہ جاں جائے پر ایمان بچے اب
اس حال میں ہو جائیں دفن پیارا لگے گا
یا رب تو گیلانی کا مقدر بھی جگا دے
کھل جائے امیدوں کا چمن پیارا لگے گا

☆☆☆ المختصر یہ کہ اہلِ حدیث، سنیوں کے ایک بدعتی طبقے کا رخ ہمیں دکھا کر سب اہلِ سنۃ والجماعت کو نشانہ بناتے تھے اور اصل حقیقت پر پردہ ڈال دیتے۔ دراصل معاملہ تو اس دجل سے 100% مختلف ہے......!!

امام اعظمؒ کیوں کہتے ہو......آخر کیوں......!؟

دراصل اہل سنت والجماعت امام ابوحنیفہؒ کو امام اعظم اس لیے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ عمر کے اعتبار سے باقی تمام ائمہ کے مقابلے میں امام اعظم ہیں یعنی امام ابو حنیفہؒ کی پیدائش ۸۰ھ ہے۔ دوسرے نمبر پر امام مالکؒ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے باقی دو امام شافعیؒ کی پیدائش ۱۵۰ھ اور امام احمد بن حنبل کی پیدائش ۱۶۴ھ ان دونوں حضرات سے چھوٹے ہیں۔

امام اعظمؒ کے شاگرد حضرات......

دوسری بات یہ کہ امام ابوحنیفہؒ علم کے اعتبار سے بھی باقی ائمہ کرام کے مقابلے میں امام اعظم ہیں۔ وہ اس طرح کہ امام ابوحنیفہؒ کے چھ (۶) بڑے شاگرد ہیں۔
(۱) امام محمدؒ (۲) امام ابو یوسفؒ (۳) امام عبداللہ بن مبارکؒ
(۴) وکیع بن جراحؒ (۵) امام یحییٰ بن ابی زائدہؒ (۶) امام مالکؒ

یہ سارے حضرات اُس وقت کے بہت بڑے عالم فقیہ ومحدث گذرے ہیں۔ امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی اور باقی مشہور امام...... جیسا کہ

امام مالک بن انسؒ م۔۱۷۹ھ   امام محمد بن ادریس شافعیؒ م۔۲۰۴ھ

امام احمد بن حنبلؒ م۔۲۴۱ھ ہے۔

اس کے علاوہ صحاح ستہ کے ائمہ کرام کی وفات...... جیسا کہ۔

امام بخاریؒ م۔۲۵۶ھ   امام مسلمؒ م۔۲۶۱ھ

امام ابوداؤدؒ م۲۷۵ھ   امام ابن ماجہؒ م۲۷۳ھ

امام ترمذی م۔۲۷۹ھ   امام نسائیؒ م۔۳۰۳ھ

سمیت دنیا بھر کے محدثین میں کوئی بھی امام ایسے نہیں جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے شاگرد نہ ہوں بلکہ اس لحاظ سے تو امام ابوحنیفہؒ ائمہ محدثین کے دادا استاد اور پڑ دادا استاد ٹھہرے۔ (قافلہ حق شمارہ ۲۔ ۱۴۳۰ھ) بقول شاعر

نویدِ توحید ہے مسلسل امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
جہل کی تردید ہے مسلسل امامِ اعظم ابو حنیفہؒ
قرآں کے اسرار سے ہے واقف نبی کے کردار سے ہے واقف
مقامِ تقلید ہے مسلسل امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

امام اعظم کہلانے کا کون مستحق ہے؟

یہ بات انصاف اور عقل پر مبنی ہے کہ جو امام عمر میں بھی بڑے ہوں۔ تمام اماموں کے استاد بھی ہوں کوئی عقل سے پیدل ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ امام اعظم نہیں۔ جس انسان کو رائی کے دانے سے بھی کم عقل کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہوتو وہ بھی یہ کہے گا کہ واقعی امام ابوحنیفہؒ ہی امام اعظم کہلانے کے مستحق ہیں۔

انبیاءِ اعظم ﷺ اور امام اعظم کی وضاحت

یہ سراسر جھوٹ اور دھوکا ہے کہ امام اعظم۔ ابوحنیفہ کو کہنا غلط اور نبی ﷺ کو کہنا صحیح ہے۔ اس بات کی بھی وضاحت کرتا چلوں کہ اگر لفظ "اعظم" پر یہ شور ہے تو بھائی پھر صدیق اعظم بھی صفات کے لحاظ سے تو ہمارے نبی ﷺ ہیں لیکن صدیق اکبرؓ کو کہتے ہیں۔ اسی طرح فاروق اعظم بھی ہمارے نبی ہیں لیکن ہم عمر فاروقؓ کو کہتے ہیں۔ پھر فاتح اعظم یہ سب صفات

اور القاب ہیں۔ ہاں سید الانبیاء کو امام الانبیاء کہیں گے یا انبیاء اعظم اور کسی کو نہیں کہہ سکتے۔ اگر امام اعظم آپ نبی ﷺ کو کہیں گے تو پھر فاروق اعظم۔ فاتح اعظم اور قائداعظم بھی تو نبی ﷺ ہی ہیں۔ قائداعظم کے نام پر تو کسی غیر مقلد نے آج تک اعتراض نہیں کیا۔ کیوں کہ اس پر تو جیل ہونے کا خطرہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ پاک صحیح عقل سلیم عطا فرمائے اور صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا جب عقل لیتا ہے ، حماقت ۔آہی جاتی ہے
ائمہ پر تبراء سے ضلالت آہی جاتی ہے۔

دلچسپ واقعہ نمبر۱۲ ''محمدی'' یا ''حنفی''

حضرت مولانا منصور علی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں ہم کو ایک نئے بگڑے ہوئے لامذہب سے ملاقات کا اتفاق ہوا تو ہم نے پوچھا کہ آپ کا کون سا مذہب ہے۔ جواب دیا "محمدی" ہم نے کہا سبحان اللہ! ہم کو "دین محمدی" پوچھنا مقصود نہیں ہم تو مذہب پوچھتے ہیں۔ اور "دین و مذہب" میں تو استعمالاً عام خاص کا بڑا فرق ہے۔ جب آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ہمارے سلام کا اسلامی جواب دیا اور نام اپنا مسلمانوں کا سا بتایا تو ہم کو آپ کا "محمدی" ہونا معلوم ہوا۔ ہاں اگر ہمیں آپ کا اہل اسلام سے ہونا معلوم نہ ہوتا اور گمان ہوتا کہ شاید آپ یہودی یا عیسائی ہیں تو اس کے جواب میں آپ کا محمدی فرمانا صحیح ہوتا۔ (جو بات ہمیں پہلے سے معلوم تھی وہ ہمارے بغیر پوچھے ہمیں بتا دی اور جو ہم معلوم کرنا چاہتے تھے وہ پوچھنے پر بھی نہ بتائی......!)

پھر ہم نے پوچھا آپ نے کچھ علم معانی اور بیان پڑھا ہے تاکہ آپ کو بات سمجھنے اور سمجھانے کا سلیقہ ہو۔ جواب دیا یہ دینی علوم نہیں بلکہ بدعت ہیں کیونکر پڑھتا۔ ہم نے کہا سچ ہے ہم کو آپ کے پہلے بے محل جواب ہی سے آپ کا مبلغ علم معلوم ہوگیا تھا۔ اب ان علوم کا بدعت کہنے سے مزید علم ہوگیا: بقول شاعر

پہلے ہی سے نہ ان کی تھی کچھ قدر و منزلت
مضمون خط نے اور ڈبو دی رہی سہی

۷۳ فرقے سب محمدی ہیں پھر نجات والا فرقہ کون سا ہے؟

پھر کہا کہ مذہب پوچھنے سے آپ کا کیا مقصود ہے۔ اور آپ کی کیا غرض ہے؟ ہم تو اہل حدیث سے ہیں، حدیث کے موافق ہم سے سوال کیجئے پھر جواب لیجیے ہم نے کہا حدیث شریف سنئے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے:

''میری اُمت میں ۷۳ فرقے ہونگے، ۷۲ ان میں سے دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ جنتی فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ فرقہ جس کا طریقہ میری سنت کے موافق اور میرے صحابہؓ کے چال چلن کے مطابق ہو۔ اور وہ اہل السنۃ والجماعت ہے۔''

ناجی و ناری

ہم نے جو آپ سے پوچھا کہ آپ کا مطلب کیا ہے تو ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ جبری، قدری وغیرہ دوزخی فرقوں میں سے ہیں یا حنفی، مالکی، شافعی وغیرہ جیسے فرقوں میں سے؟؟ تا کہ حق و باطل، ناجی و ناری میں فرق ہو جائے اور لفظ ''محمدی'' سے ہمارا مقصود حاصل نہ ہوا کیونکہ ۷۳ فرقے سب ''محمدی'' ہیں۔ آپ کا محمدی ہونا ہمیں معلوم ہے یہ معلوم نہیں کہ دوزخی محمدی ہیں یا جنتی محمدی؟؟ کیونکہ ناجی جماعت ہے۔ باتفاق علماء اہل سنت چار (مشہور) مذہب ہیں: حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی۔

اب لامذہب صاحب سے کوئی جواب بن نہ پڑا تو گھبرا کر بول اٹھے کہ ہم اور ہمارے سب باپ دادا حنفی المذہب تھے۔

مجھ کو تو ہوش نہیں تم کو خبر ہو شاید
لوگ کہتے ہیں کہ تم نے مجھے برباد کیا (جوش)

لیکن ہم نے ایک لامذہب کے بہکانے سے اپنا نام ''محمدی'' رکھا (جیسے مرزائیوں نے مرزا کے بہکانے سے اپنا نام ''احمدی'' رکھا) تفصیل اس کی اس طرح ہے کہ ہم سے اس طرح پوچھا کہ تم کلمہ کس کا پڑھتے ہو؟؟ ہم نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ کا کہا شاباش! پھر کہا قبر میں منکر نکیر نبی کا نام پوچھیں گے تو کیا بتاؤں گے؟ ہم نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ آفرین۔

آفرین......! (لطیف نکتہ)

جزاک اللہ۔ جب دنیا میں، برزخ میں اور آخرت میں جس نام سے تمہاری مخلصی اور نجات ہوگی، بڑا افسوس ہے کہ اس کو چھوڑ کر تم حنفی بن گئے......؟ بندہ خدا! محمدی بن جاؤ اور کوئی مذہب تم سے پوچھے تو یہی بتاؤ۔ پس میں اس روز سے اپنے آپ کو ''محمدی'' کہنے لگا۔ لیکن اس لطیف نکتہ کو نہ سمجھا کہ واقعی محمدی کے کہنے سے سوائے ایضاح واضح اور اعلام معلوم کے کچھ فائدہ نہیں اور نہ سائل کو اس جواب سے تسکین ہو سکتی ہے، بلکہ یہ جواب سوال کے منافی ہے۔ اب میں خوب سمجھ گیا کہ حنفی محمدی ہی ہیں۔ (جیسے سندھی، پنجابی، پٹھان وغیرہ کہنا پاکستان کے خلاف نہیں بلکہ سندھی، پنجابی وغیرہ پاکستانی ہی ہیں) بخلاف اس کے کہ محمدی کہنے میں قباحت اشتراک فرق باطلہ (۷۲ دوزخی فرقوں) سے ہونے کا امتیاز فرقہ حقہ کا پتہ بھی نہیں لگتا ہے۔ (الفتح المبین ص ۱۷۳ بحوالہ اصلی چہرہ) یہ الفتح المبین سے لیا گیا ہے اس کتاب پر عرب وعجم کے ۴۶۶ علماء کی مہریں ثبت ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلد کے لیے لامذہب کا لفظ عرب وعجم کے لیے علماء کا رجسٹرڈ ہے۔ (تجلیات صفدر جلد ۲ ص ۵۶)

حیرت ہے سننے والو، تمہیں نیند آگئی
کیوں سو رہے ہو ختم ہوئی داستاں کہاں (قیصر مشہدی)

واقعہ نمبر ۱۳ رفع الیدین (ایک حنفی سے آنکھیں دو چار ہوئیں)

ذریعۂ معاش کے چکر میں اکثر ہجرتیں کرنی پڑیں۔ اس دوران ایک پکے حنفی دیوبندی سے آنکھیں دو چار ہوئیں۔ میں نے کہا! پیارے! حنفی تو ساری حدیثیں نہیں پڑھتے اور نہ ہی دیکھتے ہیں، ضعیف حدیثوں پر عمل کر کے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس نے کہا وہ کیسے......!؟ میں نے کہا دیکھو دس صحابہؓ رفع الیدین کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کتنی مضبوط دلیل ہے پر تقلید کا پٹہ انہوں نے لازمی لٹکانا ہے...... بس امام والی نماز پڑھنی ہے۔ نبی ﷺ والی نماز نہیں پڑھنی...... خدا کی پناہ......! بقول شاعر:

ٹکڑا کوئی عطا ہو احرام بندگی کا
سوراخ پڑ گیا ہے اخلاص کے کفن میں

دیکھو ابو داؤد شریف میں حدیث شریف باب رفع الیدین میں موجود ہے کہ ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں "میں نے دس صحابہؓ کے سامنے رفع یدین کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے: جب دس صحابہ تصدیق فرمائیں تو آپ کو اس کے علاوہ اور کیا چاہے......؟!؟

حنفی دوست نے کہا: ابڑو صاحب: دس صحابہؓ کی تصدیق تو اپنے مقام پر بڑی شان وعظمت رکھتی ہے۔ ہم اہل سنۃ والجماعت حنفی دیوبندی تو ایک صحابیؓ کی تصدیق پر بھی جان دے دیتے ہیں بشرطیکہ صحیح ثابت ہو جائے: بقول شاعر:

دیوبند والے ابھی زندہ ہیں
دیوبند والے ابھی زندہ ہیں
اندھوں کو نظر کیا آیگا
سورج کی طرح پائندہ ہیں

میں نے کہا دس صحابہؓ والی حدیث صحیح نہیں ہے؟ اُس نے کہا حدیث تو صحیح ہے لیکن پیارے محترم! ابو داؤد شریف میرے پاس موجود ہے، ابھی چل کے دیکھ لیتے ہیں۔ ابو داؤد شریف کے ص ۱۰۴ جلد نمبر ا ہے۔ باب افتتاح الصلوٰۃ ہے۔ ابو حمید ساعدیؓ دس صحابہ کرامؓ میں نماز پڑھ کے دکھاتے ہیں اور ان دس صحابہؓ میں نماز کے واقعہ کو دیکھ کر نقل کرنے والے محمد بن عمر بن عطاء ہیں، ان دس صحابہؓ میں ابو قتادہؓ بھی موجود تھے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔ گویا اس حدیث میں تین باتیں قابل غور ہیں......

اس واقعہ میں جو دس صحابہؓ موجود تھے، وہ کون کون تھے......جنہوں نے رفع یدین کی تصدیق کی ہے؟

(۱) ابو قتادہؓ (وفات ۳۸ھ) ابو قتادہؓ کی وفات ۳۸ ہجری میں ہوئی، ان کی نماز جنازہ ابو تراب علی المرتضیٰؓ نے پڑھائی (طحاوی ج ا ص ۳۱۹ کتاب الجنائز)

(۲) ابو اسیدؓ وفات ۳۵ھ (۳) حضرت سلمان فارسیؓ وفات ۳۴ھ
(۴) عمار بن یاسرؓ وفات ۳۷ھ (۵) ابو مسعود بدریؓ وفات ۳۸ھ
(۶) محمد بن مسلمہؓ وفات ۴۱ھ (۷) زید بن ثابتؓ وفات ۵ھ
(۸) امام حسنؓ بن علیؓ وفات ۴۹ھ (۹) سھل بن سعد وفات ۹۱/ ۸۸ھ
(۱۰) ابو حمید ساعدی وفات!؟! یہ خود نماز پڑھ کے دکھانے والے ہیں۔ اور جو منظر

دیکھنے والے ہیں، وہ نام شاہدی کے طور پر دلیل کو مضبوط بنانے کے لیے اکثر پیش کئے جاتے ہیں۔ اب قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو اس واقعہ کو نقل کرنے والے محمد بن عمرو بن عطاء ہیں، ان کی ولادت ۴۰ھ میں ہوئی ہے۔ انہوں نے پیدا ہوتے ہی مجلس میں شرکت تھوڑی کر لی تھی، کم از کم دس سال کا بچہ کسی مجلس کے حالات صحیح محفوظ کر سکتا ہے۔ جبکہ "محمد بن عمر بن عطاء" ۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جب عمر دس سال ہوئی ہوگی تو تقریباً یہ مجلس اسی وقت قائم ہوئی ہوگی۔ یعنی ۵۰ھ کا واقعہ لگتا ہے۔ اس سے پہلے تو ایسی مجلس کے پورے حالات ایک چھوٹا بچہ محفوظ بھی نہیں کر سکتا۔

سوچا بھی ہے کہ آپ ہیں کس سمت میں گامزن
اے تاجران دین ھدیٰ، عقل و ہوش ہے؟

میں نے بات کاٹتے کہا جب سیدھی حدیث سامنے ہے تو کیوں روڑ مروڑ کر رہے ہو۔ جلدی بات کو ختم کرو۔ تو اس نے کہا یہی تو تم غیر مقلدین میں بیماری ہے۔ جلدی تھک جاتے ہو۔ تحقیق کا خالی ڈنڈھورا پیٹتے ہو۔ باتیں بڑی بڑی کرتے ہو......اور قرآن وحدیث کو مذاق سمجھتے ہو۔ دو چار ترجمے پڑھ کر مفتی و عالم بن جاتے ہو۔ یہی تو لامذہبی کی نشانی ہے۔ بس جلدی سے ہتھیلی پر سورج آجائے۔ پیارے......!

دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
بحرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں

ناراض نہ ہو۔ پلیز سمجھا دو

میں نے کہا اچھا بھائی ناراض نہ ہو...... پلیز مجھے سمجھا دو......!؟ میں سمجھنا چاہتا ہوں......اس پر وہ حنفی دوست ٹھنڈا ہوا اور پھر وہیں سے بات شروع کی۔ کہا......غور سے بات سنو اور سمجھو......! آپ انجینئر ہو حساب کتاب مجھ سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہو۔ جب محمد بن عمرو بن عطاء کی ولادت کو سامنے رکھ کر یہ واقعہ نماز بچاس ۵۰ھ ہجری میں ہوا ہے اور فرماتے ہیں کہ مجلس میں ابو قتادہؓ بھی تھے۔ جو کہ ۳۸ ھجری میں فوت ہو چکے تھے تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ جب یہ مجلس ابو قتادہؓ کی وفات سے بارہ سال بعد قائم ہو رہی ہے تو وہ رفع الیدین ثابت کرنے کے لیے قبر سے اُٹھ کر کس طرح آگئے......؟ یا یہ من گھڑت واقعہ ہے؟

دوسرے صحابی ابو اسیدؓ ہیں جو ۳۵ ھجری میں فوت ہوئے۔ یہ مجلس رفع یدین ان

کی وفات سے بیس سال بعد قائم ہوئی وہ فوت ہونے کے ۲۰ سال بعد کیا قبر سے اٹھ کر اہل حدیثوں کی رفع یدین کی تصدیق کرنے آئے تھے یا من گھڑت کہانی ہے......!؟

تیسرا صحابیؓ جو اس مجلس میں بتایا جاتا ہے۔ سلمان فارسیؓ ہیں جو ۳۴ھ میں فوت ہو چکے تھے۔ یہ واقعہ ان کی وفات سے سولہ سال بعد پیش آیا ہے...... وفات کے بعد رفع الیدین کی تصدیق کے لیے کیا قبر شریف سے تشریف لائے تھے یا من گھڑت صرف رام کہانی ہے؟ اسی طرح یکے بعد دیگرے سارے یعنی دس کے دس صحابہ وفات کے بعد رفع یدین کی تصدیق کرنے کیا قبر سے اُٹھ کر آئے تھے......؟ یا صحابہ کرامؓ پر سراسر جھوٹ بولا گیا ہے......؟
اناللہ وانا الیہ راجعون......

شعور کے لباس میں صداقتیں ہیں منتظر
خلوص و اعتبار کے جہاں کو نکھار دو (ساغر)

مُردوں سے رفع یدین کی تصدیق

عجیب بات ہے آج تو اٹھارہ سال بعد نو سال، سولہ سال، تیرہ سال بعد قبر سے نکل کر رفع الیدین کی مجلس میں شریک ہونا اور تصدیق کرنا کیوں تسلیم ہو رہا ہے یہ بات عقل سے بالاتر ہے...... کہ سماع موتی کا انکار اور قبر سے اُٹھ کر رفع یدین کی تصدیق کا اقرار......!!

وہ بولے جا رہا تھا اور میں اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی خاموشی پر میں نے کہا اب کیا کریں......؟ یہ تو ہماری مضبوط دلیل تھی...... تو اس نے پہلے یہ شعر پڑھا......!

علم و عمل کی یہ کوتاہی، قلب و نظر کی یہ گمراہی
آج کا انسان توبہ توبہ! کتنا ہے انجام سے غافل

پھر کہا کہ: محترم: دو کاموں میں سے ایک کام کرلو۔ یا اس حدیث کو ''ضعیف'' مان لو یا پھر مردوں کا قبر سے نکل کر شریک مجلس ہونا اور مردوں کا تصدیق کرنا بھی مانو...... مردوں کا زندوں سے باتیں کرنا بھی مانو۔ وہ بھی وفات کے کئی کئی سال بعد......!!!

عجب اُلجھن میں ہے درزی
جو کف ٹانکا تو چاک اُدھڑا
اِدھر ٹانکہ اُدھر اُدھڑا
اُدھر ٹانکہ اِدھر اُدھڑا

دیکھو آپ خود ہی فیصلہ کرو کہ جمعرات کو ختم شریف کے لیے روحوں کا آنا تو شرک ہو۔ بدعت ہو اور اٹھارہ بیس سال بعد بدن کا قبروں سے آنا توحید ہو۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

میں نے کہا ابو قتادہؓ کی وفات مؤرخ ''واقدی'' نے تو ۵۴ ہجری بتائی ہے جبکہ آپ نے کہا ۳۸ھ؟! اس پر اُس نے ہمارے اہل حدیث عالم مولانا فیض عالم صدیقی کی کتاب ''صدیقۂ کائنات'' سے صفحہ نمبر ۵۴ پر لکھا دکھا دیا کہ ''واقدی نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ غرض یہ کہ اپنے دل سے روایتیں گھڑنے والا تھا۔'' اب بتاؤ جب واقدی کذاب ابو قتادہؓ کی وفات ۵۴ھ میں لکھ کر لقا ثابت کر نہ سکا تو یقیناً یہ روایت (جس میں اٹھارہ بیس اور سولہ سال کے فوت شدہ لوگوں کو جمع کر کے رفع یدین ثابت کیا گیا ہے) ثابت نہ ہو سکی۔ (تحفۂ اہلِ حدیث جلد ۲ سے مأخذ) بقول شاعر:

رات کا پنچھی کہتا جائے
دن چڑھ آیا، آنکھیں کھولو

رفع الیدین کی قوی دلیل ضعیف نکلی

دس صحابہ کرام والی حدیث تو ہم اہل حدیثوں کی بہت بڑی دلیل تھی۔ آپ نے یہ کیا کیا......؟ اس نے کہا، جو کچھ کیا کتابوں کے حوالوں نے کیا ہے بھائی...... اور یہ بھی سن لو کہ یہ روایت عبد الحمید بن جعفر کی وجہ سے نہایت ''ضعیف'' ہے۔ اگر یہ روایت رفع یدین کی قوی دلیل ہوتی تو امام بخاریؒ اسے اپنی صحیح بخاری میں لاتے۔ اب بتاؤ کہ ضعیف حدیثوں پر عمل آپ برائے نام اہل حدیث کر رہے ہیں۔ یا ہم حنفی......!؟!

عامل حدیث کے یہ بنے ہیں برائے نام
اوروں پہ اہل رائے کا کرتے ہیں اہتمام
ہے خولکی میں ڈھولکی کے ان کا تال و سر
ہے ڈھولکی میں خولکی کے ان کی دھوم دھام

میں نے کہا چلو ابوداؤد میں یہ حدیث ضعیف ہوگئی۔ لیکن وائل بن حجرؓ والی حدیث میں تو ہے...... جو حضور ﷺ کے آخری عمر میں آکر اسلام لائے۔ وہ رفع یدین کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ متاخر اسلام صحابی کا رفع یدین کرنا اس لیے ہے کہ حضور ﷺ نے آخری دم تک رفع یدین کیا ہے۔ اس پر حنفی دوست نے کہا آپ ہی کے غیر مقلد عالم مولانا عبد الرحمٰن.

مبارک پوری کی کتاب ''تحقیق الکلام'' ہے (ص۷۵) پر لکھتے ہیں:

''متاخر الاسلام ہونے سے دلیل لانا اسی کا کام ہے جو اصول حدیث اور اصول فقہ سے ناواقف ہے۔'' (تحقیق الکلام ص۷۵)

متاخر اسلام اور رفع الیدین

مبارک پوری صاحب اسی کتاب ''تحقیق الکلام'' (ص۷۶) پر لکھتے ہیں۔ ''کسی راوی کے اسلام کا متاخر ہونا روایت کے تاخر پر دلالت نہیں کرتا۔'' (ص۷۶) باقی وائل بن حجرؓ کی روایت جس کو آپ نے بڑے ناز کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ اس میں جہاں رکوع کے رفع یدین کا ذکر ہے وہاں سجدے کے دفع یدین کا ذکر بھی ہے۔

اہلِ حدیث سجدوں والا رفع الیدین کیوں چھوڑ دیتے ہیں

اگر کسی راوی کا متاخر الاسلام ہونا اس عمل کے تأخر ہونے کی دلیل ہے تو پھر سجدوں والا رفع یدین چھوڑ کر کیوں گنہگار ہو رہے ہو......؟ دیکھیں حدیث شریف میں دو رفع یدین ہیں رکوع والا...... اور...... سجدہ والا...... لیکن تم ایک کرتے ہو؟ کیوں......!؟

چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے

دیکھو ابو داؤد شریف ہی میں باب رفع یدین پر حدیث موجود ہے، جو جناب پیش فرما رہے ہیں۔ اس میں الفاظ پر غور کریں۔

واذا رفع راسه من السجود ایضا رفع یدیه یعنی اور جب اپنا سر سجدوں سے اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تو محترم! اس روایت پر تو ''شیعہ'' کو خوش ہونا چاہیے۔ نامعلوم آپ لوگ کیوں خوش ہو رہے ہیں۔ یہ روایت ''شیعہ'' کا سجدوں میں رفع یدین ثابت کرتی ہے جس کو جناب نہیں مانتے، ہم حنفی دو رکعات پڑھیں یا چار رفع یدین ایک ہی دفعا ہے۔ کوئی تضاد نہیں۔ شیعہ اور اہل حدیث میں تضاد ہے۔

''رفع الیدین چارٹ''

مسلک	۲ رکعات میں	ٹوٹل	۴ رکعات میں	ٹوٹل رفع یدین
شیعہ	۱+۴+۲+۴+۲+۱	۱۴ چودہ	۴+۲+۱+۴+۲+۱+۴+۲+۱ +۴+۲+۱	۲۸ اٹھائیس
اہل حدیث	۲+۲+۱	۵ پانچ	۲+۲+۱+۲+۲+۱	۱۰ دس
سنی حنفی	۰۱ (ایک)	۰۱ ایک	۰۱	۰۱ ایک

میں نے کہا یہ واقعی بڑا مسئلہ بن گیا......!؟ ذرا یہ بھی واضح کریں کہ آخر وائل بن حجرؓ والی حدیث کی اصل حقیقت کیا ہے؟! اس نے کہا۔ حضرت وائل بن حجرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں دو دفعہ آئے ہیں۔ پہلے آئے پھر دوبارہ ڈیڑھ سال بعد تشریف لائے۔ (جزء بخاری مترجم گرجاکھی غیر مقلد ص۱۶)

حقیقت نمبر۱ (حضرت وائل بن حجرؓ دوبارہ حضور اقدس ﷺ آئے) کی خدمت میں

حضرت وائلؓ جب دوبارہ تشریف لائے تو رفع یدین صرف ابتدائے نماز میں رہ گیا تھا۔ ابو داؤد شریف کے جس صفحہ سے حضرت وائلؓ کی یہ حدیث آپ نے پیش کی ہے اسی صفحہ کے آخر میں دیکھیں:

ثم اتیتهم فرایتهم یرفعون ایدیهم فی افتتاح الصلوٰة فرماتے ہیں: ''میں پھر آیا ان (ﷺ) کے پاس۔ میں نے ان کو دیکھا وہ (ﷺ) نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے۔'' (ابو داؤد ج۱ ص۷۳)

دیکھیں دوبارہ آنے کا ذکر بھی اس حدیث میں ہے اور صرف ایک جو ابتدائی رفع یدین ہے (جس پر حنفی عمل کر رہے ہیں) اس کا ذکر ہے۔ اس کے برعکس جو روایت حضرت! آپ نے پیش کی ہے اس میں تو سجدہ میں رفع یدین کا بھی ذکر ہے۔ بقول شاعر:

راہِ وفا میں کام نہ آیا جاں بازی کا دعویٰ تھا
بے مصرف، لا حاصل نکلا لفظوں کا سرمایہ تھا

آخر میں ایک ہی رفع الیدین رہ گیا۔ رکوع وسجود والا منسوخ ہوگیا

معلوم ہوا کہ جب پہلی مرتبہ تشریف لائے تو رکوع اور سجدے میں رفع یدین تھا۔ جب دوبارہ آئے تو نہ رکوع والا باقی رہا نہ سجدہ والا۔ وہی رہا جس کو اہل سنت والجماعت حنفی کرتے ہیں، وہ ابتداء نماز کا رفع یدین ہے اور الحمدللہ ہم اسی کے پابند ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اور برادرم! باقی محدثوں کی طرح امام ابوداؤدؒ بھی رفع یدین کے باب کے بعد "ترک رفع یدین" کا باب لائے ہیں۔ جس میں سے ایک حدیث تو حضرت وائل بن حجرؓ کی پیش ہوگئی اس کے بعد پورا باب "ترک رفع یدین" کے متعلق ہے۔ اسے غور سے پڑھیں۔ اور یاد رکھو۔ ابڑو صاحب! کہ جب کوئی حکم یا عمل وجود میں ہوتا ہے تب ہی اس کے منع کے لیے کہا جاتا ہے...... اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد میں منع کیا گیا یا وہ عمل یا حکم منسوخ کردیا گیا۔ اور جب منع کیا جائے تو پھر اس عمل کے کرتے ہوئے دیکھنے سے بھی نبی ﷺ کو برا محسوس ہوا۔ جیسے صحیح مسلم کی اس حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

منسوخ ہونے کے باوجود کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی

"حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔" (صحیح مسلم الامر بالسکون حدیث ۴۳۰)

ترک رفع یدین

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جن احادیث میں رکوع وسجود اور نماز میں سر اُٹھنے اور جھکنے کے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر ہے وہ اس ممانعت سے پہلے کی ہیں۔ لہٰذا اس ممانعت کے بعد اب ان سابقہ روایات کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ اسی لیے کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ اخیر زندگی تک آپ ﷺ کا عمل رفع یدین کرنے کا تھا۔

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائیگا

خاتم الانبیاء کے نماز پڑھنے کا طریقہ (صرف پہلی رکعت میں رفع الیدین)

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے

کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پس آپ کھڑے ہوئے تو صرف پہلی دفعہ شروع نماز میں رفع یدین کی اس کے بعد پوری نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کی۔" (نسائی شریف ج۱، ص۱۵۸)

☆☆☆ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بہت سے اہلِ علم صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مذہب ہے اور حضرت سفیان ثوریؒ اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ (ترمذی ج۱ ص۳۵)

نبی پاک ﷺ اور خلفاء راشدینؓ صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین کرتے تھے

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں تو یہ حضرات شروع نماز کے بعد کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔" (دارقطنی ج۱ ص۲۹۵، ابویعلیٰ ج۸ ص۴۵۳)

پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہیں ہے بروایت حضرت علیؓ

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نماز کی پہلی تکبیر کے بعد ساری نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔" (العلل دارقطنی ج۴ ص۲۶)

(نوٹ: اس روایت میں عبدالرحیم ثقہ راوی ہے)

بیشک نبی پاک ﷺ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے

"حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے پھر ساری نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کرتے تھے......" (بیہقی فی الخلافیات زیلعی ج۱ ص۴۰۴)

رفع الیدین کرنے کی کوئی ایک بھی قولی حدیث ہے تو ذرا پیش کریں

بقول اوکاڑی صاحبؒ "حیرانگی کی بات یہ ہے کہ پورے تیئس سالہ دور نبوت میں ایک لمحہ کے لیے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک پر نہیں آیا۔ آپ نے مبارک زبان سے جب بھی ارشاد فرمایا تو یہی فرمایا کہ نماز کی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرو اور نماز کے اندر کسی بھی جگہ رفع یدین نہ کرو۔ لیکن آپ نے ایک دفعہ بھی یہ نہ فرمایا کہ پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرو اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرو۔ رکوع کے شروع وآخر میں رفع یدین کرو اور سجدہ کے شروع اور آخر میں رفع یدین نہ کرو۔

اگر کوئی غیر مقلد ہمت اور جرأت کر کے صرف ایک، صرف ایک اور صرف ایک ہی

قولی حدیث پیش کردے جس میں ان کا مدعی بطور نص موجود ہو تو اس کو انعام بھی دیں گے اور رفع یدین کرنا شروع کردیں گے۔ ہے کوئی مردِ میدان جو صرف ایک ہی حدیث قولی صحیح صریح سند سے پیش کر کے انعام حاصل کرے۔" (مجموعہ رسائل جلد نمبرا ص ۱۶۷)

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کیا رفع یدین مستحب ہے؟

اگر کوئی غیر مقلد رفع یدین مذکورہ مقامات کی قولی حدیث سے سنت ثابت نہ کر سکے اور قیامت تک نہ کر سکے گا تو کم از کم آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ سے زیر بحث رفع یدین کا اتنا ہی ثواب ثابت کردے جتنا اشراق کی نماز، تحیۃ الوضو اور مسواک کا ثواب ہے۔ آپ یقین کریں کہ دنیا کا کوئی غیر مقلد آنحضرت ﷺ کے ارشاد عالی سے رفع یدین کی اتنی ترغیب بھی نہیں دکھا سکتا۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو میدان میں آئے اور آنحضرت ﷺ سے رفع یدین کا مسواک جتنا ہی ثواب ثابت کردے۔" (حضرت اوکاڑویؒ)

کفن باندھے ہوئے سر سے
میں صدقے دست قاتل کے میرے قاتل نکل گھر سے

یاد رہے کہ رفع الیدین کے بارے میں یاد رکھنے کی باتیں

مذہب احناف کثر اللہ سوادہم ان روایات کو لیا کرتے ہیں یعنی معمول بہا قرار دیتے ہیں جو قرآن کریم کے ساتھ مطابقت رکھیں۔

۱۔ مسئلہ رفع الیدین میں بھی وہ روایات جو ترک رفع یدین کو بیان کرتی ہیں وہ قرآن کریم کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ (قوموا للہ قانتین)

۲۔ نسخ پر اتفاق ہو تو متفق علیہ کو لینا زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے۔

۳۔ نماز میں حرکات سے سکون کی طرف انتقال واقع ہوتا رہتا ہے جیسا کہ ابتداء اسلام میں نماز میں چلنا پھرنا بات چیت کرنا۔ سلام کا جواب دینا جائز تھا۔ جب اس بارہ میں روایتوں میں تعارض ہوا تو احناف نے ان روایات کو لیا جو سکون پر

دلالت کرتی ہیں۔

۴۔ جب قولی اور فعلی روایات میں تعارض ہو جائے تو قولی روایات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ احناف کی روایات قولی ہیں۔

۵۔ فعلی روایات متعارض ہیں اور قولی روایات تعارض سے خالی ہیں۔

۶۔ ترک رفع یدین کی روایات کے راوی وہ صحابہؓ ہیں جو معمر اور فقیہ تھے اور پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔

۷۔ رفع یدین نہ کرنے کی احادیث پر صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کا متواتر عمل ہے اس لیے وہی راجح ہیں۔ (مجموعہ رسائل ج ا ص ۱۷۵)

تحقیق کرنے کے بعد آخر کار میں نے بھی رفع یدین چھوڑ دی......

الحمدللہ مجھے بات سمجھ آگئی۔ میں نے کہا آج کے بعد اسی طرح نماز بغیر رفع یدین کے پڑھوں گا جس طرح پہلے پڑھتا تھا۔ باقی مسائل بعد میں ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ضد اور عناد کو چھوڑ کر حق سمجھنے۔ پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

رہا کچھ آسرا رستے میں منزل پر پہنچنے کا
نظر آتی رہی جب تک کہ گرد کارواں مجھ کو

واقعہ ۱۴: مرد و عورت کی نماز میں فرق ہے یا نہیں؟

کچھ دن گذرے کہ ہمشیرہ کا فون آیا کہ اہلحدیث رشتہ داروں کے ایک گھر میں مستورات کا بیان ہوا۔ جس میں یہ واضح کیا گیا کہ "مرد اور عورت کی نماز میں فرق بالکل نہیں" وہ پریشان تھی اور پوچھنے لگی کہ اب کیا ہوگا۔ کیا ہماری نمازیں ضایع ہوگئیں...... وغیرہ میں نے تسلی دے کر کہا آپ جس طریقے سے نماز پڑھ رہی ہو۔ وہ بالکل صحیح اور سنت کے مطابق ہے۔ آپ کی ہر حرکت نماز حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے کسی کے وسوسہ میں نہ آئیں۔

حقیقت ۱۱ فرق ہے (احادیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں)

غیر مقلدین اور احناف کے درمیان بہت سے مسائل میں اختلاف ہے اور ان

مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں ہے۔ غیر مقلدین کا یہ مسئلہ قرآن اور حدیث سے ہرگز ثابت نہیں ہے بلکہ اجماع امت اور احادیث کے خلاف محض ابن حزم کی تقلید پر مبنی ہے۔

ذہنیت کے غلام اے راہی
سب سے بڑھ کر غلام ہوتے ہیں

شریعت مطہرہ میں بعض احکام مرد عورت میں مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں فرق ہوتا ہے......مثلاً......

۱۔ حج مرد عورت پر فرض ہے لیکن عورت کے لیے زادراہ کے علاوہ محرم کی شرط بھی ہے یا خاوند ساتھ ہو۔
۲۔ حج سے احرام کھول کر مرد سر منڈواتے ہیں۔ مگر عورت سر نہیں منڈواتی۔
۳۔ حکمِ نکاح مرد عورت دونوں میں مشترک ہے مگر طلاق مرد کے ساتھ خاص ہے۔ اس کا حق صرف مرد کو ہے اور "عدت" عورت کے ساتھ خاص ہے۔
۴۔ ایک مرد کو چار عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت ہے مگر ایک عورت کو ایک سے زائد مرد سے نکاح کی اجازت نہیں۔
۵۔ وراثت میں بھی عورت اور مرد میں فرق ہے۔
۶۔ حالات یعنی زچگی۔ ماہواری وغیرہ بھی عورت کے ساتھ خاص ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اتنا فرق تو اہل حدیث بھی مانتے ہیں

خود اہل حدیث (غیر مقلدین) بھی نماز کے بہت سے مسائل میں مرد اور عورت کے درمیان فرق کرتے ہیں......مثلاً......

۱۔ ان کی مساجد میں مرد تو امام اور خطیب ہیں لیکن کسی مسجد میں عورت نہ امام ہے نہ خطیب۔
۲۔ ان کی مساجد میں مؤذن ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت کو کبھی موذن نہیں بناتے۔
۳۔ نماز باجماعت کی اقامت ہمیشہ مرد کہتے ہیں۔ عورت سے اقامت نہیں کہلواتے۔
۴۔ مرد ہمیشہ اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ عورتوں کو اگلی صفوں میں کھڑا نہیں کرتے۔

۵۔ ان کے اکثر مرد ننگے سر نماز پڑھتے ہیں مگر عورتیں نماز کے وقت دوپٹہ نہیں اتار پھینکتیں۔

حدیث: "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔" (ترمذی شریف ج۱ص۸۶، ابوداؤد ج۱ص۹۴)

۶۔ ان کے مردوں کی اکثر کہنیاں اور نصف پنڈلیاں نماز میں ننگی رہتی ہیں لیکن ان کی عورتیں اس طرح نماز نہیں پڑھتیں۔
۷۔ مرد اور عورت کی ستر میں بھی فرق ہے۔
۸۔ نماز جمعہ مرد پر فرض ہے عورت پر فرض نہیں۔ اسی طرح نماز پنج گانہ کا باجماعت ادا کرنا مردوں پر لازم ہے نہ کہ عورتوں پر۔ وغیرہ وغیرہ

چٹکیاں لیتی ہے فطرت چیخ اُٹھتا ہے ضمیر
کوئی کتنا ہی حقیقت سے گریزاں کیوں نہ ہو

ظاہر ہے کہ ان سب مسائل میں سنتوں بلکہ فرائض تک کے مقابلے میں عورت کے ستر اور پردہ کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اسی لیے أئمہ اربعہؒ نے رکوع، سجود اور قعدے وغیرہ کی ہیئت میں بھی مرد اور عورت کے فرق کو ملحوظ رکھا اور اس میں اصل علت اسی ستر پوشی کو قرار دیا ہے۔ (مجموعہ رسائل ج۱ص۲۸۰، ۲۸۱)

عورت کا پردہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا سوال

اللہ تعالیٰ نے پردے کے حکم میں عورتوں کے لیے بہت سے دینی و دنیوی فوائد رکھے ہیں۔ جنہیں صرف وہ ہی خواتین محسوس کر سکتی ہیں جو کہ شریعت کے عین مطابق پردے کے حکم پر عمل کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری خواتین کو اس حکم پر عمل کرنے کی توفیق اور مرتے دم تک اس پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک بار مجمع عام سے دوران خطاب پوچھا۔

"بتاؤ، کہ اللہ تعالیٰ کی وہ کون سی صفت ہے جو اُس نے اپنی وہ صفت صرف عورت کو عطا فرمائی ہے؟ کسی نبی یا ولی کو بھی عطا نہیں فرمائی......؟ مجمع پر سکوت چھا گیا تو آپ نے

فرمایا...... "پردہ" ...... پر آجکل جو کچھ ہو رہا ہے اُس پر

کیا خوب علامہ اقبالؒ نے کہا کہ

وعظ میں فرما دیا کل آپ نے یہ صاف صاف
پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہوگئے (اقبالؔ)

شیطان حیلہ باز ہے اور فکر کی آزادی ابلیس کی ایجاد ہے

یہ شیطان حیلہ باز ہے جو کوئی نہ کوئی برائی کا راستہ ڈھونڈ کر انسان کو بہکاتا ہے اور اچھے اعمال بھی ضایع کرادیتا ہے۔

موجودہ دورِ پُر فتن میں لباس و جسم کی خوبصورتی کو چھپانے کے لیے عبایا سجائے اور سنوارے جارہے ہیں۔ ابلیس کے چیلے یہ نیا طریقہ بے حیائی سکھانے میں مشغول ہیں۔

یاد رکھیں! "گندگی کا سوراخ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، غلیظ پانی کو آنے سے نہیں روک سکتا۔"

دیکھیے شیطان آزاد فکر کس طرح حیلہ بہانے ڈھونڈ لیتا ہے۔

گو فکر خدا دادا سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد (اقبالؔ)

دراصل یہ سب اسی صدی کی خرافات ہیں ورنہ پہلے تو سادہ کپڑے کے سادہ عبایا (برقعہ) پہنے جاتے تھے۔ خواتین کی خوبصورتی چھپانے کے لیے ہی حکم ہے کہ: "اپنے اوپر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھو......" عورت کی عزت و آبرو کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی پردہ کی وجہ سے مرد و عورت کی نماز میں بھی فرق صاف صاف بتایا گیا ہے۔

جن احادیث سے مرد و عورت کی نماز میں فرق کیا جاتا ہے ان میں سے بعض احادیث صحاح ستہ کی ہیں اور بعض احادیث صحاح ستہ کے علاوہ دوسری کتب حدیث سے لی گئی ہیں۔

صحاح ستہ کے علاوہ بھی تو احادیث کی کتابیں ہیں جو معتبر بھی ہیں

احادیث کی بیسیوں کتب محدثین نے لکھیں اور ان کی اسناد بھی موجود ہیں۔ ان کتب سے روایات لینا اور ان کے مطابق چلنا احادیث رسول ﷺ پر ہی عمل کرنے کے مطابق ہے۔

احادیث کے اصول محدثین اور ائمہ رجال نے ہی واضح کیے ہیں مثلاً یہ حدیث "صحیح" ہے "حسن" ہے "ضعیف" ہے یا "موضوع"......

خیر القرون کے محدثین

اور یہ بات بھی یاد رہے کہ بہت سی کتب حدیث ایسی ہیں جو صحاح ستہ سے بھی بہت پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً

"موطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، موطا امام محمد، کتاب الآثار، مسند احمد، مسند امام اعظم، مسند ابی حنیفہ...... وغیرہ جیسی قیمتی کتب لکھی گئیں۔ خیر القرون کے زمانے میں جب یہ کتب لکھی گئیں تو اس وقت سَند پوچھنے کا رواج ہی نہ تھا پھر فتنے کے زمانے میں اس کا آغاز ہوا تاکہ کوئی باطل عقائد و نظریات والا احادیث گھڑ کے مسلمانوں کے عقائد و اعمال سے نہ کھیلے تفصیل کے لیے دیکھیے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱) خیر القرون میں صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعین کا زمانہ آتا ہے۔ لہٰذا سَند پر جرح کی ابتدا بھی ان حضرات کے بعد شروع ہوئی۔ اس لیے آج اگر کوئی بدبخت ان حضرات کے کیڑے نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ وہ نبی علیہ صلاۃ وسلام کے ارشاد "خیر القرون" کی نفی کر رہا ہے۔"

زائرانِ کعبہ سے اقبالؔ یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں (اقبالؔ)

نماز میں طریقہ کار کا فرق واضح ہے

مرد و عورت کی نماز میں طریقہ کار کا فرق احادیثِ رسول ﷺ، روایات صحابہؓ، اور اقوال تابعینؒ و تبع تابعین سے ملتا ہے جس کا انکار کرنا قرآن و سنت اور سلف صالحین کے انکار کے مترادف ہے۔ جبکہ احناف اہل سنت و الجماعت عوام الناس کو سلف صالحین سے بدظن و بیزار نہیں کروانا چاہتے اس لیے احناف وہ ہی عمل لے کر چلتے ہیں جو احادیث رسول ﷺ، روایات صحابہؓ اور فقہائے اُمت سے مل رہا ہو۔

غیر مقلدین ضد میں آکر صحیح احادیث کا بھی انکار کردیتے ہیں

اسی اصول کے پیش نظر حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ نے "خواتین کا طریقہ نماز" پر قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں ایک کتاب لکھی جس

فرمایا...... ''پردہ'' ...... پر آجکل جو کچھ ہو رہا ہے اُس پر
کیا خوب علامہ اقبالؒ نے کہا کہ

وعظ میں فرما دیا کل آپ نے یہ صاف صاف
پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہوگئے (اقبالؔ)

شیطان حیلہ باز ہے اور فکر کی آزادی ابلیس کی ایجاد ہے

یہ شیطان حیلہ باز ہے جو کوئی نہ کوئی برائی کا راستہ ڈھونڈ کر انسان کو بہکاتا ہے اور اچھے اعمال بھی ضایع کرادیتا ہے۔

موجودہ دورِ پُر فتن میں لباس و جسم کی خوبصورتی کو چھپانے کے لیے عبایا سجائے اور سنوارے جارہے ہیں۔ ابلیس کے چیلے یہ نیا طریقہ بے حیائی سکھانے میں مشغول ہیں۔

یاد رکھیں! ''گندگی کا سوراخ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، غلیظ پانی کو آنے سے نہیں روک سکتا۔''

دیکھیے شیطان آزاد فکر کس طرح حیلہ بہانے ڈھونڈ لیتا ہے۔

گو فکر خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد (اقبالؔ)

دراصل یہ سب اسی صدی کی خرافات ہیں ورنہ پہلے تو سادہ کپڑے کے سادہ عبایا (برقعہ) پہنے جاتے تھے۔ خواتین کی خوبصورتی چھپانے کے لیے ہی حکم ہے کہ: ''اپنے اوپر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھو......'' عورت کی عزت و آبرو کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی پردہ کی وجہ سے مرد و عورت کی نماز میں بھی فرق صاف صاف بتایا گیا ہے۔

جن احادیث سے مرد و عورت کی نماز میں فرق کیا جاتا ہے ان میں سے بعض احادیث صحاح ستہ کی ہیں اور بعض احادیث صحاح ستہ کے علاوہ دوسری کتب حدیث سے لی گئی ہیں۔

صحاح ستہ کے علاوہ بھی تو احادیث کی کتابیں ہیں جو معتبر بھی ہیں

احادیث کی بیسیوں کتب محدثین نے لکھیں اور ان کی اسناد بھی موجود ہیں۔ ان کتب سے روایات لینا اور ان کے مطابق چلنا احادیث رسول ﷺ پر ہی عمل کرنے کے

احادیث کے اصول محدثین اور ائمہ رجال نے ہی واضح کئے ہیں مثلاً یہ حدیث ''صحیح'' ہے ''حسن'' ہے ''ضعیف'' ہے یا ''موضوع''......

خیر القرون کے محدثین

اور یہ بات بھی یاد رہے کہ بہت سی کتب حدیث ایسی ہیں جو صحاح ستہ سے بھی بہت پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً

''موطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، موطا امام محمد، کتاب الآثار، مسند احمدؒ، مسند امام اعظم، مسند ابی حنیفہ...... وغیرہ جیسی قیمتی کتب لکھی گئیں۔ خیر القرون کے زمانے میں جب یہ کتب لکھی گئیں تو اس وقت سَند پوچھنے کا رواج ہی نہ تھا پھر فتنے کے زمانے میں اس کا آغاز ہوا تاکہ کوئی باطل عقائد و نظریات والا احادیث گھڑ کے مسلمانوں کے عقائد و اعمال سے نہ کھیلے تفصیل کے لیے دیکھیے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱) خیر القرون میں صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعین کا زمانہ آتا ہے۔ لہٰذا سَند پر جرح کی ابتدا بھی ان حضرات کے بعد شروع ہوئی۔ اس لیے آج اگر کوئی بدبخت ان حضرات کے کیڑے نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ وہ نبی علیہ صلاۃ وسلام کے ارشاد ''خیر القرون'' کی نفی کر رہا ہے۔''

زائرانِ کعبہ سے اقبالؔ یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں (اقبالؔ)

نماز میں طریقہ کار کا فرق واضح ہے

مرد و عورت کی نماز میں طریقہ کار کا فرق احادیثِ رسول ﷺ، روایات صحابہؓ، اور اقوال تابعینؒ و تبع تابعین سے ملتا ہے جس کا انکار کرنا قرآن و سنت اور سلف صالحین کے انکار کے مترادف ہے۔ جبکہ احناف اہل سنت والجماعت عوام الناس کو سلف صالحین سے بدظن و بیزار نہیں کروانا چاہتے اس لیے احناف وہ ہی عمل لے کر چلتے ہیں جو احادیث رسول ﷺ، روایات صحابہؓ اور فقہائے اُمت سے مل رہا ہو۔

غیر مقلدین ضد میں آکر صحیح احادیث کا بھی انکار کردیتے ہیں

اسی اصول کے پیش نظر حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

میں مرد و عورت کے درمیان رکوع، سجدہ اور تشہد کے طریقہ کار کو مدلل سمجھایا ہے۔عوام میں اس کتاب کی مقبولیت سے نالاں ہو کر ایک غیر مقلد عالم "صلاح الدین صاحب" نے جواب لکھا۔ جواب کیا تھا بس خانہ پوری تھی جو انہوں نے اپنی جماعت کے ناخواندہ حواریوں کو خوش کرنے کے لیے کی۔ جس کے جواب میں حضرت مولانا محمد امجد سعید صاحب نے "مرد اور عورت کی نماز میں فرق" کتاب لکھی حالانکہ غیر مقلدین کی بے تکی تحریر کا جواب دینا ضروری نہیں تھا پر اس تحریر میں بہت سارے مقامات پر احادیث صحیحہ کا انکار، صحابہؓ اور تابعینؒ و تبع تابعینؒ کے ارشادات کا رد اور جگہ جگہ ہمارے اکابرین کا مذاق اڑایا گیا اس لیے اس تلبیسانہ تحریر کا جواب دینا ضروری ہو گیا تھا...... جس کا جواب قیامت تک غیر مقلدین نہیں دے سکتے......

نہ ڈالو عکس رخ ناز میری آنکھوں پر
بجھے چراغ ہی اچھے انہیں جلاؤ نہیں (احمد ندیم قاسمی)

یاد رکھیں اور ٹھنڈے دماغ سے سوچیں......

۱۔ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی طرح ہونا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

۲۔ خواتین کا طریقہ نماز مردوں کے طریقے سے جدا ہونا بہت سی احادیث و آثار صحابہؓ و تابعینؒ سے ثابت ہے۔ جس پر چاروں ائمہ فقہ متفق ہیں۔

ائمہ مجتہدین اور ائمہ محدثین بھی فرق کے قائل تھے

غیر مقلدین بھی عورتوں کی نماز میں کچھ نہ کچھ فرق کے قائل ہیں اور یہی بات احناف بھی کہتے ہیں۔لیکن افسوس کہ احناف کی ضد میں غیر مقلدین ان صحیح احادیث کو بھی ماننے کے لیے تیار نہیں جن کو ائمہ مجتہدینؒ نے قبول کیا ہے اور ائمہ حدیث نے بھی قبول کیا ہے۔

بعض موقعوں پر اگر "صحیح حدیث" نہ ملے تو صرف اصول بیان ہوتے ہیں اور انکی "فروع" میں بہت سے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ مثلاً شریعت نے مطلقاً "نشہ" کو حرام قرار دیا ہے جب یہ اصول ہمارے ہاتھ آ گیا تو اب ہمارے لیے صرف "شراب" ہی حرام نہ رہی بلکہ ہر وہ چیز حرام ہو گئی جس میں نشہ ہو۔ اسی طرح بدعات کے بارے میں نبی

ہمارے لیے بدعات کو تلاش کرنا کوئی مشکل نہیں۔ دین میں ہر نئی بات/ چیز بدعت ہوگی۔ اب اگر بریلوی حضرات یہ کہہ دیں کہ گیارویں کی حرمت ثابت کرنے کے لیے صحیح حدیث درکار ہے۔" تو کیا یہ غیر مقلد صلاح الدین صاحب کوئی ایسی حدیث دکھا سکیں گے۔ جس میں گیارویں کو حرام قرار دیا گیا ہو......؟ اور اگر نہ دکھا سکیں تو کیا گیارویں جائز ہو جائے گی؟

کیا بھینس کا دودھ حلال ہے؟

اگر اہل حدیث صلاح الدین صاحب سے بھینس کے "دودھ" حلال ہونے کے متعلق "صحیح حدیث" طلب کی جائے تو کیا وہ دکھا سکتے ہیں...... اگر نہیں دکھا سکتے اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو پھر قیاس شرعی کے ذریعے ہی اس کا حکم تلاش کریں گے اور یہی احناف کہتے ہیں۔ لہٰذا عقل کے ناخن لیں......اور علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں......

سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں میں
ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں (اقبال)

بددیانتیاں!(حدیث کا کچھ حصہ بیان کرنا پھر بغلیں بجانا)

نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانے سے لے کر آج تک مرد و عورت کی نماز میں کبھی بحث نہ ہوئی تھی۔ عورتیں الگ طریقے سے نماز پڑھتی جبکہ مرد الگ طریقے سے۔ اس طریقے کا ثبوت قرآن و حدیث اور اجماع اُمت میں بڑی صراحت کے ساتھ ملتا ہے۔ لیکن اب اچانک اہلِ حدیث علماء کی طرف سے امت کے اندر افتراق و انتشار کی راہیں ہموار کرنے کے لیے مرد و عورت کی نماز پر بحث شروع کردی گئی ہے تاکہ ہر گھر میں لڑائی اور مار کٹائی شروع ہو جائے۔ غیر مقلد حافظ صلاح الدین صاحب نے اپنی کتاب میں سب سے بڑی دلیل جو دی ہے وہ یہ ہے۔ "صلو اکمارایتمونی اصلی" (ص۵) دراصل یہ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ جسے دلیل بنا کر ہر غیر مقلد بغلے بجاتا ہے۔ آپ حیران ہونگے جب یہ پوری روایت آپ خود پڑھیں گے اور جب سے اسلام آیا ہے کسی مجتہد، محدث، عالم فقیہ نے اس حدیث کو "مرد و عورت کی نماز میں فرق نہیں" پر استدلال نہیں کیا...... یہ روایت مرد و عورت کی نماز میں فرق نہ کرنے پر بالکل دلالت نہیں کرتی۔ صحیح بخاری کی اس روایت کا مکمل متن ملاحظہ ہو۔

صحیح بخاری کی روایت کا مکمل متن ملاحظہ ہو

ترجمہ: حضرت مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے چند نوجوان تھے آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن قیام رہا رسول اللہ ﷺ نرم دل اور رقیق القلب تھے جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو......؟ ہم نے بتلایا......! پھر آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو۔ انہیں دین سکھاؤ۔ اور دین کی باتوں کا حکم کرو۔ آپ ﷺ نے بہت سی چیزوں کا حکم فرمایا (جن کے متعلق حضرت مالکؓ فرماتے ہیں کہ) وہ مجھے یاد نہیں اور پھر فرمایا اس طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان دینا اور جو تم میں سے سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے......" (صحیح بخاری ج ۱ ص ۸۸، الرقم الحدیث ۶۰۰) یہ ہے مکمل حدیث کا ترجمہ جس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو لے کر اہلِ حدیث حضرات نے عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ روایت میں مرد ہی مخاطب ہیں نا کہ خواتین......

کیوں نام حدیث پہ دیتے ہیں یہ اہل حدیث ہم کو دھوکا
ہم کب تک آخر صبر کریں ان پر بھی شرافت لازم ہے

گیلانی

حالانکہ اس روایت میں عورتوں کا ذکر تک نہیں

بخاری کی اس مکمل روایت کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا اس روایت کے کسی بھی حصہ میں "مرد وعورت کی نماز" کا ارشارۃً بھی تذکرہ ہے......؟ ہرگز نہیں...... بلکہ اس پوری روایت میں عورتوں کا ذکر تک نہیں ملتا۔ اس روایت میں تو چند نوجوان مردوں کو شریعت کے احکامات کی پابندی کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ نماز اور اذان کی تلقین کی جارہی ہے۔ دیکھیں امام بخاریؒ اس روایت کو "مسافر" کی نماز اور اذان کے سلسلے میں لائے ہیں نہ کہ تمام نمازوں کے متعلق کسی نے کیا خوب کہا کہ:

سوچا بھی ہے کہ آپ ہیں کس سمت میں گامزن
اے تاجرانِ دینِ ھدیٰ! عقل و ہوش ہے؟

پوری غیر مقلدیت کو کھلا چیلنج

احناف تو پوری غیر مقلدیت کو "کھلا چیلنج" کرتے ہیں کہ، بتائیں کیا کسی بھی محدث یا فقیہ نے اس روایت سے "مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں" کے طور پر استدلال کیا ہے......؟ اگر اس روایت (صلوا کما رائیتمونی اصلی......) کو اپنے عموم پر ہی رہنے دیا جائے تو پھر عورتوں کی اذان اور امامت کا مسئلہ بھی نکل آئے گا۔ کیا حافظ صاحب عورتوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے تیار ہیں......؟ اس تفصیل سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ مرد وعورت کی نماز کے حوالے سے جو روایت غیر مقلدین (اہل حدیث) پیش کرتے ہیں وہ کسی طرح بھی ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔ لہٰذا احناف اہل سنت والجماعت کے واضح دلائل کی روشنی میں مرد وعورت کی نماز میں فرق کیا جائے گا۔

غیر مقلدین المعروف اہل حدیث دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ "ہم صرف اور صرف قرآن اور صحیح حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں اور کسی تیسری چیز کو نہیں مانتے" جبکہ ان کا یہ کہنا محض دعوی ہی کی حد تک محدود ہے۔ حقائق کے ساتھ اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ لہٰذا بقول شاعر لکھنوی،

نہ ملتا نقد جاں دے کر بھی اک لمحہ محبت کا
گراں تھا اس قدر سودا کہ ہم بازار چھوڑ آئے

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن نے فرمایا: ماننا اور بات ہے کرنا اور......

کچھ دن پہلے حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب جامعہ مدینہ رائے ونڈ جدید میں ولی کامل استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے (حضرت کو دشمنانِ ختمِ نبوت نے زخمی کیا تھا ان کے سر میں کافی چوٹیں آئی تھیں الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت فرمائی) نماز عصر کے بعد مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کو طلباء نے گھیر لیا اور دورۂ ختم بخاری والے ایریا میں درس دینے پر اصرار کیا، میں گنہگار بھی اتفاق سے حاضرِ مجلس تھا۔ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم نے بیان میں اس بات کی وضاحت فرماتے کہا، لوگو! "دین میں جو باتیں مان نے کی ہیں وہ مانو اور جو باتیں کرنے

کی ہیں وہ کرو۔ یہ بھی اطاعت ہے...... ماننا اور چیز ہے اور کرنا اور چیز ہے۔ نبی پاک ﷺ نے !! شادیاں کی اور بیک وقت ۹ بیویاں نکاح میں رہیں۔ یہ بات ہر مسلمان مانتا ہے لیکن کرتا نہیں تو ماننا اور بات ہے اور کرنا اور......

سولہ ماہ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز ادا کی گئی

نبی کریم ﷺ نے سولہ ۱۶ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی بعد میں بیت اللہ کی طرف...... یہ بات ماننا اور ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن یہ کہہ کر کہ یہ سنت ہے اور کرنا...... کیا یہ صحیح ہوگا۔" اہلِ حدیث حضرات بھی دینِ منسوخہ پر لوگوں کو لگا کر تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں جبکہ اہلِ سنت والجماعت احناف اسی دین کو لے کر چلنے والے ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے آخری ایام میں صحابہؓ کے حوالے کیا۔

لطیفہ۔ پاس کر یا برداشت کر

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کے پاس ایک شخص (شاید وہ ڈرائیور تھا) آیا اور پوچھا کہ حضرت! مجھے مشکل باتیں سمجھ نہیں آتیں مجھے تو بس عام فہم طریقے سے بتائیں غیر مقلد کسے کہتے ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا کہ: آپ ڈرائیونگ کرتے ہیں اکثر گاڑیوں پر لکھا ہوتا ہے کہ "پاس کر یا برداشت کر" تو غیر مقلد وہ ہے جو نہ پاس کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے برداشت ہوتا ہے۔ وہ بس ہمیں دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھتا رہتا ہے۔ نہ خود دین کو سمجھتا ہے اور نہ ہی کسی سے سمجھتا ہے۔ نہ مانتا ہے اور نہ ہی منوا سکتا ہے۔

فرق صاف ظاہر ہے (حدیث ۱)

تکبیر تحریمہ میں مرد کے لیے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں تک لے جائے لیکن عورت کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ سینہ تک لے جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجرؓ سے صحیح حدیث معجم طبرانی کے اندر موجود ہے چنانچہ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔" جب تم نماز شروع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ اپنی چھاتیوں تک اُٹھائے۔" (معجم طبرانی ج ۱۲ ص ۱۸ حدیث نمبر ۱۹۶۴۰) اس روایت میں مرد اور عورت کے ہاتھ اٹھانے کی کیفیت اور فرق کو رسول اللہ ﷺ نے بڑے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اسی لیے احناف اہل سنت والجماعت عورتوں کو نماز کے ابتدائی رفع یدین میں مردوں کی طرح ہاتھ کانوں تک اٹھانے سے منع کرتے ہیں۔ فرق تو صاف ظاہر ہے مگر پھر بھی غیر مقلد کہے کہ فرق نہیں ہے تو بقول اقبال کہ اپنے اہل حدیث بھائیوں کو یہی کہوں گا کہ

فدا کرتا رہا دل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے

نماز میں "ستر عورت" کے اصول کو مدنظر رکھا گیا

عرب کے شیوخ نے اپنے کتبِ فقہ میں "قرآن وسنت" کے بیان کردہ اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسائل بتلائے ہیں۔ انہیں مسائل میں سے ایک مسئلہ عورت۔ کے لیے "نماز میں ستر" کا بھی ہے۔ امام بیہقی اپنی سنن میں لکھتے ہیں "یعنی نماز کے وہ تمام احکام جن میں مرد وعورت کے درمیان فرق ہے وہ ستر کے "اصول" پر مبنی ہیں۔ عورت کو حکم ہے ان تمام چیزوں کے لحاظ کرنے کا جو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ کا باعث ہوں" (سنن بیہقی ج ۲ ص ۲۲۲)

استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالحیی لکھنویؒ تحریر فرماتے ہیں:" عورتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینے پر ہاتھ رکھنا ہے" (السعادیہ ج ۲ ص ۱۵۶)

عورت کہاں ہاتھ باندھے گی اس میں امت کا اجماعی مسئلہ یہی ہے کہ وہ "سینے" پر ہاتھ باندھے گی اس سلسلے میں وہی روایات مدنظر رکھیں جو "ستر عورت" کے حوالے سے محدثین نے نقل کی ہیں۔ اور اجماع اُمت کا مخالف بحکم قرآن وحدیث دوزخی ہے اور حدیث میں اجماع سے کٹنے والے کو شیطان بھی کہا گیا ہے......

اہل حدیثوں کے پاس ایک بھی ایسی روایت نہیں جس میں اس بات کی صراحت ہو کہ "عورتوں کا طریقۂ نماز بالکل مردوں کی طرح ہے۔"

قرآن وسنت کی تشریحات کو جب تک صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ و تبع تابعینؒ کی تعبیرات کی روشنی میں نہ سمجھا جائے اس وقت تک مسلمان قرآن وحدیث کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتا۔ لہٰذا ہر عام بندہ قرآن وحدیث کا ترجمہ پڑھ کر مفتی یا عالم نہیں بن سکتا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک بار ہا عوام کو کہتا ہے کہ سب ترجمہ پڑھو اور خود سمجھو۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ

ایک بندہ ڈاکٹری کی ساری کتابیں گھر میں پڑھ کر ڈاکٹر کہلائے۔ ہسپتال بھی کھول لے کیا آپ ہمت کرتے ہیں کہ اس سے علاج یا آپریشن کروائیں۔ جب ایک ہنر کے لیے آپ ہمت نہیں کر رہے۔ تو جس دین پر دنیا اور آخرت کا دارومدار ہے...... اس کو آپ ترجمہ پڑھ کر خود سمجھ لوگے۔ بغیر کسی استاد اور ماحول کے......! حیرت ہے......!!

مبلغ اعظم حضرت مولانا عمر پالنپوریؒ کی نصیحت

یہاں اک بات حضرت مولانا پالنپوری صاحب کی یاد آگئی حضرت عربوں کے مجمع میں بھی فرماتے تھے کہ تم کو نصیحت کرتا ہوں اور تم بھی اپنی اولاد کو نصیحت کر دینا کہ قرآن کریم کو حدیث اور صحابہ کے واسطے کے بغیر نہ سمجھنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور گمراہ کردو گے۔ (بکھرے موتی جلد اول صفحہ۳)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا (اقبال)

فرق صاف ظاہر ہے، حدیث نمبر۲

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب نماز میں بیٹھے تو ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے جو زیادہ ستر کی حالت ہے اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر فرماتے ہیں اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔" (بیہقی ج۲،ص۲۲۳)

فرق صاف ظاہر ہے، حدیث نمبر۳

"حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کریں اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں۔" (بیہقی ج۲ص۲۲۲)

امام ابو داؤد مراسیل میں روایت فرماتے ہیں کہ
"آنحضرت ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو فرمایا! "جب تم دونوں سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا دو بے شک عورت اس بارہ میں مرد کی طرح نہیں ہے۔" (مراسیل ابو داؤد ص۲۸، سنن کبریٰ للبیہقی ج۲ص۲۲۳)

آخری خلیفہ راشد ابو حسنینؓ، حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ
"جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر سجدہ کرے اور اپنی رانوں کو ملالے۔"
(ابن ابی شیبہ ج۱ص۳۰۲)

فتویٰ......عورت سمٹ کر سجدہ کرے

اسی طریق پر عمل جاری رہا۔ چنانچہ کوفہ میں امام ابراہیم نخعیؒ یہی فتویٰ دیتے تھے کہ عورت مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہ کرے۔ بلکہ خوب سمٹ کر سجدہ کرے۔ مدینہ منورہ میں حضرت مجاہدؒ اور بصرہ میں امام حسن بصریؒ یہی فتویٰ دیتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ج۱ص۳۰۲،۳۰۳) دور صحابہؓ، تابعینؒ، اور تبع تابعینؒ میں سے کسی نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور ائمہ اربعہ کا بھی اس پر اجماع ہے۔

حدیث:۴ (آپ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ عورتیں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا کہ پہلے چوکڑی بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں۔ (جامع المسانید امام اعظم ج۱ص۴۰۰)

حدیث:۵ (عورتیں نماز میں سمٹ کر بیٹھیں)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ سمٹ کر بیٹھیں (بیہقی ج۲،ص۲۲۲)

اہل حدیث مولانا محمد داؤد غزنویؒ کے والد امام عبد الجبار غزنویؒ سے اس بارے سوال کیا گیا تو فرمایا، "غرض کہ عورتوں کا "انضمام وانخفاض" نماز میں احادیث وتعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اس کا منکر کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔" (فتاویٰ غزنویہ ص۲۷،۲۸، فتاویٰ علمائے اہل حدیث ج۳ص۱۴۸،۱۴۹، مجموعہ رسائل ا ص۲۸۸) لیکن افسوس کہ غیر مقلدین اپنے پیشواؤں کی بات بھی بھول جاتے ہیں بقول شاعر:

بھول جانا تو رسم دنیا ہے
آپ نے کون سا کمال کیا (سحر انصاری)

تعامل کیا ہے......؟

غزنوی صاحبؒ نے فرمایا کہ اس کا منکر کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ یہ تعامل کیا ہے......؟؟ جس کے متعلق صاحب معارف سنن لکھتے ہیں کہ:

''ابتدائے اسلام سے اب تک وہ معمول بہ رہا ہو اور اس پر عمل اتنی بڑی جماعت کر رہی ہو کہ سب کا جھوٹ پر اتفاق عادتاً محال ہو۔'' (معارف السنن ج ا ص ۴۵) احناف اہل سنت والجماعت جس تعامل امت پر چل رہے ہیں وہ الحمدللہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے زمانے میں چلا آرہا ہے۔

اہل حدیث بھائیوں کو یہی کہوں گا کہ چلو احناف کی نہیں مانتے پر اپنے پیشواؤں کو تو مانو۔ اپنے پیشوا بزرگ غزنویؒ کی تو مان لو۔

بقول شاعر

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن، اپنا تو بن

آٹھ فرق اور آخری گذارش!

''مرد و عورت کے ہاتھ کے اُٹھانے کے فرق پر حدیث، مرد و عورت کے ہاتھ باندھنے کے فرق پر حدیث اور اجماع امت، مرد و عورت کے سجدے کی کیفیت میں فرق پر حدیث، سجدوں میں بیٹھنے کا طریقہ احادیث سے استنباط، قاعدے اور رکوع کا طریقہ حدیث پر قیاس، ہاتھوں کی انگلیوں اور ٹخنوں کا ملانا بھی حدیث سے استنباط ہے۔

ان آٹھ فرقوں میں سے بعض پر عمل کرنا ضروری اور بعض پر مستحب ہے اسی لیے فقہائے کرام نے تین، پانچ اور آٹھ فرق بیان کیے ہیں۔ عورتوں کی نماز کی ان تمام صورتوں کو فقہائے کرام نے انہیں احادیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ سے استنباط کیا ہے۔ ''مرد و عورت کی نماز میں فرق'' کو قرآن وسنت اور اجماع امت و قیاس شرعی کی روشنی میں آپ کے سامنے ہے اسے پڑھیں اور غیر مقلدین کی شاطرنہ چالوں سے آگاہی حاصل کریں۔'' (مرد و عورت کی نماز میں فرق (از مولانا محمد امجد سعید صاحب)

سرخرو گزریں گے اس منزل سے بھی اہل وفا
آپ اپنے ہر ستم کی انتہا کر دیکھیے

گمراہی کے تین بنیادی سبب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ انسان کی گمراہی کے بنیادی سبب ''تین'' ہیں: ایک سبب لاعلمی ہے۔ دوسرا سبب نفس پرستی ہے، کہ جانتا بھی ہے کہ صحیح راستہ کون سا ہے لیکن نفس کے ہاتھوں مجبور ہے اور تیسرا سبب یہ ہے کہ جانتا بھی ہے کہ یہ گمراہی ہے نفس بھی اس طرف مائل ہے لیکن ماحول اس کو چلنے نہیں دیتا۔

''1-لاعلمی 2-نفس پرستی 3-ماحول''

پبلک کو جو Show کر کے Good Dead کرے
اسکا ایمان کی منڈی میں کچھ Rate نہیں ہوتا (سلمان گیلانی)

مفتی ابو محمد عبد الرحمٰن صاحب اپنی کتاب ''تزکیہ نفس اور اس کی ضرورت و اہمیت'' کے صفحہ نمبر ۴۵ پر بیان کرتے ہیں کہ:

''ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ نے ہمیں ایمان کی دولت نصیب فرمائی ۔ اس کے مقابلے میں ابو طالب جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بڑی قربانیاں دی۔ نبی ﷺ پر ایمان لانے والوں میں ان کے تین بیٹے ان کی دو بیٹیاں ان کی زوجہ محترمہ فاطمہ بن اسدؓ یہ سب شامل ہیں۔ انہوں نے حضرت جعفرؓ کو کہا تو بھی علی المرتضیٰؓ کی طرح اپنے بھائی (نبی ﷺ) کی پیروی کر...... مگر نبی علیہ صلاۃ وسلام کی دعوت دین کو حق سمجھنے کے باوجود بھی آخر وقت تک ایمان کی توفیق نہ ہوئی اس کی وجہ کیا تھی؟ جس کی حقیقت اس واقعے سے واضح ہوتی ہے کہ...... نبی ﷺ نے جب یہ سنا کہ ابو طالب کا آخری وقت ہے آپ ﷺ ان کی طرف تشریف لے گئے اس وقت ابو طالب کے پاس ابو جہل، عبد اللہ بن امیہ وغیرہ مشرک سردار بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے ان کو کلمہ پڑھنے کی دعوت دی تو یہ جو صحبت والے تھے انہوں نے کہا دیکھو ابو طالب! آخری وقت میں پھسلنا نہیں تو ابو طالب نے کہا کہ میں عار کے مقابلے میں جہنم کی آگ کو ترجیح دیتا ہوں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے مرنے کے بعد یہاں کی لونڈیاں یہ بات کہتی پھریں کہ ابو طالب آخری وقت میں بدل گیا تھا!

ذرا سوچئے تو یہ بات ان سے کہلوائی کس نے؟ اُس وقت کے ماحول نے اور اُس صحبت نے جو اس وقت ان کو حاصل تھی کہ آپ ﷺ کی دعوت بھی اُن پر اثر نہ کر سکی۔"

صحبت نبوی ﷺ اور مقام صحابیت

آپ ﷺ کی صحبت کی وجہ سے صحابہ کرامؓ جس مقام پر پہنچے اس کا اندازہ صرف اسی بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اگر دور تابعین سے لے کر قیامت تک تمام بزرگانِ دین اور اولیاء عظامؒ کو جمع کر دیا جائے اور وہ سب مل جائیں تو ایک عام صحابیؓ کے مقام تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

صحابہ کون !؟

وہ جن کا مدرسہ بیت اللہ...... استاذ رسول اللہ ﷺ، نصاب، کتاب اللہ، ممتحن خود اللہ تبارک و تعالیٰ...... اور پھر نتیجہ کیا...... رضی اللہ عنہم و رضوعنہ...... اب اس کو جو مانے وہ رحمت اللہ اور جو جھٹلائے وہ لعنت اللہ......

کوئی جگہ ملیگی نہ پھر تجھ کو E a r t h پر
مالک کی بارگاہ سے گر تو R e j e c t ہو گیا

(محمد احسنؔ)

نبی پاک ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو پاکیزہ بنایا ان کے عقائد و اعمال اور خوف خدا سے دل کو نکھار کر۔ یہ وہ مقدس جماعت تھی جو مکمل طور پر پاکیزہ ہوئی نبی پاک ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد نبی پاک ﷺ نے جو تعلیم دی اور جو تزکیہ فرمایا حضرات صحابہ کرامؓ نے حاصل کردہ علوم و پاکیزگیوں کو اپنے شاگردوں اور تربیت یافتہ افراد یعنی تابعین میں منتقل فرمایا۔ تابعین سے تعلیم و تزکیہ کی یہ وراثت ان کے شاگردوں اور تربیت یافتہ افراد تبع تابعین میں منتقل ہوئی۔ ان گروہوں کو نبی پاک ﷺ نے خیر القرون فرمایا ہے۔

باطل جو صداقت سے اُلجھا ہے تو اُلجھے
ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

صحابہ کرامؓ جن کو اللہ کی رضا کا پروانہ ملا اور جنت کی بشارت ملی اور جن کو ستاروں کی مانند کہا گیا ان مقدس

ہستیوں کے لیے غیر مقلدین کا عقیدہ پڑھ کر مجھے بہت ذہنی اذیت ہوئی۔ بہت ساری حکایات میں سے صرف چند باتیں۔ اہل حدیثوں کے بہت بڑے پیشواؤں کی کتابوں سے آپ کے سامنے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ حضرت عمرؓ یا کوئی صحابی ہو کسی کا قول بھی حجت نہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ج۲ ص۲۶)

۲۔ جو روایت صحابی اور تابعی پر موقوف ہو وہ حجت نہیں بن سکتی (الروضۃ الندیہ ج۱ ص۷۷ از نواب صدیق حسن خان)

اور نواب صدیق حسن خان اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

۳۔ اقوال صحابہ حجت نیست (عرف الجادی ص۴۴ ص۵۵ ص۱۰۱ ص۸۵)

۴۔ علامہ وحید الزمان حیدر آبادی جنہوں صحاح ستہ کے اردو تراجم کئے اور اہل حدیثوں کی فقہ کی کتاب بھی لکھی۔ اس کتاب کا نام ہے۔ "نزول الابرار" اور ایک اور کتاب "ھدیہ المہدی" کے نام سے بھی لکھی جس کے لیے کہا یہ امام مہدی کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہے اور جن کے لیے (ہدایۃ المستفید ص۱۰۳ ج۱) میں مشہور غیر مقلد علامہ سید پیر بدیع الدین الزماں شاہ راشدی انہیں اور اپنے علماء میں شمار کر کے لکھتے ہیں۔ "نواب عالی جان عالم بالعمل، فقیہ وقت محب السنۃ وحید الزماں بن مسیح الزماں الدکنی" وہ فرماتے ہیں...... کہ......

"متاخرین علماء، صحابہؓ سے افضل ہو سکتے ہیں۔" (ھدیہ المہدی ص۹۰)

۵۔ اہل حدیثوں کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی: جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح پڑھایا وہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ: "قول صحابی حجت نہیں ہے (فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص۳۴۰) جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ میری اور میرے خلفا راشدین کی سنت، کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ (صحابہ) آسمان کے ستارے ہیں جس کے پیچھے بھی جاؤ گے فلاح پاؤ گے۔ وغیرہ وغیرہ

ہم فاروقی نہیں......!؟

۶۔ اہلحدیثوں کے بہت بڑے عالم وفقیہ مولانا ثناء اللہ امرتسری جن کے متعلق علامہ سید پیر بدیع الدین شاہ راشدی (پیر جھنڈے والے) ہدایۃ المستفید ص۱۰۰ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ: ''رئیس المفسرین شیخ المحدثین امام المناظرین ابن تیمیہ زمان شوکانی دوران سردار اہلحدیث فی الہند شیخنا الشیخ امام المتقی النقی العامل الورع الکامل محب السنہ محسود اہل البدعۃ بقیۃ السلف عمدۃ الخلف مجدد القرن۔'' کہتے ہیں کہ ''ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے آنحضرت ﷺ پر کلمہ پڑھا ہے نا کہ ان (حضرت عمر فاروقؓ) پر۔'' (فتاویٰ ثنائیہ ۲ ص۲۵۲)

دشمن کے لیے خون اُگلتی ہوئی تلوار
اے دشمنِ اسلام خبردار! خبردار!

ذرا غور کریں کہ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ جو حضرت عمرؓ کی مانتا ہے وہ معاذ اللہ بقول ثناء اللہ امرتسری کے ''محمدی ﷺ'' نہیں رہتا؟ یعنی جو صوبہ سندھ میں رہتا ہے وہ پاکستان میں نہیں رہتا۔ جو پنجاب میں ہیں سرحد۔ بلوچستان میں رہتے ہیں کیا وہ پاکستان میں نہیں رہتے یا پاکستانی نہیں ہیں!؟

(نوٹ: یہ وہ ہی فتاویٰ ثنائیہ ہے جس کے متعلق علامہ احسان الٰہی ظہیر (غیر مقلد) نے لکھا ہے کہ فتاویٰ ثنائیہ صحیح ترین فتاویٰ ہے۔)

اللہ بُرا کرے ذہنی آوارگی کا

اللہ تعالیٰ برا کرے اس ذہنی آوارگی کا اور ترک تقلید کا جس نے صحابہ کرامؓ سے بیزاری اورائمہ مجتہدین، سلف صالحین کی راہ سے کوسوں دور کردیا ہے.واقعی غیر مقلد المعروف اہل حدیث (نام نہاد) تو فقہاء امت سے ہٹا کر اپنی بانسری سنانا چاہتا ہے کہ ساری دنیا غلط ہوسکتی ہے...... میں غلط نہیں ہوسکتا. میری سنو...... میری مانو...... نہ صحابہؓ کی مانو نہ فقہاء کی مانو......! بس میری مانو......!

اقوالِ صحابہ ٹھکرا کر تنقید کا مورد ٹھہرائیں
یہ زیب انہیں دیتا ہے جو کرتے ہیں بخاری کی باتیں

دین کا مضبوط قلعہ مرادِ پیغمبر ﷺ، دامادِ علیؓ، خلیفۂ ثانی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطابؓ جیسا سلیم الفطرت مرادِ پیغمبر ﷺ۔ صحابۂ رسول ﷺ، دامادِ علیؓ۔ خلیفۂ برحق۔ خلیفۂ ثانی۔ جنت کی بشارت پانے والا...... جس کے لیے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبوت جاری رہتی تو عمرؓ نبی ہوتا...... جن کے مشورے کی قرآن پاک میں کئی بار تائید اور تصویب نازل ہوئی۔ آپؓ، امیر المومنین دوسرے خلیفہ راشد، صاحب کرامات اور قائدِ فتوحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے ذریعے اسلام کو قوت بخشی۔ شیطان بھی آپؓ سے خوف زدہ ہوتا۔ آپؓ کے آنسو جلد رواں ہو جاتے، چہرہ بارونق اوردلکش تھا۔ نیز آپؓ عادل حکمران اور باکمال خلیفۂ راشد تھے۔ آپؓ نے تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپؓ دین کے لیے مضبوط قلعہ تھے۔ بقول شاعر:

کفر کے آشیاں پہ جب تو بجلی بن کر کڑکا ہے
ابھی تک تیری ہیبت سے دلِ کافر کو دھڑکا ہے
سبائی کانپ اٹھتا ہے جب بھی اسمِ جنابؓ آیا (ملک طاہر)

پیکر عدل حضرت فاروقِ اعظمؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علی الاعلان بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی اور ببانگِ دہل ہجرت فرمائی۔ آپؓ سچی زبان اور کلمۂ حق کے اظہار میں معروف تھے۔ آپؓ کا نسب، کعب بن لوی بن غالب پر پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ (ابن سعد فی الطبقات ۳/ ۲۶۵، ومحض الصواب ۱/ ۱۳۱)

اوّلیاتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عمرؓ کو بہت سی چیزوں میں دوسروں پر سبقت اور اولیت حاصل ہے۔ چنانچہ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اعلانیہ طور پر ہجرت کی۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہجری تاریخ مقرر کی۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو قیامِ رمضان کے لیے جمع کیا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے محافظ کو انعامات سے

نوازا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نادار اور بوڑھے ذمیوں سے جزیہ (Tax) ساقط کیا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فوجی بھرتی کو لازمی قرار دیا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قاضیوں اور مرشدین کو لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مکتوب شکل میں فیصلے کیے۔ نیز آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قائدین اور والیوں کے لیے مجلسِ مشاورت قائم کی۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جو راتوں کو لوگوں کے احوال معلوم کرنے کے لیے گشت کرتے تھے۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رجسٹر مقرر کیے جس میں لشکر والوں کے نام اور وظائف کا اندراج ہوتا تھا۔ آپؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان خانے بنائے۔ (حضرت عمرؓ کے ۱۰۰ قصے۔ ص ۱۷) خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

اُس کی آراءِ مقدس پر وحی تائید لاتی تھی
نرالی عظمتوں پر واہ! نبوّت مسکراتی تھی

آپ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور زبان پر اللہ نے حق رکھ دیا ہے

جن کے بارے میں آپ علیہ صلاۃ وسلام کا فرمان آیا کہ:

''عمر کے دل اور زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق رکھ دیا ہے۔'' اور اس فاروق اعظمؓ کے لیے آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی راہ چھوڑ دی۔ بدعت کا ارتکاب کیا۔ العیاذ باللہ...... غیر مقلد علامہ وحید الزمان حیدر آبادی کہتے ہیں۔ ''تفضیل شیخین (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ) پر اجماع نہیں۔ (ھدیہ المھدی ص ۹۴)

حالانکہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

فاقتدو ابالذین من بعدی ابی بکر و عمر۔ (مشکوٰۃ ج۱ ص ۵۶۰)

علامہ وحید الزماں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف مزید لکھتے ہیں کہ:

۸۔ حضرت عمرؓ کا فتویٰ حدیث کے خلاف تھا۔ (تیسر الباری ج ۷ ص ۱۶۹)

اس کا مطلب تو یہی ہوا فہم وہابی۔ فہم صحابیؓ سے بڑھ کر ہے۔ یہی تو مصیبت ہے کہ اہلِ حدیث اپنے آپ کو اور اپنی عقل کو صحابہ کرامؓ سے بلند سمجھتے ہیں۔

روافض بھی یہی کہتے ہیں

میں نے سوچا روافض کا تو یہی کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد العیاذ

کر یہی ثابت کر دیا ہے......

شیعہ اور غیر مقلد

بہت غور کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ:

۱۔ صحابہ کرامؓ کے اقوال جھٹلانے اور صحابہ کرامؓ کو ''معیارِ حق'' نہ ماننے میں شیعہ اور غیر مقلد برابر شریک نظر آتے ہیں۔
۲۔ امام ابوحنیفہؒ کی دشمنی میں بھی دونوں سرگرم عمل ہیں۔
۳۔ شیعہ اور غیر مقلد دونوں جنازہ بھی بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔
۴۔ بیس تراویح کے انکار میں بھی شیعہ اور غیر مقلد دونوں شریک ہیں۔
۵۔ تین طلاق ایک مجلس میں نافذ نہ ہونے میں شیعہ اور سارے غیر مقلدوں سمیت ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی صف میں کھڑے ہیں۔

شیعہ و غیر مقلد اور جمہور کا فیصلہ برائے طلاق

حالانکہ مشہور غیر مقلد علامہ وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ

''تین ہی واقع ہونگی اگر تین دے! دو واقع ہونگی اگر دو دے۔ اگر چہ ایک کلمے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں یہ جمہور کا مذہب ہے۔'' (بخاری شریف ج۲ ص ۷۹۱) اور جمہور میں سارے صحابہ، اہلبیت، ائمہ اربعہؒ ائمہ محدثین، فقہاء امت، اور سلف صالحین آتے ہیں۔ چنانچہ اس پر اجماع اُمت ہے۔

امام بخاریؒ جن کے غیر مقلد گیت آلاپتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ صرف ان ہی کا فیصلہ سن لیں۔ امام بخاریؒ اپنی کتاب بخاری شریف پر باب باندھتے ہیں:

''باب من جوز الطلاق الثلاث لقول اللہ تعالیٰ۔'' (تیسر الباری وحید الزماں ج ۷، ص ۱۴۹)

ترجمہ: منجانب غیر مقلد علامہ وحید الزماں صاحب

''اگر کسی نے تین طلاقیں دے دیں تو جس نے کہا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اس کی دلیل (آگے قرآن کی آیت ہے۔)

بخاریؒ صاف کہہ رہے ہیں لیکن افسوس! غیر مقلد نے تو اپنی من مانی ضرور کرنی ہوتی ہے۔ بقول شاعر کہ:

عجب واعظ کی دینداری ہے یا رب!
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے! (اقبالؔ)

فتاویٰ اہلحدیث پر Clear cut ہے ہم تین طلاق میں بخاری کے بھی خلاف ہیں

"ایک مجلس کی تین طلاق میں ہم اہل حدیث بخاریؒ وغیرہ کے بھی خلاف ہیں۔"

اپنائیں بخاری جب چاہیں
ٹھکرائیں بخاری جب چاہیں

حضرت امام نوویؒ کی بھی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

"جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، امام ابوحنیفہؒ اور جید ماہر علماء سلف اور خلف فرماتے ہیں۔ تینوں واقع ہوجاتی ہیں۔" (نووی شرح مسلم شریف ج۱ص۴۷۸)

غور کرنے کی بات برائے طلاق

جب یہ مسئلہ قرآن شریف اور صحیح حدیث سے بھی نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ خلفاء الراشدینؓ۔ سارے صحابہ کرام۔ تابعین۔ ائمہ اربعہ۔ تبع تابعین۔ صحاح ستہ کے مصنفین ان سب کا مسلک اور عقیدہ اوپر واضح ہو چکا تو پھر یہ مسئلہ

"تین ایک ہوتی ہے"

کی رٹ لگانا اور اس بدعت کا ارتکاب کرنا کیا صحیح ہوگا......!؟! یہ کوئی عام بدعت نہیں ہے بلکہ حرام کاری کو جنم دینے اور پروان چڑھانے والی بدعت ہے۔

تین کا ایک (اہل حدیث اور قادیانی)

یہ "تین کا ایک" والا مسئلہ غیر مقلد اور شیعہ کے علاوہ مرزائی (قادیانیوں) کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ تین طلاقیں ایک مجلس میں واقع نہیں ہوتیں۔

(مرزا کا فتویٰ احمدیہ جلد۲ ص ۳۳،۳۴،۳۵،۴۱ بحوالہ توضیح الدرجات ص۱۳ بحوالہ تحفہ اہل حدیث جلد۲ ص۱۰۹)

تجھ کو یہ دکھ کہ میری چارہ گری کیسے ہو
مجھ کو یہ غم ہے مرے زخم نہ بھر جائیں کہیں (فرازؔ)

تحفۂ اہلِ حدیث (کتاب)

اللہ جزائے خیر دے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دامت برکاتہم (المعروف ابوبلال) کو ان کی کتاب نے اس مسئلے پر بڑی جامع بحث کی ہے۔ ان کی کتاب "تحفہ اہل حدیث" نے میرے خیالات کو تبدیل کرنے میں بڑی مدد کی۔ اس کی تینوں جلدیں ہم جیسے لا علم لوگوں کے لیے "تریاق" ہیں۔

ہم سمجھتے تھے کہ حق سچ تو ہے ہی اہلِ حدیث پر یہاں تو ماجرہ کچھ اور تھا

بہرکیف جب اور گہرائی اور تفصیل میں گیا تو دیکھا شیعوں کے علاوہ غیر مقلدین تو مرزائیوں کے بھی ہم پلا نکلے (بحوالہ تحفۃ اہل حدیث جلد۳۔ص۱۰۹،۱۱۰)

۱۔ غیر مقلدین کہتے ہیں پگڑی کا مسح جائز ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث ج۱ص۱۰۳)
☆ مرزائیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ (فقہ احمدیہ ج۱ص۲۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)
۲۔ غیر مقلدین مسح علی الجوربین کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج۱ص۴۴۱ اور فتاویٰ علماء حدیث ج۱ ص۱۰۰)
☆ مرزائی بھی اس کے قائل ہیں۔ (فقہ احمدیہ جلد۱ص۲۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)
۳۔ غیر مقلدین کے تکبیرات عید بارہ ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج۱ص۶۱۳، فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص۶۳۰)
☆ مرزائی بھی یہی کہتے ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج۱ص۵۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)
۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک اونٹ میں دس آدمی شریک ہونگے۔
☆ مرزائیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ (فقہ احمدیہ ج۱ص۵۱ بحوالہ گٹھ جوڑ)
۵۔ غیر مقلدین غائبانہ جنازہ نماز پڑھتے ہیں۔ مرزائی بھی پیچھے نہیں۔ (فقہ احمدیہ ج۱ ص۵۶)
۶۔ غیر مقلدین کی طرح مرزائی بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج۱ص۴۷)

اور بھی بہت کچھ...... مطالعہ جاری رہا پر پیروں سے زمین کھسکنے لگی...... پریشانی

لاحق ہوگئی...... کہ ہمارے پیشواؤں نے یہ کس کروٹ ہمیں لگادیا۔ ہم تو اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے کہ حق اور سچ تو ہے ہی "اہل حدیث" باقی سب جھوٹ ہے دھوکا ہے۔ فریب ہے...... پر یہ کیا ہے......!؟

ٹھہرو کہ آئینوں پہ ابھی گرد ہے جمی
سینوں کا سارا زہر نگاہوں میں آگیا (فرازؔ)

طلاق مرد دے، حلالہ بیوی کروائے۔ یہ ظلم ہے......!؟؟؟

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کو ان کی شریعت کو ظلم کہنے والا خود ظالم ہوتا ہے۔ شرعی احکام ظلم نہیں ہوتے عقل مانے یا نہ مانے کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

واقعہ ۱۵ (حلالہ مرد کیوں نہیں کرواتا......؟)

ایک بندے نے کہا کہ "خاوند نے بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دے دیں، پھر وہ بیوی خاوند سے صلح کرنا چاہتی ہے تو کیا کرے......!؟ حنفی کہتے ہیں۔ حلالہ کروائیے۔ عجیب اسلام ہے۔ طلاق خاوند نے دی ہے۔ اور "حلالہ" بیوی کروائے......؟! حلالہ مرد کیوں نہیں کرواتا۔ اس کی وجہ سے عورت کیوں حلالہ کروائے......!؟

کیا یہ ظلم نہیں جو بے چاری عورت پر ڈھایا جارہا ہے......؟؟

ضمیر زر کی ترازو میں تل رہے ہیں یہاں
کہاں کا زہد و تقدس کہاں کا علم و ہنر

جواب میں سب سے پہلے تو اس کو کہا کہ بھائی جان اس طرح کے نازک مسائل علماء کرام سے پوچھتے ہیں۔ ہر عام داڑھی والا یا عام نمازی...... عالمِ دین نہیں ہوتا بلکہ وہ "نیم حکیم اور خطرۂ جان" کے مصداق ہے۔۔

علم کا غرور اے لوگو
آدمی کو ذلیل کرتا ہے

جب اس نے اس مسئلے پر کچھ ناشائستہ انداز اختیار کیا تو اس کو تھوڑا سا (ڈوز) دینا پڑا۔ مولانا محمد اسماعیل (ابو بلال) نے طلاق والے جلد میں ایک واقعہ لکھا ہے اس کو ذہن میں

غیر مقلدوں کی نامرادی

غیر مقلدین جس طرح سابقہ آیات قرآنیہ کے باغی ہیں اسی طرح انہوں نے "آمین" کہنے میں بھی فرشتوں کی مخالفت کی ہے۔

۱۔ یہ فرشتوں کے طریقے کے خلاف بلند آواز سے "آمین" کہتے ہیں۔

۲۔ ان کی آمین کا وقت بھی فرشتوں کے ساتھ متحد نہیں ہوسکتا کیونکہ جماعت میں اکثر نمازی بعد میں آکر شریک ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر وہ خود فاتحہ نہ پڑھتے اور انتظار میں حنفیوں کی طرح خاموش کھڑے رہتے تاکہ جب امام ولا الضالین کہے تو ہم بھی "آمین" کہیں۔ پھر تو فرشتوں کے ساتھ موافقت وقت میں ممکن تھی لیکن یہ غیر مقلدین جب فاتحہ شروع کر لیتے ہیں اور بعد میں آنے کی وجہ سے ان کی فاتحہ ختم نہیں ہوتی اب اگر تو یہ اپنی فاتحہ کے درمیان آمین کہیں تو تحریف قرآن لازم آتی ہے کہ قرآن پاک کی سورۃ کے اندر وہ کلمہ کہا جو ختم سورت پر کہنا تھا اگر وہ مقتدی اپنی فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین کہتے ہیں تو ایک طرف فرشتوں کی مخالفت سے نامرادی اور بدقسمتی میں پڑے دوسری طرف آمین کو بلند آواز سے کہنا بھی جاتا رہا۔ کیونکہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کے مقتدی باری باری جب جس کی فاتحہ ختم ہو آمین۔ آمین۔ آمین پکارتا ہو۔ گویا پوری نامرادی غیر مقلدوں کے حصہ میں آئی۔ (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۱)

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

خلفائے راشدین (اختلاف سے بچنے کا بہترین اصول)

آنحضرت ﷺ نے اختلاف کا ذکر فرماتے ہوئے اختلاف سے بچنے کا بہترین اصول بیان فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔ (مسند احمد ۴/ ۲۷۔ ابوداؤد ۲/ ۲۸۷، ترمذی ۱/ ۹۶، ابن ماجہ ۱/ ۵، صحیح ابن حبان ۱۰۲)

یعنی تم میرے طریقے اور میرے خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑو گویا احادیث میں

اختلاف کے وقت وہ احادیث راجح اور معمول بہا قرار دی جائیں گی۔ جن کے موافق خلفائے راشدین کا عمل ہو۔

حقیقت نمبر ۶ خلفائے راشدین کا عمل

بقول حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ صاحب: ''خلفائے راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ کا بھی بلند آواز میں آمین کہنا ثابت نہیں اور نہ ہی ان چاروں خلفاء کے مقتدیوں کا کبھی بھی آمین بلند آواز سے کہنا ثابت ہے بلکہ خلافت راشدہ میں کسی ایک شخص کا آمین بالجہر کہنا ثابت نہیں۔ اگر کسی غیر مقلد میں کوئی دم خم ہے تو خلفاء راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ سے یا پورے دور خلافت راشدہ میں ایک ہی مسجد یا ایک ہی شخص کی نشان دہی کریں کہ وہ ''آمین بالجہر'' کا قائل تھا اور بلند آواز سے ''آمین'' نہ کہنے والوں کو معاذ اللہ یہودی اور بے دین خیال کرتا تھا۔'' (مجموعہ رسائل ج۱ص۱۱۹) بقول شاعر کہیے کہ

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائیگا (محشر بدایونی)

اکیلے نماز میں آہستہ آمین کہنے کی کیا دلیل ہے؟

جب غیر مقلدین تنہا نماز ادا کرتے ہیں۔ تمام فرائض سنت اور نوافل میں آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں ان تمام جگہوں میں آہستہ آمین کہنے کے ان کے پاس کیا دلائل ہیں اس پر آج تک انہوں نے نہ کوئی رسالہ لکھا نہ کوئی مناظرہ کیا نہ کوئی دلیل بیان کی بلکہ جتنے رسائل اور مضامین میں مسئلہ آمین پر ان لوگوں نے آج تک لکھے ہیں۔ ان میں کسی نے بھول کر بھی یہ تذکرہ نہیں کیا کہ ہم بھی اکثر جگہ آمین آہستہ آواز سے کہتے ہیں۔

بقول حضرت اوکاڑویؒ سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت ہے یا کتب احادیث میں کیا کوئی ایسی حدیث موجود ہے جس میں یہ تخصیص یا صراحت اور وضاحت ہو کہ نماز کے تمام اذکار آہستہ ادا کرو اور صرف ''آمین'' بلند آواز سے کہو۔ ہمارا چیلنج ہے کہ پورے قرآن پاک میں کوئی صریح ایک آیت بھی نہیں ہے۔ (ص۱۲۳)

ایک ضروری نوٹ (فروعی اختلافات کو حق و باطل کا اختلاف نہ سمجھیں)

دراصل غیر مقلدین اس مسئلے کو ہرگز ہرگز اجتہادی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا اعلان ہے

کہ یہ مسائل مثلاً آمین بالجہر، قرأۃ خلف الامام۔ رفع الدین۔ اجتہادی مسائل نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک یہ اختلاف حق و باطل کا اختلاف ہے۔

تیرے لوگوں سے گلا ہے میرے آئینوں کو
ان کو پتھر نہیں دیتا تو بینائی دے (آمین)

مسئلہ آمین کے بارے میں یاد رکھنے کی باتیں

1. قرآن پاک میں یہ مسئلہ ہرگز موجود نہیں ہے کہ مقتدی صرف مقتدی اور چھ رکعتوں میں امام کے پیچھے آمین بلند آواز سے کہے اور باقی گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز میں کہے۔
2. صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، نسائی، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ وغیرہ کسی حدیث کی کتاب میں ایک بھی حدیث صحیح یا حسن ایسی نہیں ہے۔ جس میں یہ صراحت ہو کہ آنحضرت ﷺ کے مقتدی آپ کی اقتداء میں چھ رکعتوں میں ''آمین'' بلند آواز سے کہتے تھے اور باقی گیارہ رکعات میں آہستہ۔
3. خلفاء راشدین کے ادوار میں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔

آپ حیران ہو رہے ہونگے کہ جب قرآن میں بھی نہیں۔ بخاری و مسلم نے بھی ان کو دھتکار دیا ہے۔ باقی صحاح ستہ نے بھی ان کو لاوارث قرار دے دیا۔ تو آخر یہ کس بھروسے پر مسلمانوں میں وسوسہ ڈال رہے ہیں۔

رہنمائی کا تمہیں شوق مبارک لیکن
تم چلے بھی ہو کسی راہ میں دو گام کہیں......؟

حیرت سے (مردہ سنتیں زندہ کرو)

اسی طرح بھی سو شہیدوں کا اجر پانے کے لیے مردہ سنتوں کو اس طرح زندہ کرتے تھے کہ ٹوپی اُتار کر نماز پڑھتے مجھے حیرانی تو ہوتی تھی پر چپ تھا کہ جب ہالہ شریف کے اعلیٰ حضرت مخدومین کی حویلی پر جانا ہوتو بڑے اہتمام سے سر کو ڈھانپ کر جایا کرتے پر اللہ کے گھر میں سر ڈھانپنے کی کوئی قید نہیں......!؟ بقول شاعر

سر ننگا سینہ ہے اکڑا، ٹانگے چوڑی توبہ توبہ!

دربار خدا ہے اے ناداں، یہاں عجز و ندامت لازم ہے (سلیمان گیلانی)

محلہ کی مسجد میں دوسری جماعت

اس طرح مسجد میں جماعت ہو جانے کے باوجود ضد میں بندوں کو اکٹھا کر کے بھی دوبارہ جماعت کرتے تھے۔ حالانکہ ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں ایک روایت یوں بھی آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو بھی اس کو جماعت کا ثواب ہوگا اور اس کے ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی۔“

(فضائل اعمال ص ۳۵۲ باب فضائل نماز باب دوم حدیث نمبر ۵ بحوالہ ابو داؤد باب فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بھا)

اس روایت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دوسری جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی تو حضور ﷺ اس آنے والے صحابیؓ کو پہلی جماعت کے ثواب کا لالچ نہ دیتے۔ بلکہ کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے دوسری جماعت کروانے کا حکم دیتے، لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ جس سے یہ بات ہر ذی شعور کی سمجھ میں آجاتی ہے کہ جماعت ثانی مقامی حضرات کے لیے جائز نہیں۔ (سالانہ قافلۂ حق، ۲۰۰۹ء، ص ۱۳)

توفیق اتباع رسالت عطا کرے
اصحابؓ و اہل بیتؓ کی الفت عطا کرے
بے شک مجھے نہ منصب و دولت عطا کرے
اللہ مجھ کو اپنی محبت عطا کرے (آمین!)

کبیرہ گناہوں کا ایک دروازہ......دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو (۲) نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا“

(رواہ الحاکم، الترغیب، ترمذی، فضائل اعمال ص ۳۱۹)

فائدہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کر۔

ایک نماز

جب اس کا وقت ہو جائے، دوسری جنازہ، جب تیار ہو جائے، تیسری بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے (یعنی فوراً نکاح کر دینا) بہت سے لوگ جو اپنے کو دیندار بھی سمجھتے ہیں اور گویا نماز کے پابند بھی سمجھے جاتے ہیں، وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا ہو، دوکان کا ہو، ملازمت کا ہو گھر آ کر اکٹھی ہی پڑھ لیتے ہیں، یہ گناہِ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھا جاوے، گو نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ نہ ہو لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے اس سے خلاصی نہ ہوئی۔

(فضائل اعمال ص ۳۲۰)

اس کے علاوہ اپنی سستی کی وجہ سے دو نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دین میں آسانیوں کے دریاء میں غوطے کھاتے رہتے تھے۔

سعودیہ کی آمین بالجہر اور رفع الدین تو ضرور ہر ایک کو بتاتے پر مکہ مدینہ اور اہل عرب کی بیس رکعات تراویح کے بارے میں کبھی بات نہ کرتے۔ بھلا ان کے جنازہ اور باقی احکام و مسائل، عقائد اور شریعت سے ہمیں کیا لینا دینا......!؟!

جو آمین بالجہر کا شوق ہو حرم کے عمل کو بنائیں دلیل
کریں بات ہم جب تراویح کی پلٹ کر یہ کرنے لگیں قال و قیل

مسجد نبوی ﷺ کے مدرس کو آٹھ تراویح پر حیرت

سعودی عرب کے نامور عالم مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے قاضی (۱۹۸۶) شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی ﷺ میں نماز تراویح کی ۱۴ سو سالہ تاریخ پر عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں شیخ صاحب تصنیف کا سبب بیان کرتے ہیں کہ:

”مسجد نبوی ﷺ میں تراویح ہو رہی ہوتی ہیں تو بعض لوگ آٹھ رکعات پڑھ کر

ہی رک جاتے ہیں۔ ان کا یہ گمان ہے کہ آٹھ تراویح پڑھنا بہتر ہے۔ اور اس سے زیادہ جائز نہیں ہیں۔ اس طرح یہ لوگ مسجد نبوی ﷺ میں بقیہ تراویح سے محروم رہتے ہیں۔ (جبکہ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں پڑھنے سے بہتر ہے) لہٰذا یہ کتاب لکھ رہا ہوں تا کہ ان لوگوں کے شکوک شبہات ختم ہوں اور ان کو بیس رکعات تراویح پڑھنے کی توفیق ہوجائے۔ آمین۔" (نمازِ پیغمبر ﷺ) پر افسوس......!

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

واقعہ ۵

بیس تراویح بدعت ہے کیا صحابہؓ واہلِ بیتؓ بدعتی تھے (نعوذ باللہ)

ایک غیر مقلد دوست نے کہا بیس تراویح تو "بدعت" ہے۔ آٹھ ہی ثابت ہیں جو کہ حق اور سچ ہے۔ میں نے کہا جو بدعت کرے وہ کون ہے۔ اس نے کہا "بدعتی" میں نے کہا جو بدعت کرنے کا حکم دے وہ کون ہے۔ اس نے کہا "مہا بدعتی" میں نے کہا۔ جاہل! Think Before you Speak...... اس نے کہا کیوں کیا غلط کہا میں نے......!؟ میں نے کہا...... آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت کہاں ہے۔ اس نے کہا "صحیح مسلم" میں نبی علیہ صلاۃ وسلام کی پیاری لاڈلی بیوی اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت منقول ہے۔ میں نے کہا اس روایت میں تراویح کا ذکر ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیا تراویح پورا سال پڑھی جاتی ہے اس نے کہا۔ نہیں میں نے کہا اس حدیث میں تو ہمیشہ کا معمول معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ روایت تہجد نماز کے لیے ہے۔

اگر تھوڑی دیر کے لیے مان بھی لیتے ہیں کہ یہ روایت تراویح کے لیے ہے تو پھر میری جان! حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد چھیالیس برس تک منبر رسول ﷺ پر جماعت کے ساتھ بیس تراویح پڑھی جاتی رہی تو انؓ (اماں عائشہؓ) کو کوئی اس پر اعتراض یا اختلاف نہیں رہا۔ سارے جید صحابہؓ اہل بیتؓ سب اسی پر عمل پیرا تھے۔ کیا وہ (نعوذ باللہ) سارے بقول تمہارے "بدعتی" تھے۔ اور جس نے ان کو بیس رکعات پر جماعت کے ساتھ قرآن ختم کرنے کا حکم دیا یعنی سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ بقول تمہارے وہ "مہابدعتی"

ٹھہرے۔ نعوذ باللہ۔ کیا یہ عمل کرکے تمہارا ایمان باقی رہا......!؟ اللہ سے توبہ کرو معافی مانگو۔ حالانکہ غیر مقلدوں کے ذمہ دار علماء بھی اس حقیقت کے معترف ہیں (مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ) کہ تہجد اور تراویح دو علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں۔

انہیں بدگمانی سے فرصت کہاں
کہ اصحابؓ کا وہ کریں احترام
بجز بد زبانی نہ سیکھا ہے کچھ
لگائیں وہ کیونکر زباں کو لگام

حقیقت ۷ (تراویح صرف رمضان میں اور تہجد پورا سال)

"فتاویٰ علمائے حدیث" میں بھی واضح ہے کہ "اگر تراویح پہلے وقت میں پڑھے تو صرف تراویح ہے۔ پچھلے وقت میں پڑھے تو تہجد ہے۔" (فتاویٰ علماء حدیث ج۶ ص۳۲۹)

دوسری جگہ لکھا ہے کہ:

"نماز تہجد تو سارے سال میں ہوتی ہے اور تراویح خاص رمضان میں ہے۔"
(فتاویٰ علماء حدیث ج۶ ص۲۳۰)

سوال یہ ہے کہ

۱۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک نماز کا نام گیارہ مہینے تہجد ہے اور بارہویں مہینے تراویح ہے؟

۲۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ نماز گیارہ ماہ نفل ہے اور بارہویں مہینے سنت ہے؟

۳۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گیارہ مہینے اس نماز کا وقت رات کا آخری حصہ ہے اور بارہویں مہینے اس کا وقت عشاء کے فوراً بعد ہے؟

۴۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ گیارہ مہینے یہ نماز اکیلے پڑھو اور بارھویں مہینے میں جماعت کے ساتھ پڑھو؟

۵۔ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گیارہ مہینے اس میں قرآن ختم کرنا سنت نہیں۔ ہاں بارھویں مہینے میں قرآن ختم کرنا سنت ہے؟

۶۔ جن محدثین اور فقہاء نے حدیث اور فقہ کی کتابوں میں نماز تہجد، نماز تراویح اور نماز

وتر کے ابواب الگ الگ باندھے ہیں وہ لوگ منکر حدیث ہیں یا کیا ہیں.....؟
وغیرہ وغیرہ

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر
لہو پکارے گا آستیں کا

تو پیارے! تہجد اور تراویح میں فرق کو سمجھو اور روایات کا غلط مفہوم لے کر لوگوں کے دلوں میں وسوسے مت ڈالو۔ لوگ تو پہلے ہی آرام پسند ہیں۔ تم ان کو اور آسانیاں دکھاتے ہو...... دھوکا دے کر نعرہ لگاتے ہو عمل بالحدیث کا......!؟ اور مزے سے کہتے ہو کہ ہم اہلِ حدیث ہیں۔

حدیث (تراویح اور وتر)

''حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے اور امت کی عملی تائید اسے حاصل ہے اس لیے یہ صحیح ہے۔

اصول (تعاملِ اُمت)

بقول مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ:

''اسلام میں عملی مسائل کا اصل دارومدار تعامل امت پر ہے۔ جس حدیث پر امت بلانکیر عمل کرتی چلی آرہی ہے اس کی سند پر بحث کی ضرورت نہیں ہوتی اور جس حدیث پر پوری امت نے عمل ترک کردیا ہو اس کی سند خواہ کتنی صحیح ہو وہ معمول قرار پاتی ہے۔ المعجم الصغیر للطبرانی کے آخر میں ص ۱۷۷ سے ص ۱۹۹ تک اس اصول پر مستقل رسالہ ہے۔ جس میں امام شافعیؒ، امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، علامہ سیوطیؒ، سخاویؒ، شوکانیؒ، وغیرہ سے یہ اصول واضح فرمایا ہے۔'' (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۹۲)

بیس بدعت آٹھ سنت کا شور کب اُٹھا تھا؟

واضح رہے کہ ۱۲۸۴ھ میں مشہور غیر مقلد عالم مفتی محمد حسین بٹالویؒ نے پہلی مرتبہ باضابطہ طور پر یہ فتویٰ جاری کردیا تھا کہ'' آٹھ رکعات تراویح سنت اور بیس رکعات تراویح بدعت ہیں۔''

اس انوکھے فتویٰ سے مسلمانان ہند میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ جس پر علماء اہل سنت نے بھی بہت کچھ لکھا۔ ۱۲۹۲ھ میں ان ہی کے دوست مشہور غیر مقلد بزرگ عالم مولانا غلام الرسولؒ (گجرانوالہ) نے اس فتویٰ کا رد لکھا۔ کہ ''صحابہؓ کے عمل کو آنکھوں کے سامنے رکھیں نہ کہ یہ کہ کم ہمتی کی وجہ سے صرف گیارہ رکعات پر اکتفا کرتے ہوئے حضرات صحابہؓ کے عمل کو بدعت قرار دیں اور نہ ان کے اجماع پر طعن کریں۔ اور تیئیس (۲۳) رکعات پڑھنے والوں پر فعل، مشرکین کی چوٹ کریں۔'' یہ مفتی بٹالوی سینہ زوری کے ساتھ سنت کی پیروی کرنے والوں کے عمل کو بدعت کہتا ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانے سے حضرات صحابہؓ تابعینؒ ائمہ مجتہدین اور مشرق و مغرب کے علماء کی بہت بڑی جماعت کو مخالف سنت قرار دیتا ہے اور یہ مفتی اس عمل کو تعریضاً مشرکین کا فعل کہتا ہے۔''

موج ہوا سے ٹوٹ کر کہتے ہیں بلبلے
اتنی سی زندگی میں نہ پھولا کرے کوئی

امام ابن تیمیہؒ کی تحقیق

'' جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کی امامت میں جمع کیا تو وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اور فرماتے ہیں کہ الغرض حضرت عمرؓ کا یہ اقدام عین سنت ہے۔'' (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۲ ص ۲۳۴)

تراویح عہد نبوی ﷺ میں

احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف تین دن مسجد میں آکر باجماعت تراویح پڑھی۔ صحابہؓ کا شوق دیکھ کر فرض ہونے کا خدشہ ہوا تو پھر گھر میں پڑھ لیتے۔ ان تین دنوں میں بھی بارہ رکعات اکیلے اپنے حجرہ میں پڑھیں اور گیارہ جماعت کے ساتھ علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے کی تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی تمام راتوں میں باجماعت نماز پڑھنا نیز تراویح کی تعداد اور اس میں قرآن پورا کرنا آنحضور ﷺ سے منقول نہیں اور بعض لوگ جو تہجد اور تراویح کو ایک سمجھ کر تہجد والی احادیث سے تراویح کی تعداد مقرر کرتے ہیں وہ صحیح نہیں۔

تراویح خلافتِ راشدہ میں

عہدِ صدیقی کا معمول حسب سابق رہا، عہد فاروقی میں پورا رمضا

تراویح میں مکمل قرآن سنانے کا عمل تدریجاً شروع ہوا یعنی پہلے گیارہ رکعت باجماعت شروع ہوئی باقی بارہ رکعات انفرادی پڑھی جاتی تھیں (جو کہ کچھ پڑھتے اس لیے) بعد میں ۲۰ تراویح اور ۳ وتر باجماعت شروع ہوگئے۔ (سنن بیہقی بحوالہ الاتحاد ڈائری)

اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے پھر عہد فاروقیؓ، عہد عثمانیؓ و عہد علویؓ سمیت آج تک امت اسلامیہ اسی پر عمل پیرا ہے۔

عمر بھر جلنے کا اتنا تو صلہ پائیں گے ہم
بجھتے بجھتے چند شمعیں تو جلا جائیں گے ہم (احمد ندیم قاسمی)

انگریز کے دور سے قبل ۲۰ رکعات تراویح کا انکار کہیں نہیں پایا جاتا یہ شوشا صرف ہندوستان میں مولانا محمد حسین بٹالوی (جس نے ”اہل حدیث“ نام انگریز سے الاٹ کروایا) نے ۱۲۸۴ھ میں اُٹھایا۔ جس سے مسلمانوں میں افراط تفری شروع ہوگئی۔

حرمین شریفین میں تراویح کا عمل

حرمین شریفین میں بھی آج تک بیس تراویح کا معمول ہر خاص و عام کے مشاہدے میں ہے مگر تعجب ہے کہ بعض لوگ پورا رمضان تراویح پڑھنے، باجماعت پڑھنے اور مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے میں عہد فاروقی اور امت اسلامیہ کے ساتھ ہیں۔ لیکن تراویح کی تعداد میں علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ آخر کیوں......!؟

اتنے میں رہو جس سے کہ اتنا تو ہو معلوم
کچھ عقل ہے، کچھ علم ہے، کچھ خوف خدا ہے

حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیس (۲۰) تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے (موطا امام مالک،، ماجائی قیام رمضان)

اپنی آخرت خراب نہ کرو۔؟

تو میرے پیارے بھائی! بات شروع ہوئی تھی حضرت بی بی عائشہؓ کی روایت سے تو یہ سمجھ لو کہ ”اس حدیث کو خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عہدِ فاروقیؓ، عہد عثمانیؓ، عہد علویؓ میں کبھی بھی ۲۰ رکعت والوں کے خلاف پیش نہیں فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی اعتراض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں اپنی آخرت خراب کرتے ہو......!؟!

ظالم کو جو نہ روکے وہ شامل ہے ظلم میں
قاتل کو جو نہ ٹوکے وہ قاتل کے ساتھ ہے (ساحر لدھیانوی)

اصلی اہلسنت (غیر مقلدین کی کتاب)

یہی سلسلہ جاری رہتا کہ فروعی اختلافات کو حق اور باطل کا معرقہ سمجھ کر میدان میں دوڑے رہتے۔ غیر مقلدین کی طرف سے اُن دنوں ایک عام فہم چھوٹی سی کتاب بنام ”اصلی اہلسنت“ منظر عام ہوئی۔ جو کہ اردو کے علاوہ غالباً سندھی میں بھی عام دستیاب تھی۔ تحفہ کے طور پر بھی دے دیتے تھے۔ ایک بزرگ شخص اس طرح کی مختلف کتابیں اسکولوں کالجوں میں جا جا کر سستے دام بیچتا تھا۔ اس کارِ خیر میں ہم نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا...... چونکہ علاقے میں اکثریت بریلوی حضرات (روحانی طلباء جماعت) کی تھی جن میں زیادہ تر کنڈیارو شریف کے پیر ”سجن سائیں“ کے مرید تھے۔

اس کتاب ”اصلی اہل سنت“ میں مصنف پروفیسر حافظ عبد اللہ بہاولپوریؒ نے حسب معمول تقلید کو غلیظ شرک اور اماموں کے اقوال سے تقلید کی منع، بدعتیوں پر لعنت، اولیاء کرام پر تنقید، ائمہ کا درجہ نبیوں سے ملا کر شریعت میں دخل کرنے کے الزامات اور خاص طور پر پیران پیر حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو بھی ”اہل حدیث“ باور کرایا ہے اور کہا کہ ان کی گیارہویں کرتے ہو ان کا مسلک کیوں نہیں اپناتے (المختصر) بہرحال بقول شاعر:

لازم خودی کا ہوش بھی ہے بے خودی کے ساتھ
کس کی اسے خبر جسے اپنی خبر نہ ہو

پیران پیر بھی اہلحدیث تھے......!؟

جبکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ بہاول پوری صاحب لکھتے ہیں کہ جب شاہ جیلانیؒ ناجی جماعت صرف اہل سنت کو قرار دیتے ہیں اور وضاحت فرماتے ہیں کہ ”اہل سنت صرف اہل حدیث ہوتے ہیں۔“ تو ثابت ہوا کہ وہ خود بھی اہلِ حدیث تھے۔ اور جب شاہ جیلانیؒ اہل حدیث تھے اور تھے بھی پیر کامل مسلم عند الکل تو معلوم ہوا کہ اہل حدیثوں میں بڑے بڑے ولی گذرے ہیں...... اور لکھتے ہیں کہ:

جب ناجی فرقہ اہل سنت صرف اہلِ حدیث ہیں اور ولی کا ناجی ہونا ضروری ہے۔

تو ثابت ہوا کہ ولی صرف اہل حدیث ہی ہوسکتا ہے۔ اور جب ولی صرف اہل حدیث ہی ہوسکتا ہے تو ثابت ہوا کہ جتنے ولی گذرے ہیں وہ سب اہلِ حدیث تھے۔ نجات کے لیے بھی اور ولی بننے کے لیے بھی اہلِ حدیث ہونا ضروری ہے، جو اہل حدیث نہ ہو وہ ولی تو در کنار۔ اس کی نجات کا مسئلہ بھی خطرے میں ہے۔" (اصلی اہلسنت ص۴۲۔۴۳)

واہ! کیا فارمولا ہے......؟

سلام ہے بہاولپوری صاحب آپ کی منطق پر کیا زبردست فارمولا آپ نے عوام کو سمجھایا ہے۔ یعنی نجات ہی بغیر اہلِ حدیث ہوئے خطرے میں ہے تو ولی کا درجہ تو بہت دور ہے۔

ڈوب جانا تو کوئی بات نہیں ہے لیکن
باعث شرم ہے طوفان سے ہراساں ہونا

اچھا باقی بحث تو بعد میں پہلے یہ تو دیکھیں کہ پیران پیرؒ واقعی اہل حدیث تھے یا یہ ان کا وہم ہے یا بہاولپوری صاحب نے دھوکے سے ان کی آڑلی ہے......!؟

حقیقت ۸ پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کون سے مذہب کے تھے؟

آپ حیران ہونگے کہ پیران پیر سید عبد القادر جیلانی اہل سنت والجماعت حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں لکھتے ہیں کہ:

۱۔ ہر ایک مؤمن کو سنت و جماعت کی پیروی کرنی واجب ہے پس سنت اس طریقہ کو کہتے ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ چلے اور جماعت وہ بات ہے جس پر چاروں اصحابؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اتفاق کیا۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۲۱)

اور پیر صاحب نے فرمایا

۲۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایسا گروہ پیدا ہوگا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رتبوں کو کم کریگا۔ خبردار! تم نے ان کے ساتھ ہرگز کھانا پینا نہیں۔ ہرگز ان کے ساتھ نکاح کرنا کرانا نہیں اوران کے ساتھ نماز بھی نہیں پڑھنی اوران پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھنی۔ اوران پرلعنت کرنی حلال ہے۔" (غنیۃ الطالبین ص۱۲۰)

۳۔ سب اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ نبیوں کے معجزے اور ولیوں کی کراماتیں

حق ہیں (غنیۃ الطالبین ص۱۲۱)

۴۔ اہل سنت والجماعت میں آپؒ ائمہ اربعہؒ میں سے امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے (غنیۃ الطالبین ص۴۳۱)

نوٹ: (اصول وفروع میں کسی کی تقلید کرنا اورمذہب کی نسبت اپنے امام کی طرف کرنا یہی شخصی تقلید ہے۔)

وسیلہ

۵۔ اے اللہ! میں تیرے پیغمبر ﷺ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تیرے پیغمبر ﷺ کے طفیل تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ (غنیۃ الطالبین ص۳۳)

۶۔ حضرتؒ نے فرمایا(مختصر کہ) جن مسائل میں اجماع ہے ان کا خلاف کرنے والے پر انکار واجب ہے اورجن مسائل میں ائمہؒ کا اختلاف ہے اُن میں انکار جائزنہیں (غنیۃ الطالبین ص۹۴)

(نوٹ) (غیر مقلدین غنیۃ الطالبین سے حنبلی فقہ کے مسائل احناف کو سنا کران پر رد وانکار کرتے ہیں وہ حضرت کے بھی منکر ہیں اوراصول سے بھی منحرف ہیں۔)

۷۔ فرماتے ہیں کہ:"اور ہمارا ایمان ہے کہ اگر کوئی میت کی زیارت کے واسطے جاوے تو وہ اس کو پہچانتی ہے اوریہ پہچان جمع کے دن سورج نکلنے کے بعد اوراس کے ڈوبنے تک زیادہ رہتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰۳)

۸۔ فرمایا: منکر نکیر کے سوال کے وقت مردے میں جان ڈال دی جاتی ہے اوراسے اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰۳)

۹۔ فرماتے ہیں: گیارہ مرتبہ "قل ہو اللہ" شریف پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کریں اور یہ تحفہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۷۳)

نوٹ: غورفرمائیں بہاولپوری صاحبؒ اوران کی اصلی اہل سنت کتاب پر اترانے والے غیر مقلدین کہ کیا آپ اہل حدیث بھی اسی طرح کرتے ہیں!؟ علامہ اقبال نے

کیا خوب کہا کہ:

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفلِ انجم بھی نہیں (اقبال)

پیران پیر سید عبد القادر جیلانیؒ حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ مسائل بھی فقہ حنبلی کے ہیں۔

۱۰۔ فرماتے ہیں: آمین بالجہر اور رفع یدین رکوع کی نہ تو شرائط نماز میں ہیں نہ فرائض میں نہ واجبات میں نہ سنتوں میں بلکہ ہیئات میں سے ہیں۔ جن کے چھوڑنے سے نہ نماز باطل ہوتی ہے اور نہ سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ (ص۲۲)

۱۱۔ اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھنا ہو تو خاموشی سے اس کی قرأت کو سنے اور سمجھے۔ (ص۴۲۳)

۱۲۔ تراویح کے بیان میں فرمایا کہ: ''اور ہر دوسری رکعت پر بیٹھے اور سلام پھیرے اور تراویح پانچ ہیں اور جس میں سے ہر چار کو ''تراویح'' کہتے ہیں۔ (ص۲۹۴)

۱۳۔ قیام الیل۔ حضرت عثمان غنیؓ ساری رات بیدار رہتے اور ایک قرآن پاک ختم کرتے۔ چالیس تابعین ایسے تھے کہ انہوں نے عشاء کے وضو سے ہی صبح کی نماز پڑھی۔ (غنیۃ الطالبین، ص۲۹۳)

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہی مان لو

حضرت پیران پیرؒ کو اپنے ساتھ ملانے والو! کیا آپ اہل حدیث بھی ان سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں......!؟!

اے میرے باغ آرزو کیسا ہے باجھائے تو
کلیاں تو کو ہیں چار سو کوئی کلی کھلی نہیں

۱۴۔ جنازہ جو آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور کچھ نہ پڑھے اور دونوں طرف سلام پھیر دے تو اس صورت میں جنازہ جائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۴۴۹)

۱۵۔ فرمایا: بدعتی کی نشانی یہ ہے کہ وہ محدثین کی تحقیر کرتا ہے (غنیۃ الطالبین ص۱۲۲)

چنانچہ، غیر مقلدین امام المحدثین، امام اعظمؒ، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام طحاویؒ،

محدث خوارزمی، امام حمادؒ، امام ابراہیم نخعیؒ وغیرہ محدثین کی تحقیر کرتے ہیں اور تمام مقلد محدثین کو مشرک اور بدعتی جانتے ہیں۔ پیرانِ پیرؒ تو مقتول تھے۔!؟ حضرت پیران پیرؒ تو خود مقلد تھے اور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کی تعظیم کرتے تھے اور درحقیقت یہ کتاب ''غنیۃ الطالبین'' حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔

اب آپ خود غور فرمائیں کہ واقعی غیر مقلدین کا عقیدہ مذکورہ بالا حکایات کے مطابق ہے......!؟!

بقول شاعر:

اپنے دامن کے لیے خار چنے خود تم نے!
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے!؟

حرمین شریفین اہلِ حدیث ہیں......!؟

غرض اسی طرح سادہ لوح عوام کو یہ باور کراتے کہ حرمین شریفین میں انہیں کے مسلک پر عمل ہو رہا ہے حالانکہ یہ دعویٰ حقیقت واقعہ سے ایک سنگین مذاق ہے اور اس پر اصرار بھی فضول اور بے معنیٰ ہے کیونکہ:

رمضان میں بیس تراویح اور آخری عشرہ میں تراویح کے بعد تہجد نیز تین وتر...... جمعہ کی دو اذانیں۔ جمعہ کے دو خطبے عربی میں۔ نماز جنازہ آہستہ، سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

بقول شاعر

عربی کی بجائے اردو میں جو خطبہ جمعہ دیتے ہیں
وہ لائیں حدیث پیغمبرؐ جو کرتے ہیں بخاری کی باتیں

اور باجماعت نماز میں بعض آیتوں کا جواب نہ دینا یہ سب کچھ اوپر گذرے دعوی کی تردید کرتا ہے جو کہ حرمین شریفین میں عمل جاری ہے۔ مزید اسی کتاب کے آخر میں حرمین شریفین اور اہل حدیث حضرات کے اختلافات تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔ وہاں ملاحظہ کریں۔

جمعہ کی دو اذانیں (بخاری شریف)

''امام بخاری فرماتے ہیں کہ ''جمعہ کی دو اذانیں ہیں اور حضرت عثمان غنیؓ کے دور

حکومت سے یہی عمل جاری و ساری ہے۔" (بخاری شریف ۱/۱۲۵ رقم ۹۱۶ کتاب الجمعہ باب التاذین عند الخطبہ) بقول شاعر

عثمانؓ کی اذان پر بخاری نے لکھا عمل سب امت کا
اس دور میں رد کیوں ہوتی ہیں لاریب بخاری کی باتیں

حرمین شریفین والے تو امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اسی فقہ پر ان کا فتویٰ چلتا ہے۔ اس کے برعکس یہ حضرات جو مدینہ یونیورسٹی سے عالم بن کر اہلِ حدیثوں کی مسجدوں میں امام و خطیب بن کر اپنے عام لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ سعودیہ والے اہل حدیث ہیں...... اور مجبوری کے تحت جب یہ وہاں جاتے ہیں تو صرف جیب بھرنے کی غرض سے اپنے آپ کو اُن کے مسلک کا ظاہر کرتے ہیں۔ دیوبندی عالم شہید مولانا عتیق الرحمٰن صاحب بھی مدینہ یونیورسٹی میں پڑھے تھے...... اور رئیس المحققین، فخر المحدثین، مفکر اسلام مولانا محمد ابو بکر غازی پوری مدظلہٗ انڈیا والے بھی وہاں پڑھے ہیں۔ ان حضرات کی کتابیں اور رکارڈیڈ تقاریر بازاروں میں موجود ہے۔ کہ کس طرح یہ انڈو پاک کے غیر مقلد چالاکیاں کرتے ہیں۔

بقول شاعر:

دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی
ایک سے دن کہنا اور دوسرے سے رات کہی

تاریخی حقیقت (Just for Knowledge...3)

یہ تو تاریخی حقیقت ہے کہ جب سے دین اسلام آیا ہے مکہ مدینہ میں اس وقت سے لے کر آج تک کوئی مؤذن تو کیا خدمت گذار بھی غیر مقلد نہیں رکھا گیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ:

مقلد حرم کے مصلوں پہ ہیں
یہی تیرہ صدیوں سے ہے انتظام
یہ سلفی موحد ہیں گر واقعی
ہوئے کیوں نہ پھر یہ حرم کے امام

خ۔۔۔ فرمائے۔ ان سے ملنے کے بعد دل کو بہت مسرت ملی۔ سکون کا سانس لیا آنکھوں سے دُھند ہٹ کے صاف ہوگیا اور "صراط مستقیم" صاف صاف نظر آنے لگی جس پر حیدر آباد کے ساتھی حافظ شریف بھائی زاہد اور جناب مشتاق احمد جتوئی صاحب نے بھی ہمت افزائی کی......

ٹھکانہ ڈھونڈھ اے مرغِ چمن خوش رنگ پھولوں میں
اگر تنکوں کو اپنا آشیاں سمجھا تو کیا سمجھا

کسی بزرگ نے میری اس جدوجہد کو سراہا اور تھپکی دے کر کچھ اس طرح کہا کہ

نہیں اقبال ناامید اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی (اقبالؔ)

واقعہ ۱۹، جماعت اسلامی

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب مولانا عبداللہ ہالا والے تبلیغ میں نہیں لگے تھے۔ میں اور وہ اسکول و کالج میں اور مساجد میں نعتیں بھی کہتے تھے۔ ان کے بھائی مولانا ظہور احمد میمن صاحب وہ اُس وقت سعید آباد (ہالا) کے قریب "منصورہ کالج" میں پڑھتے تھے۔ ان کی زبانی ہر وقت مولانا مودودی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی باتیں سننے کو ملتی تھی، بظاہر بہت اچھی اور Attractive لگتی تھیں مگر ہم دیکھتے کہ ان کے اکثر بندوں کی داڑھیاں چھوٹی ہوتی تھیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ عبادات کو تو یہ دوسرے کھاتے میں لاتے ہیں۔ یہ حقیقت مجھے بھی بعد میں معلوم ہوئی جب میں Chemi Visco Fibre نواب شاہ میں اسسٹنٹ منیجر (Q.S.A Laboratry) تھا وہاں کچھ دوست ان کے پیرو کار ٹکرائے۔ ان کے افکار سن کے مجھے بہت حیرانی ہوئی۔ خاص طور پر انبیاء کے متعلق۔ صحابہ کے متعلق، امہات کے متعلق، عبادات کے متعلق عذاب قبر کے متعلق اور باقی علماء حق کے متعلق، خیر اس وقت یہ موضوع نہیں اس لیے مختصر عرض کرونگا۔ مولانا ظہور احمد تو الحمد للہ بھائی مولانا عبد اللہ کی دعاؤں سے راہ راست پر آگئے اور اس وقت اللہ پاک نے ان کو دینی اشاعت و تبلیغ کے کام کے لیے قبول فرمایا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو صحیح سمجھ اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین......!

جھلکیاں

آپ بھی سوچ رہے ہونگے کہ میں کن تذکروں میں پڑ گیا۔ حالانکہ حقیقت تو یہ

ہے کہ جو میں نے اپنے اردگرد دیکھا۔ سمجھا، پرکھا...... اس کی چند جھلکیاں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

کب تک رہنگی کتاب سادہ کبھی تو آغاز باب ہو گا
جنہوں نے نئی نسل بگاڑی کبھی تو ان کا حساب ہو گا

حقیقت نمبر۱۲: جماعت اسلامی اور مولانا مودودی صاحب

احسان سنز رائے ونڈ کے مکینیکل انجینئر رنواز ساقی اکثر یہ کہتے تھے کہ اسلام تو تلوار سے پھیلا ہے۔ ایک دن میں نے اس کو بیٹھا کر یہ Clear کیا کہ بھائی یہ تو عیسائی دنیا کہتی ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ ہم مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام عمدہ اخلاق، ستھری تعلیم، محبت نبوی ﷺ، مخلصانہ تبلیغ اور روحانیت وصداقت کی وجہ سے پھیلا۔ مگر مودودی صاحب نے اپنی کتاب ''الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن لاہور اچھرہ'' پر لکھا ہے۔ کہ:

۱۔ وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔

دیکھیں کوئی بھی مسلمان حضور ﷺ کی تبلیغ کو ناکام تصور نہیں کرسکتا۔ یہ گستاخ نہیں تو اور کیا ہے!؟

مولانا مودودی صاحب کہتے تھے کہ کانا دجال افسانہ ہے:۔

۲۔ تقریباً تیس حدیثوں میں حضور ﷺ نے دجال کے آنے کی خبر دی ہے۔ مگر مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن ستمبر اکتوبر ۱۹۴۵ء بمطابق رمضان وشوال ۱۳۶۴ھ میں لکھا کہ:

''یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانہ ہیں (یعنی جھوٹے قصے ہیں) جب علماء دین نے مودودی کا پیچھا کیا تو اس نے اپنی کتاب رسائل مسائل حصہ اول ص ۱۴۱ (اشاعت ایور گرین پریس لاہور) اس بات کی مجبوراً تردید کی۔ اسی طرح سب انبیاء قابل عزت ہیں لیکن مودودی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کہتے ہیں کہ:

مودودی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ جلد باز تھے:۔

۳۔ ''موسیٰ علیہ اسلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کیے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں

بغاوت پھیل جائے۔ (رسالہ ترجمان القرآن ج ۲۹ عدد ۴ ص ۵)

اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں بھی آؤل فال باتیں کیں:۔

اسی طرح حضرت داؤدؑ، حضرت نوحؑ، حضرت یوسفؑ وغیرہم کی شان میں بھی توہین کی۔

۴۔ حضرت یونسؑ کے لیے لکھتے ہیں کہ

''حضرت یونسؑ سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔ اور غالباً انہوں نے بے صبر ہوکر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔''

(تفہیم القرآن ج ۲ سورۃ یونس حاشیہ ص ۳۱۲، ۳۱۳ طبع سوم ۱۹۶۴ء)

ایسی باتیں اور ایسے الفاظ انبیاء کرامؑ کی شانِ اقدس میں استعمال کرنا نازیبا اور ناشائستہ ہیں۔ بلکہ گستاخی اور سوءِ ادب ہیں۔ اسی طرح امہات المؤمنین کے بارے میں بھی مولانا موصوف نے بے ادبی کی ہے۔

اے انقلاب تیرے حوادث کا شکریہ
اب دل وہ دل نہیں کہ کوئی آرزو کریں

مودودی صاحب نے صحابۂ کرام اور امہات المومنین پر بھی زہریلی باتیں کیں

اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم سلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت ایسی ہے جن کی تعلیم وتربیت بھی وحی الٰہی کی نگرانی میں ہوئی اور ان کو سند فضیلت بھی خود خداوند قدوس نے عطا فرمائی۔ ان حضرات کو بھی مولانا مودودی نے نہیں چھوڑا۔ ان کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' میں انہوں نے جید صحابہ کرام پر ایسے ایسے الزام تراشے ہیں کہ عقل اور ایمان بھی حل جائے۔

مودودی صاحب کی اسی روش کی بنا پر ان کے ساتھی استعفا دیا:۔

مولانا مودودی صاحب کی اسی طرح کی روش نے حضرت مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے جو کہ مودودی صاحب کے دست راست تھے استعفےٰ دیکر اعلان کردیا کہ جماعت اسلامی شرمحض ہے اسلامی نہیں ہے۔ مودودی صاحب نے ہمارے پیارے نبی ﷺ پر الزام لگایا کہ ''انہوں نے ساری عمر مساوات کا وعظ دیا پر آخر میں اصول مساوات کو مصلحتاً

قریش کے حق میں ترک کر دیا۔"

کیا ہم ایسی باتیں مان لیں گے؟

دیکھیں اگر آج وزیرِ اعظم پاکستان کہہ دیں کہ روزے نہ رکھو کیونکہ اس سے فوج کمزور ہوتی ہے اور دشمن کے غلبہ کا خطرہ ہے۔ اس طرح اگر کوئی لیڈر یہ کہہ دے کہ ہر سال قربانی پر کروڑوں اربوں روپے خرچ نہ کیے جائیں بلکہ ان سے اسلحہ خرید کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے یا یہ اعلان ہو جائے کہ سردیوں میں ظہر کی نماز معاف ہے کیونکہ یہ دفتری وقت ہے اور دفتری کام قومی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ تو کیا ہم ایسی باتیں مان لیں گے...... ہرگز نہیں کیا یہ کہنا کہ حضور ﷺ نے اسلام کے قطعی اصول مساوات کو مصلحتاً ترک کر دیا تھا یہ آپ ﷺ کی توہین نہیں ہے......!؟

پھولوں کو صباء لاکھ گلستاں میں ہنسالے
پھر بھی یہ علاجِ غم شبنم تو نہیں ہے

مودودی اسلام (Made in U.S.A)

مودودی صاحب نے اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار فرمایا جو کہ Made in America ہے اس نے اسلام کو غلط ثابت کرنے کے لیے سب سے پہلے ان ہستیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جن کے ذریعے دینِ اسلام ہم تک پہنچا۔ مودودی صاحب نے بھی رافضیت کا پرچار کیا۔ جیسا کہ "تحریف القرآن" کا عنوان بدل کر "تفہیم القرآن" رکھدیا۔

تنقید صالح یا تبرّا بازی؟ اور "تقیہ"

رافضیت کا دوسرا بڑا رکن "تبرا" بازی ہے اس کو بدل کر "تنقید صالح" جوڑ دیا۔ رافضیت (شیعیت) کا تیسرا اہم رکن "تقیہ" تھا تقیہ بازی کا نام "پالیسی" رکھ دیا۔ پہلے یہ پالیسی تھی کہ جمہوریت شرک ہے کیونکہ عقیدہ توحید میں قوت کا سرچشمہ خدا ہے اور جمہوریت میں قوت کا سرچشمہ عوام ہوگئی لیکن پاکستان بنتے ہی جمہوریت ایمان میں داخل ہوگئی اب اسلام کا نام پیچھے چلا گیا اور جمہوریت سب سے مقدم ہوگئی۔ کبھی جماعت کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ عورت صدر مملکت نہیں بن سکتی اور کبھی فاطمہ جناح کی حمایت میں فتویٰ یہ ہوتا ہے کہ عورت صدر مملکت بن سکتی ہے۔ (ترجمان القرآن اگست صفحہ ۵۵)

مودودی صاحب کے یہاں بوقت ضرورت متعہ کی بھی اجازت ہے:۔

اسی طرح رافضیت (شیعیت) کا چوتھا بڑا رکن "متعہ" ہے۔ مودودی کے یہاں بوقت ضرورت متعہ کی بھی اجازت ہے۔ (ترجمان القرآن اگست صفحہ ۵۵) رافضیت کا اصل مشن صحابہ کی عظمت کو دل سے نکالنا۔ مودودی صاحب اس میں بھی پیچھے نہیں۔ "خلافت و ملوکیت" کتاب لکھ کر صحابہؓ کی عظمت کو اتنا داغدار کیا ہے کہ رافضی تیرہ سو سال میں اتنا داغ دار نہیں کر سکے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ رافضیوں کا لہجہ تبرائی تھا اس لیے ان کی زبان کو لوگ گالی سمجھتے تھے اور مودودی نے اس زہر پر چینی چڑھا کر پیش کر دیا..:..لوگوں کو علماء حق سے ہٹا کر بدظن کر دیا...... (تریاقِ اکبر بزبان صفدر ص ۴۶۵)

حقیقت میں وہ لطفِ بندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے

علمی غرور (مودودی صاحب)

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ میں اپنا دین معلوم کرنے کے لیے چھوٹے بڑے علماء کی طرف دیکھنے کا محتاج نہیں ہوں بلکہ خود خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ دین کے اصول کیا ہیں۔ (روئیداد اجتماع جماعت اسلامی الہ آباد صفحہ ۴۳)

نیز لکھتا ہے کہ! میں نے دین کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کی بجائے ہمیشہ قرآن و سنت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے (ترجمانِ القرآن جون ۱۹۴۵ء صفحہ ۴۵)

مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویزی عقائد کفریہ کے ترجمان بنے:۔

بے شک دین کی بنیاد قرآن و سنت پر ہی ہے لیکن کتاب و سنت کو سمجھنے میں ہی انسان کو ٹھوکریں لگتی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور چوہدری غلام احمد پرویز نے بھی کتاب و سنت کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی اور عقائد کفریہ کے ترجمان بنے۔ اگر مودودی صاحب بھی چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں سے ماضی یا حال کے کسی عالم و مجتہد سے سمجھنے کے محتاج نہیں ہیں تو ان کا یقیناً یہ نظریہ ہے کہ پوری امت مسلمہ سے کسی نے بھی [illegible] نہیں سمجھا اگر ایسا ہے تو مودودی صاحب کی فہم و بصیرت پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے ان کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ جب اسلام کو آج تک کسی نے پوری طرح نہیں سمجھا تو [illegible] فہم

دین کس لیے نازل ہوا؟ (تریاق اکبر بزبان صفدر صفحہ نمبر ۴۸۱)

دین کے معاملے میں مودودی صاحب کہتے ہیں کہ کسی کا پابند نہیں ہوں:۔

نیز لکھتا ہے کہ میں نہ مسلک اہلِ حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ ہی حنفیت اور شافعیت کا پابند ہوں (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۳۵)

بقول شاعر:

رہنمائی کا تمہیں شوق مبارک لیکن
تم چلے بھی ہو کسی راہ میں دو گام کہیں.....!؟

عبادات۔ اسلامی ٹریننگ کورس ہیں (مودودی صاحب)

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ دراصل صوم و صلاۃ اور حج و زکوٰۃ اور ذکر تسبیح کو بڑی عبادت کے لیے مستعد کرنیوالے تمرینات یعنی ٹریننگ کورس ہیں (تفہیمات حصہ اول ص ۵۱ طبع پنجم)

تبصرہ

مودودی صاحب کا یہ نظریہ قرآن پاک کے صراحتہً خلاف ہے کہ اصل مقصد حکومتِ اسلامی ہے اور یہ عبادات اس مقصد کے حصول کے لیے مشقیں ہیں جبکہ قرآن پاک اس کے خلاف یہ کہتا ہے کہ حکومتِ الٰہی کا مقصد ہی نماز، زکوٰۃ کی اقامت ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقام الصلوٰۃ واٰتو الزکوٰۃ وامر بالمعروف ونھوا عن المنکر (سورۃ الحج آیت نمبر ۴۱)

یعنی اگر ہم ان یعنی صحابہ کرامؓ کو ملک میں اقتدار دیں تو وہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور لوگوں کو نیک کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے روک دیں اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی نظام اور دینی اقتدار (خلافت) سے مقصود انہیں نماز، روزہ، عبادات وغیرہ کی ترویج ہے یہ مقصد عبادات ہیں نہ کہ ٹریننگ کورس (تریاق اکبر بزبان صفدر ص ۴۸۶)

اتنا ہی سر اُٹھائیے کہ جس سے یہ تو ہو،
لوگوں کے دل میں آپ کی کچھ آبرو رہے۔

بالکل اسی طرح کے خیالات ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی اپنی کتب اور تقاریر

میں ظاہر کیے ہیں۔ ان میں فرق یہ تھا کہ مودودی صاحب اپنے آپ کو مجتہد کے درجے پر فائز کرتے تھے۔ لیکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ”نیم مقلد“ تھے۔

نیم مقلد (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اپنی کتاب (اسلام کا اقتصادی نظام ص ۱۷۱) پر لکھتے ہیں کہ ”میرا ایک مزاج ہے میں اسے چھپانا نہیں چاہتا۔ میں مقلد محض نہیں ہوں۔ میں نیم مقلد ہوں۔ میں ان پانچوں ائمہ کا مقلد ہوں۔ ان پانچوں دائروں (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور امام بخاری) سے باہر جانے کو میں غلط سمجھتا ہوں۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ”میرا ایک مزاج ہے۔ میں اسے چھپانا نہیں چاہتا۔ میں مقلد محض نہیں ہوں۔ میں نیم مقلد ہوں“ (ص ۱۷۲ جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی)

اونچی دکان پھیکی پکوان

قارئین کرام: مزاج کو شریعت کے تابع کیا جاتا ہے۔ شریعت کو مزاج کے تابع نہیں کیا جاتا...... غرض ڈاکٹر صاحب کا نیم تقلیدی فلسفہ اپنی بنیاد اور آثار دونوں کے لحاظ سے بے وزن تو ہے ہی۔ خطرناک بھی ہے۔

حالانکہ ڈاکٹر اسرار صاحب (میثاق ۱۹۸۴ء صفحہ ۴۴) پر اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ ” آج پھر اس بات کا اعادہ کررہا ہوں کہ میں عالمِ دین ہونے کا ہرگز مدعی نہیں ہوں۔ مجتہد ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ فقہ کے متعلق میرا مطالعہ محدود ہے۔“

یعنی نہ عالم ہیں نہ فنِ حدیث پر کچھ عبور ہے، نہ علم فقہ اور اصول فقہ سے کچھ ممارست ہے لیکن سبحان اللہ اب مجتہدین کے اقوال اور ان کے دلائل کو پرکھ سکتے ہیں اور ان کے درمیان فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کس کی بات درست ہے اور سنت کے زیادہ قریب ہے۔

فدا کرتا رہا دل کو، حسینوں کی اداؤں پر،
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے

اہلِ حدیثوں (غیر مقلدوں) سے ڈاکٹر اسرار صاحب کی ہمدردی

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی چونکہ کسی ایک مجتہد کی تقلید کے پابند نہیں رہنا چاہتے اس لیے ان کو اس طبقہ کے ساتھ ایک مناسبت اور ہمدردی ہے۔ اسی لیے تو Peace-Tv نے

اُن کو Wel come کیا۔ اس لیے لکھتے ہیں کہ:

البتہ چونکہ مسالک اربعہ کے پیروؤں میں سے تو ہمارے یہاں شاید احناف کے سوا شاذ ہی کسی اور مسلک کے لوگ موجود ہوں لیکن اہلسنت کا ایک اور گروہ برصغیر پاک و ہند میں معتبد تعداد میں موجود ہے جو غیر مقلد یا اہلحدیث یا سلفی المسلک الغرض مختلف ناموں سے موسوم ہے...... یہ صرف ایک مسلک ہے کوئی معین مذہب نہیں اور اصولی طور پر اس میں کسی معین مجتہد کی تقلید خارج از بحث ہے تاہم اکثر و بیشتر مسائل میں یہ حضرات امام بخاریؒ کے اجتہادات ہی کا اتباع کرتے ہیں چنانچہ کچھ حضرات انہیں طنزاً مقلدین بخاریؒ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں...... لہٰذا میں نے اپنی ذات کی حد تک نیم مقلد کا جو دائرہ بنایا ہے اس میں أئمہ اربعہ کے ساتھ ساتھ امام بخاریؒ کو بھی شامل کیا ہے (میثاق ۱۹۸۴ء صفحہ ۳۰،۲۹)

مودودی صاحب ڈاکٹر اسرار احمد کے محسن تھے

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ''مولانا مرحوم مودودی صاحب میرے والد کی عمر کے تھے۔ پھر میرے محسن بھی تھے کہ ان کی تصانیف کے مطالعے میں مجھے دین کا صحیح مفہوم اور ایک مسلمان کی دینی زمیداریوں کا شعور حاصل ہوا تھا (میثاق ستمبر ۱۹۸۴ء ص ۲۸)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی اپنے پیشوا علامہ مودودی صاحب کے اتباع میں عبادت کا کچھ اور ہی مطلب بتاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔'' حالانکہ ان کے لیے (عبادات) کتاب وسنت میں کہیں بھی عبادات کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ حدیث میں ان کو ارکانِ اسلام کہا گیا عبادات نہیں (میثاق جون ۱۹۸۳ء)

اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

کلام اللہ میں سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۱ میں ہے کہ ''اے لوگوں عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم میں سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

حقیقت نمبر ۱۳: اللہ نے جن و انس عبادت کے لیے پیدا فرمائے:

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی تخلیق کی غایت کھلے کھلے انداز میں یہ بیان فرمائی کہ وہ میری عبادت کریں۔

''اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔'' (سورۃ ذاریات)

دوسرے لفظوں میں نماز، روزہ، حج، زکوات اور جہاد عبادت کے وہ کام ہیں جن کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔

اے ابنِ آدم تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا:۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا یہ فرمان ذکر کیا۔

''اے ابن آدم تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو تیرے ہاتھ کو (دنیوی) مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند نہیں کروں گا۔''

جب دنیوی مشاغل بھی عبادت ہی ہیں تو پھر یہ کہنا کہ تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا یعنی اپنے کچھ اوقات اس کے فارغ کر لے بے معنی سی بات ہے حالانکہ حدیث کی بات بے معنی نہیں ہو سکتی۔ بقول شاعر:

انہی کے راستے پر تو بھی چل سلمان گیلانی
جنہوں نے راستی پر جان دے کر زندگی پائی

حیرت انگیز دعویٰ

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ''افسوس کہ عبادت کے اس صحیح مفہوم کو مسلمان بھول گئے، انہوں نے چند مخصوص اعمال کا نام عبادت رکھ لیا ہے اور سمجھے کہ بس انہی اعمال کو انجام دینا عبادت ہے۔ اس عظیم الشان غلط فہمی نے عوام وخواص دونوں کو دھوکے میں ڈال دیا ہے۔

(طبع جدید ص ۱۷ مطالبات دین)

اس پر حضرت ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں کہ۔'' اندازہ کیجیے کہ عبادت قرآن کی ایک اصطلاح ہے۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ امت قرآن کی بنیادی اصطلاحات کا مطلب ہی بھول جائے۔ رسول اللہ کی حدیثیں موجود ہیں، صحابہ کے اقوال موجود ہیں، قدیم سے قدیم تفاسیر موجود ہیں، حکمائے امت کی کتابیں موجود ہیں پھر ایک ایسی اصطلاح جس کا تعلق ان حضرات کے بقول زندگی

کے ہر ہر لمحے سے ہے۔ اور ہر ہر لمحے کی اطاعت و تابعداری سے ہے۔ اُمّت کے عوام و خواص سب ہی اس کے بارے میں دھوکہ اور عظیم الشان غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں۔ حیرت انگیز دعویٰ ہے۔" (ڈاکٹر اسرار کے افکار و نظریات ص ۷۷)

﴿سمجھنے کی باتیں﴾

سنے اہلِ زمانہ تم سنو آواز گیلانی
شریعت کا یہ پرچم ہم تو ہر صورت اٹھائیں گے

دین اور مذہب؟

ہم یہی سمجھتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ ہمارا مذہب اسلام ہے پر اسلام تو ہمارا "دین" ہے۔ نہ کہ مذہب!! پھر مذہب کیا چیز ہے؟

مذہب معنیٰ "راستہ" ...... ہدایت کا راستہ...... کامیابی کا راستہ...... دین اسلام کو سمجھنے کا راستہ...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا راستہ......

اِتباعِ سنّت

اتباعِ سنت، اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ نے نفس کو قابو میں رکھنے کے لیے انسان کو عقل کی نعمت عطا فرمائی اور عقل بذاتِ خود راہنمائی کی محتاج ہے اور یہ راہنمائی حاصل ہوگی علمِ وحی سے اور علمِ وحی کا مقصود اتباعِ سنت ہے۔ اتباعِ سنت کے لیے تین اطاعتیں اختیار کرنی ہوں گی جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پارہ ۵ رکوع ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)

یعنی: اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی اور اُولی الامر کی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت مقصود ہے۔ نبی ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت کا ذریعہ ہے۔ چہ جائیکہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت غیر مشروط ہے، جبکہ تیسری اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہوگی اور یہ اطاعت ہوگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے صحیح فہم اور اس کی وضاحت کے لیے۔ اگر دین کی کسی بات پر اولی الامر یعنی علماء دین کا

اجماع ہو جائے تو پھر ان کی اطاعت بھی اسی طرح لازمی اور غیر مشروط ہوگی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔ (تزکیہ نفس اور اس کی اہمیت ص ۶۶)

چار راستے (مذاہب) منزل ایک (دینِ اسلام)

ہدایت کے...... کامیابی کے...... اللہ کے احکام اور شریعت محمدیہ ﷺ کو سمجھنے اور اس پر صحیح عمل کر کے کامیابی حاصل کرنے کے "چار راستے" (چار مذاہب ہیں۔)
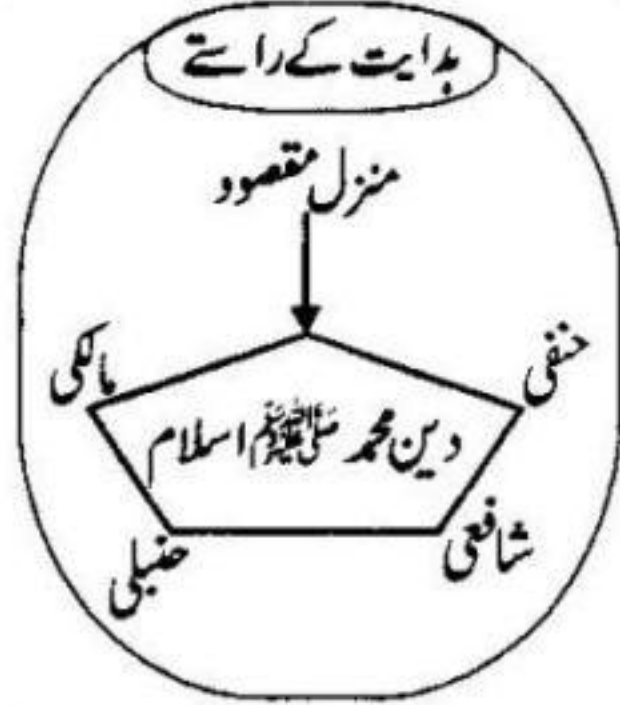
أئمہ اربعہؒ سب کے سب اہلِ سنۃ والجماعت میں شامل ہیں۔ ان سب کے عقائد میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو وہ صرف "فروعی" ہے۔ جو کہ اندازِ اجتہاد و استنباط سے ہوتا ہے۔ اور اسی قسم کا اختلاف حضور ﷺ کے ساتھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے درمیان بھی تھا۔ اور اسی اختلاف کو اللہ کے نبی ﷺ نے رحمت کے ساتھ تشبیہ دیا......

وہ بلند مقام تارے وہ فلک مقام تارے
جو نشان دے کے اپنا رہے بے نشاں ہمیشہ (ساحر لدھیانوی)

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا کہ أئمہ مجتہدین میں نبی علیہ صلاۃ وسلام کے بہت قریب کا دَور امامِ اعظم ابو حنیفہؒ نے پایا۔ جن کی پیدائش ایک روایت کے مطابق ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ اور سب سے پہلی "دینِ اسلام" کی تشریح (فقہ) انہوں نے مُدوّن کی۔ ان کے بعد امام مالکؒ جن کی پیدائش ۹۳ھ میں ہوئی۔ ان حضرات نے صحابہ کرامؓ کا دور دیکھا۔ ان کو عمل کرتے دیکھا اور ان سے سیکھا۔ ان کے بعد امام شافعیؒ ۱۵۰ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کی ۱۶۴ھ میں پیدائش ہوئی۔

مشعلِ راہ

حضرات أئمہ مجتہدینؒ نے اپنے اپنے علاقے میں کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ

اور عملِ صحابہؓ کی اپنے اجتہاد سے تشریح کی جن کو ان کے نام سے منسوب کر کے ''فقہ'' کا نام دیا گیا۔ ان تشریحات کو بعد میں جمع کر دیا گیا، اور آنے والے لوگوں کے لیے ''مشعل راہ'' بنا دیا۔ جن کو آج ہم سب حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی فقہ کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرات ائمہ اربعہؒ سے متعلق

(Just For Knowledge # 12)

امام اعظم سراج الامت حضرت ابوحنیفہؒ

آپ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۵۰ھ بغداد میں ہوئی۔ آپ کی عمر ۷۰ سال اور مقبرہ خراسان میں ہے۔ (اسماء رجال مشکوٰۃ ۶۲۴) آپؒ نے ۵۵ حج کیے۔

حضرت امام مالکؒ بن انسؓ

آپ کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی۔ (اسماء رجال مشکوٰۃ ۶۲۴) بعض نے ۹۰ھ اور بعض نے ۹۳ھ اور بعض نے ۹۴ھ بھی بیان کی ہے (احوال المصنفین ص ۷۷) آپ کا انتقال مدینہ میں ۱۹۹ھ میں ہوا۔ (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۲۴)

حضرت امام شافعیؒ

آپ شہر فلسطین ۱۵۰ھ میں بعض نے کہا عسقلان میں اور بعض نے کہا یمن میں اسی سن ۱۵۰ھ میں اور بقول بعض اسی مہینہ میں پیدا ہوئے جس میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کا انتقال ہوا اہل تواریخ کے درمیان سن والی روایت مشہور ہے اور آپ کا انتقال شبِ جمعہ کے آخری حصہ میں ماہ رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ شہر مصر میں ہوا (اسماء رجال مشکوٰۃ ۶۲۶)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

آپ کی ولادت بغداد میں ۱۶۴ھ میں ہوئی اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی (حوالہ بالا)

اس کے بعد ائمہ محدثین کا دور آیا۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری سے ائمہ محدثین نے ''حدیث'' جمع کرنے کی خدمت سرانجام دی۔ جن میں قابلِ غور تذکرہ ''صحاح ستہ'' کے محدثین ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری (امام بخاریؒ) ۲۔ صحیح مسلم (امام مسلمؒ)
۳۔ سنن ابوداؤد شریف (امام ابوداؤدؒ) ۴۔ سنن نسائی (امام نسائی)
۵۔ ترمذی شریف (امام ترمذیؒ) ۶۔ ابن ماجہ (امام ابن ماجہؒ)

(صحاح ستہ) "Just For Knowledge...13"

سوال: صحاح ستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحاح صحیح کی جمع ہے اور ستہ کا معنی چھ۔ یہ دونوں عربی زبان کے لفظ ہیں جو کہ حدیث شریف کی معروف و مستند چھ کتب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سوال: حدیث شریف کی وہ چھ کتب کونسی ہیں؟

جواب: 1- بخاری شریف 2- مسلم شریف 3- جامع ترمذی 4- سنن ابوداؤد 5- سنن نسائی 6- سنن ابن ماجہ

امام بخاری رحمہ اللہ کے متعلق: بخاری شریف کو مرتب کرنیوالے محدث محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہیں۔ آپ 13 شوال المکرم 194ھ میں ایران کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے اور عید الفطر کی رات 256ھ میں بعمر 63 برس رحلت فرما گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے 16 برس کی مسلسل تحقیق و جانفشانی کے بعد اپنی کتاب کے لیے 7275 احادیث مبارکہ کا انتخاب کیا۔ بخاری شریف کو قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب مانا جاتا ہے۔ آپ کا مزار خرتنگ میں ہے جو کہ سمرقند سے 5 میل کے فاصلہ پر ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ کے بارہ میں: آپ 204ھ میں ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے اور 261ھ میں بعمر 57 برس رحلت فرمائی۔ آپ نے 15 برس کی تحقیق کے بعد 12000 احادیث کا مجموعہ مرتب فرمایا۔ جو احادیث بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہیں وہ ''متفق علیہ'' کہلاتی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ: امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ کو امام ترمذی کہا جاتا ہے آپ 209ھ میں ایران کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے اور 279ھ میں بعمر 70 برس انتقال فرمایا۔ آپ کی کتاب جامع ترمذی 2028 احادیث مبارکہ پر مشتمل ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے بارہ میں: آپ 202ھ میں بجستان افغانستان میں

قندھار کے قریب پیدا ہوئے اور 275ھ میں بعمر 73 برس انتقال فرمایا۔ آپ کی کتاب سنن ابوداؤد 4800 احادیث پر مشتمل ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ کے کچھ حالات: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی ایران کے شہر نسا میں 215ھ میں پیدا ہوئے اور 303ھ میں بعمر 88 برس انتقال فرما گئے۔ آپ نے سنن نسائی میں 5765 احادیث مبارکہ کو مرتب فرمایا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے بارہ میں: امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ 209ھ میں ایران کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے اور 63 برس کی عمر میں 273ھ میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی کتاب سنن ابن ماجہ 4000 احادیث پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اپنی شایانِ شان اجرِ عظیم سے نوازیں آمین۔

الفاظ شناس اور مزاج شناس (محدثین ومجتہدین) کس کو کہتے ہیں؟

دراصل ائمہ محدثینؒ "الفاظ شناس" ہیں اور ائمہ مجتہدین حضور ﷺ کے مزاج شناس ہیں۔ "محدّث" کی رسائی زبانِ رسول ﷺ تک ہے کہ حضرت فرمان کیا فرما رہے ہیں۔ اور فقہاء حضرت ﷺ کی پیشانی سے سینکڑوں مسائل پڑھ جاتے ہیں۔ اسی لیے یہ دونوں جماعتیں دین کی خادم ہیں۔ کہ ایک نے چھلکے کو محفوظ کیا ہے دوسرے نے مغز کو محفوظ کیا ہے۔ اہلِ سنت والجماعت دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔

یہ بات حضرت اوکاڑوی صاحبؒ نے ایک سادہ مثال دے کر سمجھائی۔ حدیث اور سنت میں فرق کیا ہے؟

محدث اور فقیہ میں فرق کی مثال:

۱۔ کیا بات ہے؟ (سوالیہ انداز)
۲۔ کیا بات ہے۔ (ڈانٹ کے ساتھ غصے کا اظہار کرتے ہوئے)
۳۔ کیا بات ہے! (تعریفی انداز)

پھر کہا اوکاڑویؒ صاحب نے کہ: دیکھیے ایک فقرہ میں نے آپ کے سامنے تین دفعہ بولا ہے۔ پہلے میرا لہجہ سوالیہ تھا۔ تو سب نے پیچھے دیکھا پتہ نہیں کیا بات ہے۔ ادھر۔ دوسری بار میں نے صرف لہجہ بدلا ہے۔ ایک نقطہ بھی کم وبیش نہیں کیا۔ اور میں نے پورا غصہ

اس میں بھر دیا ہے۔ گویا میں کسی کو ڈانٹ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ میں نے یہی فقرہ بولا ہے۔ صرف لہجہ بدلا ہے۔ اور اسی فقرے میں محبت اور پیار بھر دیا ہے گویا میں کسی کی تعریف کر رہا ہوں کہ کیا بات ہے!

اب یہ میرا بولا ہوا فقرا کاغذ پر لکھ کر کسی کے سامنے رکھ دیا جائے تو جس نے میرا "لب ولہجہ" نہیں دیکھا تو وہ کیا سمجھے گا کہ یہ پیار میں کہا ہے یا غصے میں کہا ہے یا سوالیہ لہجہ ہے۔ تو معلوم ہوا ہمیں صرف الفاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ کس ماحول میں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آپ کا "لب ولہجہ" کیا تھا اس کی بھی ضرورت ہے۔ پتہ چلا کہ "محدثین" الفاظ شناس ہیں اور "فقہاء" مزاج شناس ہیں۔ دونوں خادم ہیں۔ دونوں کی عزت واحترام لازم ہے۔

اللہ کے ولی کا دشمن اللہ کا دشمن ہے:۔

یہ حضرات فقہاء محدثین اللہ جل شانہ کے ولی دوست ہیں جن کے لیے اللہ نے فرمایا:

"من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب"

یعنی "جس نے میرے پیارے دوست سے دشمنی کی اس سے میری (اللہ تعالیٰ کی) طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔"

اللہ پاک ہمیں اس شدید وعید سے اپنی حفظ وامان میں رکھے (آمین)

نوازش ہائے بے جا دیکھتا ہوں
شکایت ہائے رنگیں کا گلہ کیا (غالبؔ)

پیغمبر ﷺ پر قصداً جھوٹ بولنا

آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ: "مجھ سے صرف وہی باتیں نقل کیا کرو جو تمہیں یقینی طور پر معلوم ہوں، اس لیے کہ جس نے قصداً میری طرف جھوٹ بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا، اور جو قرآن کریم میں اپنی رائے چلائے گا اس نے بھی اپنے لیے ٹھکانہ جہنم بنالیا ہے۔" (ترمذی شریف ج۲ ص۱۲۳)

واقعہ نمبر۲۰: تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں

یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور پوچھا تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا میں کتاب اللہ
فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں تصریح نہ ہو؟ انہوں نے کہا پھر میں رسو
اللہ ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی تصریح
ہو؟ انہوں نے کہا پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد اور قیاس کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا۔

تب رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا (تھپکی دی) اور فرمایا:

الحمدُللّٰہِ الَّذِی وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُولِ اللّٰہ لِمَا یُرْضِی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کو اس بات کی توفیق
جس سے خود رسول اللہ ﷺ راضی ہوئے۔ (ابو داؤد ۳۵۹۲ ترمذی ۱۳۲۷، داری
احمد ۶/ ۲۱۵۵۶_۲۱۵۰۲ مشکوۃ ۳۷۳۷، ہر واقعہ بے مثال صفحہ ۱۰۶، علامہ خطابی نے کہا
حدیث میں قیاس کا ثبوت ہے۔)

نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرامؓ نے عمل کرتے دیکھا اور صحابہؓ کو تابعین نے دیکھا اور تابعین
کو تبع تابعین نے دیکھا۔ اور اس دور کو اللہ کے رسول ﷺ "خیر القرون" کہہ رہے ہیں۔

طبیعت جن کی خود اک مدرسہ ہو
اُنہیں کیا اشتہا جھوٹی سند کی (عدمؔ)

امام ابوحنیفہؒ محدث وفقیہہ کے ساتھ ساتھ تابعی بھی ہیں

اپنی ستر (۷۰) سالہ زندگی میں اسلام اور دین کی جو گراں قدر دینی خدمات انہ
نے سرانجام دیں، وہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ جہ
ایک بہت بڑے محدث اور فقیہہ تھے وہاں نہایت عبادت گذار اور متقی انسان بھی تھے، علو
فنون سے مالا مال، سخاوت میں پیش پیش اور استقلال و بہادری میں شجاع القلب بھی تھے
رب العزت نے آپ کو بے شمار خوبیوں اور صفات سے نوازا تھا۔ جن میں سے ایک
بڑی صفت یہ بھی ہے کہ آپ تابعیت کے بلند پایہ مرتبہ پر بھی فائز تھے۔ امام صاحب نے (
ہزار) صرف ایسے اساتذہ سے علم حاصل کیا جن میں صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ
ہیں۔ (شرح مسند ابی حنیفہ للملا علی القاریؒ ص [illegible])

امام صاحب حفاظِ حدیث میں سے تھے

اس لیے امام الجرح والتعدیل یحیٰی بن سعید القطان (المتوفی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں

"بخدا امام اعظمؒ اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں کے اس دنیا میں سب سے بڑے
[ما]ہر تھے۔ (ماتحس الیہ الحاجہ ص۱۰) اور علامہ ذہبیؒ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کو "حفاظ حدیث" میں
[ذ]کر کیا ہے (تذکرہ الحفاظ ص۱۵۱ جلد۱ بحوالہ السیف الصارم) یاد رہے حافظِ حدیث اسے کہا
[جا]تا ہے جسے ایک لاکھ احادیث زبانی یاد ہوں۔

فنا کے بعد بھی زندہ رہے گا
تیرے ایمان کامل کا فسانہ

[تا]بعی کی تعریف (Just For Knowledge...14)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں اور تابعی وہ ہے جس نے
[صح]ابہؓ سے ملاقات کی ہو (ایمان کی حالت میں اور ایمان کی ہی حالت میں وفات پائی ہو۔)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ امام اعظم
[ابو]حنیفہؒ تابعین میں سے ہیں جیسا کہ بڑے بڑے محدثین اس بات کا اپنی اپنی تحریروں میں
[اقر]ار کر رہے ہیں اس کے باوجود بھی اگر امام صاحبؒ کی تابعیت کا انکار کیا جائے تو اسے محض
[تعص]ب، ضد اور ہٹ دھرمی پر ہی محمول کیا جاسکتا ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

[ام]ام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان صحابہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا......

ذیل میں ان صحابہ کرامؓ کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا زمانہ امام صاحبؒ نے پایا ہے۔

۱۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ المتوفی ۸۶ یا ۸۷ھ کوفہ میں۔
۲۔ انس بن مالکؓ المتوفی ۹۱ھ یا ۹۳ھ بصرہ میں۔
۳۔ عمر بن حریثؓ المتوفی ۸۵ یا ۹۸ھ کوفہ میں۔
۴۔ عبداللہ بن الحارث بن جزءؓ المتوفی ۸۵، ۸۶، ۸۷، یا ۹۷ھ مصر میں۔
۵۔ عبداللہ بن انیسؓ (یہ کوفہ میں ۹۴ھ میں تشریف لائے تھے)
۶۔ واثلہ بن الاسقعؓ المتوفی ۸۳ یا ۸۵ھ دمشق میں۔
۷۔ سہل بن سعد الساعدیؓ المتوفی ۸۸ھ مدینہ منورہ میں۔
۸۔ سائب بن خلاد بن سویدؓ المتوفی ۹۱ھ۔
۹۔ محمود بن الربیع بن سراقہؓ المتوفی ۹۶ھ مدینہ میں۔

۱۰۔ محمود بن لبید بن عقبہؓ المتوفی ۹۶ھ مدینہ میں۔

۱۱۔ عبداللہ بن بسر المازنیؓ المتوفی ۸۸ یا ۹۶ھ شام یا حمص میں۔

۱۲۔ ابوامامہ باہلیؓ المتوفی ۸۱ یا ۸۶ھ حمص میں۔

۱۳۔ وابصہ بن المعبد بن عتبہؓ المتوفی ۹۰ھ رقہ میں۔

۱۴۔ ہرماس بن زیادؓ المتوفی بعد ۱۰۰ھ یمامہ میں۔

۱۵۔ مقدام بن معدی کربؓ المتوفی ۸۶ یا ۸۷ھ شام میں۔

۱۶۔ عتبہ بن عبدالسلمیؓ المتوفی فی زمان ولید بن عبدالملک بدء خلافتہ ۸۶ھ۔

۱۷۔ یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ المتوفی ۹۹ھ۔

۱۸۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ المتوفی ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۱۰ھ مکہ یا کوفہ میں جو کہ روئے زمین پر سب سے آخری فوت ہونے والے صحابی ہیں۔

۱۹۔ سائب بن یزیدؓ المتوفی ۸۶ یا ۸۸ یا ۹۱ھ مدینہ میں۔

۲۰۔ عداء بن خالدؓ یہ یزید بن مہلب کے خروج تک زندہ رہے۔ یاد رہے کہ یزید بن مہلب نے ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ میں خروج کیا۔ رجیح (الجستان میں)

۲۱۔ عکراش بن ذویبؓ المتوفی ۱۰۰ھ تک۔

(بحوالہ امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت اور صحابہؓ سے ان کی روایت، ص۲۰ از: مولانا محمد فیاض خان سواتی)

یہ بات درست نہیں ہے کہ امام صاحبؒ کے زمانہ میں صرف چار ہی صحابہ کرامؓ موجود تھے جیسا کہ ہم نے ایک لسٹ صحابہ کرامؓ کے ناموں، تاریخ وفات اوران کے مقامات کے متعلق پیش کی یہاں کے علاوہ نو مزید صحابہ کرامؓ بھی ہیں جن کے متعلق بعض دیگر اصحاب نے ذکر کیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ اسعد بن سہل بن حنیف الانصاریؓ ابوامامہ ۱۰۰ھ۔

۲۔ بسر بن ارطاۃ القرشی العامریؓ المتوفی ۸۶ھ مدینہ یا شام میں۔

۳۔ طارق بن شہاب بجلی کوفیؓ المتوفی ۸۳ھ۔

۴۔ عبداللہ بن ثعلبہؓ المتوفی ۸۷ یا ۸۹ھ۔

۵۔ عبداللہ بن الحارث بن نوفلؓ ابومحمد المتوفی ۹۹ھ

۶۔ عمرو بن ابی سلمہؓ المتوفی ۸۳ھ۔

۷۔ قیصہ بن ذویبؓ المتوفی ۸۶ھ

۸۔ مالک بن الحویرثؓ المتوفی ۹۴ھ بصرہ میں۔

۹۔ مالک بن اوسؓ المتوفی ۹۲ھ مدینہ منورہ میں۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام صاحبؒ نے جن صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا ہے، ان کی کل تعداد چار نہیں بلکہ تیس کے قریب ہے۔ اگر مزید تحقیق وجستجو کی جائے تو ممکن ہے کہ اس فہرست میں کچھ اور صحابہؓ کے اسمائے گرام کا بھی اضافہ ہوجائے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو دین کی سمجھ نصیب فرمائے اور خاتمہ بالایمان فرمائے۔ آمین۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی صحابہ کرامؓ سے روایات

جمہور محدثین کرامؒ کے نزدیک تابعی ہونے کے لیے صرف کسی صحابی کی روایت ہی کافی ہے جو کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو حاصل تھی البتہ بعض حضرات نے صحابہ کرامؓ سے امام صاحبؒ کے روایت کرنے کا انکار کیا ہے حالانکہ امام صاحبؒ نے تیس سے زائد صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا ہے بلکہ بقول حافظ المزیؒ امام صاحبؒ کی ملاقات ۲۷ صحابہؓ سے ہوئی ہے (معجم المصنفین ج ۲ ص ۲۳ بحوالہ امام اعظم ابوحنیفہ از مفتی عزیز الرحمٰن صاحب) اور متعدد صحابہ کرامؓ سے روایات بھی بیان کی ہیں۔

امام اعظمؒ کی صحابی حضرت انسؓ سے روایات میں سے کچھ روایات

تبییض الصحیفہ ص ۱۳، ۱۴ پر اور کچھ سند کے تغیر کے ساتھ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف الصالحی الدمشقی الشافعیؒ نے اپنی کتاب "عقود الجمان" ص ۵۴ پر بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۱۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی علیہ صلاۃ وسلام سے سنا آپ نے فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ اس روایت کے بارے میں پچاس طرف مطلع ہوا ہوں۔

۲۔ اس مذکورہ بالا سند کے ساتھ (یعنی امام اعظمؒ والی) حضرت انس سے روایت ہے

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا "بھ
راہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔"

۳۔ امامِ اعظمؒ روایت کرتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ "میں
کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے مصیبت
مدد کرنے والے کو۔"

۴۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے روا
فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ
نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کے لیے مسج
اگرچہ پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھ
کرے گا۔" (روایت صحیح تبیض الصحیفہ ص۱۸ عقود الجمان ص۵۹ و مسند امام
ص۴۷)

ستیاناس ہو پروپیگنڈہ کرنے والوں کا

موضوع کو وزن دینے کے لیے چند روایات پیش کی ہیں۔ اسی طرح
روایات ہیں۔ اللہ ان پروپیگنڈہ کرنے والوں کا ستیہ ناس کرے جو امام صاحبؒ پر کما
کرتے ہیں۔ جسے ایک لاکھ احادیث زبانی یاد ہوں نیز امام صاحب نے صرف ان میں
۴۰ ہزار احادیث کے انتخاب سے اپنی "کتاب الآثار" کو تصنیف فرمایا ہے اور یہ وہ کتا
جو صحاح ستہ سے بہت بہت پہلے لکھی گئی بڑے بڑے محدثین، مؤرخین اور اہل علم نے
مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ مسلک رکھنے کے امامِ اعظمؒ کی تعریف و توثیق کی ہے اور آ
تابعی ہونے اور صحابہ کرامؓ سے روایات بیان کرنے کا برملا اقرار کیا ہے۔

سرخرو گزریں گے اس منزل سے بھی اہلِ وفا
آپ اپنے ہر ستم کی انتہا کر دیکھیے

نا اہل کو تحقیق کا حق نہیں

جس طرح دنیا میں ہر فن میں اُس کی بات مانی جاتی ہے جو اس فن میں کامل مہ
رکھتا ہو، نہ کہ فن سے ناآشنا کی۔ مثلاً ہیرے جواہرات کے بارے میں ماہر جوہری کی با

نہ کہ کسی موچی کی...... سونے کے بارے میں کسی ماہر سنار کی تحقیق مانی جائے گی نہ کہ کسی
۔ قانون میں تحقیقی بات ماہر قانون دان کی ہوگی نہ کہ کسی مداری کی۔ اسی طرح دین میں
ین کے ماہرین کی بات تحقیقی مانی جائے گی۔ انہی کے مستنبطہ (Deduced) اور نکالے
مسائل کو قبول کیا جائے گا نہ کہ کسی نادان کی بات کا اعتبار ہوگا......

ط؟ (Just for Knowledge...15)

"استنباط کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پانی زمین کی تہہ میں پیدا کر کے عوام کی
ے چھپا رکھا ہے۔ اس پانی کو کنواں وغیرہ بنا کر نکال لینا۔"
قارئین کرام! قرآن کریم کی یہ حد درجہ کی بلاغت ہے کہ اجتہاد اور فقہ کو لفظ استنباط
ایسی عام فہم مثال سے اجتہاد اور فقہ کو سمجھایا جس سے ہر شخص آسانی سے اجتہاد اور فقہ کی
سمجھ سکتا ہے۔ (اصلی چہرہ ص۱۰ (از مفتی احمد ممتاز صاحب)

د اور فقہ کی حقیقت (Just for Knowledge...16)

اجتہاد اور فقہ کی حقیقت تین امور پر مشتمل ہے۔
فقہ، اسلامی زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اس کے بعد اسلامی زندگی نامکمل
اور مردہ ہے۔
فقہ اور اجتہاد کسی شخص کی ذاتی خواہش کا نام نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے (اندر اللہ
تعالیٰ اور رسول ﷺ کے) اُن مسائل کا نام ہے جن تک عوام کی رسائی ممکن نہیں۔
اجتہاد اور فقہ جدید مسائل گھڑنے کا نام نہیں۔ بلکہ روز اول سے جو مسائل قرآن
کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ میں ہیں، ان کے بیان کرنے کا نام ہے۔
دیکھیں جب بھی کوئی آدمی کسی کنویں کا پانی پیتا ہے تو اس عقیدے سے پیتا ہے کہ
پانی کا ایک ایک قطرہ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ کہ مستری اور کھودنے والے
(اصلی چہرہ ص۱۱)

ن سے پانی نکالنے کے لیے کنویں (Well) کی شکل دے دی

حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت کے مسائل کو ظاہر کر دیا اور
یں کی شکل دے دی...... ان کے مقلدین ان مسائل کے مطابق نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ''بھلائی پر راہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔''

۳۔ امامِ اعظمؒ روایت کرتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ'' میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے مصیبت زدہ کی مدد کرنے والے کو۔''

۴۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی اگرچہ پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا۔'' (روایت صحیح تبیض الصحیفہ ص۱۸ عقود الجمان ص۵۹ و مسند امام اعظم ص۴۷)

ستیاناس ہو پروپیگنڈہ کرنے والوں کا

موضوع کو وزن دینے کے لیے چند روایات پیش کی ہیں۔ اسی طرح متعدد روایات ہیں۔ اللہ ان پروپیگنڈہ کرنے والوں کا ستیہ ناس کرے جو امام صاحبؒ پر بکواسات کرتے ہیں۔ جسے ایک لاکھ احادیث زبانی یاد ہوں نیز امام صاحب نے صرف ان میں سے ۴۰ ہزار احادیث کے انتخاب سے اپنی ''کتاب الآثار'' کو تصنیف فرمایا ہے اور یہ وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ سے بہت بہت پہلے لکھی گئی بڑے بڑے محدثین، مؤرخین اور اہل علم نے باوجود مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ مسلک رکھنے کے امامِ اعظمؒ کی تعریف و توثیق کی ہے اور آپ کے تابعی ہونے اور صحابہ کرامؓ سے روایات بیان کرنے کا برملا اقرار کیا ہے۔

سرخرو گزریں گے اس منزل سے بھی اہلِ وفا
آپ اپنے ہر ستم کی انتہا کر دیکھیے

نا اہل کو تحقیق کا حق نہیں

جس طرح دنیا میں ہر فن میں اُس کی بات مانی جاتی ہے جو اس فن میں کامل مہارت رکھتا ہو، نہ کہ فن سے نا آشنا کی۔ مثلاً ہیرے جواہرات کے بارے میں ماہر جوہری کی بات مانی

جائیگی نہ کہ کسی موچی کی...... سونے کے بارے میں کسی ماہر سنار کی تحقیق مانی جائے گی نہ کہ کسی لوہار کی۔ قانون میں تحقیقی بات ماہر قانون دان کی ہوگی نہ کہ کسی مداری کی۔ اسی طرح دین میں بھی دین کے ماہرین کی بات تحقیقی مانی جائے گی۔ انہی کے مستنبطہ (Deduced) اور نکالے ہوئے مسائل کو قبول کیا جائے گا نہ کہ کسی نادان کی بات کا اعتبار ہوگا......

استنباط؟ (Just for Knowledge...15)

''استنباط کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پانی زمین کی تہہ میں پیدا کر کے عوام کی نظر سے چھپا رکھا ہے۔ اس پانی کو کنواں وغیرہ بنا کر نکال لینا۔''

قارئین کرام! قرآن کریم کی یہ حد درجہ کی بلاغت ہے کہ اجتہاد اور فقہ کو لفظ استنباط کہہ کر ایسی عام فہم مثال سے اجتہاد اور فقہ کو سمجھایا جس سے ہر شخص آسانی سے اجتہاد اور فقہ کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔ (اصلی چہرہ ص۱۰ (از مفتی احمد ممتاز صاحب)

اجتہاد اور فقہ کی حقیقت (Just for Knowledge...16)

اجتہاد اور فقہ کی حقیقت تین امور پر مشتمل ہے۔

۱۔ فقہ، اسلامی زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اس کے بعد اسلامی زندگی نامکمل اور مردہ ہے۔

۲۔ فقہ اور اجتہاد کسی شخص کی ذاتی خواہش کا نام نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے (اندر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے) اُن مسائل کا نام ہے جن تک عوام کی رسائی ممکن نہیں۔

۳۔ اجتہاد اور فقہ جدید مسائل گھڑنے کا نام نہیں۔ بلکہ روز اول سے جو مسائل قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ میں ہیں، ان کے بیان کرنے کا نام ہے۔

دیکھیں جب بھی کوئی آدمی کسی کنویں کا پانی پیتا ہے تو اس عقیدے سے پیتا ہے کہ اس پانی کا ایک ایک قطرہ اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ کہ مستری اور کھودنے والے کا۔ (اصلی چہرہ ص۱۱)

زمین سے پانی نکالنے کے لیے کنویں (Well) کی شکل دے دی

حضرات ائمہ اربعہ رحمھم اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت کے مسائل کو ظاہر کر دیا اور کنویں کی شکل دے دی...... ان کے مقلدین ان مسائل کے مطابق نماز، روزہ، حج اور زکوۃ

میں مصروف ہوگئے۔ ہمارے نام نہاد اہلِ حدیث دوست ان کے پیچھے پڑ گئے۔ کبھی کہتے کہ یہ پانی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا نہیں ورنہ اس کے ہر ہر قطرے پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا دیکھاؤ۔

بقول شاعر:

مقلد کو کہتے ہو مشرک پجاری تمہارے یہاں کیوں ہے تقلید جاری
تمہیں اپنے مفتی کی تقلید جائز، تمہیں اپنا ہر مولوی ہے بخاری

مقلد نفس پرستی سے بچنے کے لیے مجتہد کی تقلید کرتا ہے:۔

کبھی کہتے ہیں ساری عمر ایک ہی کنویں کے پانی سے وضو کرنا یہ تو تقلید شخصی ہے اور یہ شرک ہے، ہر نمازی کا فرض ہے کہ فجر کی نماز کا وضو اپنے گھر کے کنویں سے کرے۔ ظہر کا وضو دوسرے ضلع کے کنویں سے عصر کا وضو کسی اور صوبے کے کنویں سے، مغرب کا کسی اور، اور عشاء کا کسی اور علاقے کے کنویں سے کرے۔ اگر سب نمازوں کے لیے وضو ایک ہی کنویں کے پانی سے کرے گا تو گویا اس نے تقلید شخصی کی اور یہ شرک ہے۔ واضح رہے کہ مقلد کیونکہ نفس پرستی سے بچنے کے لیے مجتہد کی تقلید کرتا ہے۔ لہٰذا وہ ہر صورت میں اجر کا مستحق ہوگا۔

اہل سنۃ والجماعت کہتے ہیں کہ جب ہم کنویں کے محتاج ہیں، تو جس کنویں کا پانی آسانی سے دستیاب ہو جائے ساری عمر اسی ایک کنویں کا پانی پینا، وضو، غسل کرنا، کھانا پکانا، بالکل درست ہے اس کو شرک کہہ کر تمام مسلمانوں کو مشرک بنانا۔ دین کی کوئی خدمت نہیں (اصلی چہرہ ص ۱۳)

ہم جن کے مقلد ہیں وہ چاروں ہی ائمہ
اسلام ہے دریا وہ کناروں کی طرح ہیں (گیلانی)

تقلید نفسی سے بچنے کے لیے تقلید شخصی کی ضرورت ہے:۔

اب رہا یہ سوال کہ جب یہ چاروں ذریعے حق ہیں تو پھر کسی ایک کی پابندی کی بجائے جس مسئلہ میں جس کی چاہیں پیروی کرلیں تو اس میں کیا حرج ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ تقلید نفس پرستی سے بچنے کے لیے کی جاتی ہے اگر کسی ایک کی تقلید کی پابندی نہ کریں تو یہ مقصود حاصل نہیں ہوسکتا: مثلاً ایک آدمی نے وضو کیا اور اس کے بعد کسی ضرورت کے تحت اُسے کپڑے تبدیل

کرنے پڑ گئے اور اس اثنا میں پیشاب کی جگہ ہاتھ لگ گیا...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس کا وضو ٹوٹ گیا مگر اس نے اس وجہ سے دوبارہ وضو نہ کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا...... اس کے بعد شیشے کا معمولی ٹکرا انگلی کو چبھ گیا۔ خون نکل آیا اب اس نے سوچا اگرچہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وضو ٹوٹ گیا مگر امام شافعیؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹا لہٰذا اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کی پیروی کرلیتا ہوں اس حالت میں اُس نے نماز پڑھ لی اب بتایئے کہ اس کی نماز دونوں مذاہب میں سے کس کے نزدیک ہوئی؟ دونوں کے نزدیک نہیں ہوئی نہ......؟ اس نے دونوں میں مذاہب سے کس کی تقلید کی؟ کسی کی نہیں بلکہ دونوں صورتوں میں اپنے نفس کی تقلید کی اور یہی حرام ہے اس حرام صورت سے بچنے اور سنت کی صحیح اتباع کے لیے کسی ایک سے وابستگی ضروری ہے۔ (تزکیہ نفس اور اس کی ضرورت صفحہ نمبر ۶۹)

سمجھ کر سوچ کر، راہ وفا میں پاؤں رکھا ہے
یہ مت سمجھو کہ ہم واقف نہ تھے انجام سے پہلے

مقام مجتہد (Just For Knowledge...17)

مجتہد شریعت دان اور ماہر شریعت ہوتا ہے اور اس مہارت کی وجہ سے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے وہ گہرے اور مخفی مسائل جو ابتداء سے ان میں موجود ہیں اور ہر کس و ناکس کا ذہن وہاں تک نہیں پہنچتا ان کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ مجتہد شریعت دان ہوتا ہے شریعت ساز نہیں ہوتا۔

مجتہد اگرچہ معصوم نہیں ہوتا لیکن مطعون بھی نہیں ہوتا کہ اس کے اجتہاد پر کوئی طعن کرے۔ کیونکہ وہ اپنے ہر ہر اجتہاد میں ماجور ہوتا ہے۔ اگر وہ صواب کو پالے تو دو اجر کا مستحق ہے ورنہ ایک کا جس طرح صحیح بخاری کی حدیث میں بھی واضح ہے۔ اور یہ مقام امت میں مجتہد کے علاوہ کسی کو نصیب نہیں کہ اس کی خطاء پر اجر کا وعدہ ہو۔

حدیث نبوی ﷺ (مجتہد ہر حال میں اجر سے خالی نہیں)

مجتہدین حضراتؒ حدیث رسول ﷺ کے مطابق ہر صورت میں ماجور ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ واضح حدیث ہے کہ

"یعنی جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلے پر پہنچ جائے تو اس کو دو اجر

ملتے ہیں اوراگر حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو ایک اجر کا مستحق ہے۔" (صحیح بخاری ج۲ص۱۰۹۲۔صحیح مسلم ج۲ص۷۶)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مجتہد معصوم تو نہیں ہوتا کیونکہ اجتہاد میں خطا کا احتمال بھی ہے مگر وہ مطعون بھی نہیں ہوتا کہ اس پر زبان طعن دراز کی جائے بلکہ مجتہد کے لیے ہر حال میں اجر وثواب موجود ہے خواہ دو اجر کا مستحق ہو یا ایک اجر کا......

"مجتہد ہر حال میں ماجور ہی ماجور ہے۔"

اس حدیث میں حاکم سے مجتہد اور ایسا عالم جو حکم اور استنباط کی اہلیت رکھتا ہو۔ کو مراد لینے کا پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے اور خود غیر مقلدین بھی اقرار کرتے ہیں اور اس کی تفصیل امام نوویؒ نے شرح مسلم جلد۲ص۷۶ پر کی ہے۔" علامہ وحید الزماں نے مسلم شریف کے اردو ترجمہ میں بھی یہ واضح کیا ہے۔" (اُردو ترجمہ صحیح مسلم (غیر مقلد علامہ وحید الزماں) ج۴ص۳۴۷)

قارئین کرام! جس کو اللہ تعالیٰ اجر دے رہا ہے ان پر اعتراض کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ مجتہد کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں۔

رات کا پنچھی کہتا جائے
دن چڑھ آیا آنکھیں کھولو

اعلانِ مجتہد اور تقلید (ہم مسائل کا حل کہاں سے تلاش کرتے ہیں)

مجتہد کا اعلان ہے کہ ہم پہلے مسئلہ قرآن پاک سے لیتے ہیں۔ وہاں نہ ملے تو سنت رسول ﷺ سے، وہاں نہ ملے تو اجماع صحابہؓ سے، اگر حضرات صحابہؓ میں اختلاف ہو جائے تو جس طرف حضرات خلفائے راشدینؓ ہوں، اسے لیتے ہیں۔ اگر یہاں بھی نہ ملے تو اجتہادی قاعدوں سے مسئلہ کا حکم تلاش کر لیتے ہیں۔ جس طرح حساب دان ہر نئے سوال کا جواب حساب کے قواعد کی مدد سے معلوم کر لیتا ہے اور وہ جواب اس کی ذاتی رائے نہیں ہوتا، بلکہ فنِ حساب کا ہی جواب ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے جس کو حساب کے قاعدے نہیں آتے وہ حساب دان سے جواب پوچھ لے گا۔ اسی طرح مسائل اجتہادیہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے بھی دو ہی طریقے ہیں۔ جو شخص خود مجتہد ہوگا وہ خود قواعد اجتہادیہ سے مسئلہ تلاش

کر کے کتاب وسنت پر عمل کرے گا۔ اور غیر مجتہد یہ سمجھ کر کہ میں خود کتاب وسنت سے مسئلہ استنباط کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا اس لیے کتاب وسنت کے ماہر مجتہد سے پوچھ لوں، کہ اس میں کتاب وسنت کا کیا حکم ہے؟ اس طرح عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں، اور مقلد ان مسائل کو مجتہد کی ذاتی رائے سمجھ کر عمل نہیں کرتا، بلکہ یہ سمجھ کر کہ مجتہد نے ہمیں مراد خدائے تعالیٰ اور مرادِ رسول اللہ ﷺ سے آگاہ کیا ہے (اصلی چہرہ ص۸)

ان حضرات نے اپنی محنت اور فہم اور اجتہاد سے شرعی دلائل کو قرآن وسنت اور اجماع وقیاس سے تشکیل دیا وہ ہی ہمارے لیے عمل کا ذریعہ ہے۔

قرآن و حدیث اجماع و قیاس ان چاروں پہ ہے اس دین کی عطا
جو راہ فقہاء نے دکھائی ہے اس پر چلے اُمت لازم ہے (گیلانیؔ)

اطاعت اور اتباع میں فرق (Just for Knowledge...18)

اطاعت کے لفظی معنی دل کی رغبت کے ساتھ حکم ماننے کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے اتباع کا حکم نہیں دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع دونوں کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے امت کے سامنے عمل مطلوب کا جو نمونہ پیش کیا ہے اُسے سنت کہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی عملی صورت اتباع سنت ہے۔ اور اتباع کے معنی پیروی کرنے کے ہوتے ہیں۔ اتباع جس طرح نبی ﷺ کی ہے اسی طرح غیر نبی کی بھی ہوسکتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ نبی ﷺ کی اتباع غیر مشروط ہے جبکہ غیر نبی کی اتباع اللہ تعالیٰ کی طرح رجوع کے ساتھ مشروط ہے۔ (تزکیہ نفس اور اس کی اہمیت)

واتبع سبیل من اناب النبی (پارہ۲۱ رکوع۱۱۔سورۃ لقمان آیت۱۵)

ترجمہ: "تو اتباع کر اُس کے راستے کی جس نے رجوع رکھا میری طرف۔"

شیطانی پروپیگنڈہ ائمہ کی تقلید شرک فی الرسالۃ ہے؟

لیکن غیر مقلدین حضرات نے اس کے خلاف یہ پروپگنڈہ شروع کر دیا کہ مجتہد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف مسئلے بتاتے ہیں۔ مجتہد کی تقلید شرک فی الرسالۃ ہے۔ تمام حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مشرک ہیں۔ ائمہ کرام نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں۔ ائمہ مجتہدین کو چھوڑ کر اپنی اپنی حدیث نفس کا اتباع شروع کر دیا اور نام "اہل حدیث" رکھ دیا اور اپنے بھائیوں (اہلِ قرآن) کی طرح کہنے لگے کہ "اہل حدیث" نیا فرقہ نہیں۔ جب سے

حدیث ہے اس وقت سے اہل حدیث ہیں۔

أئمہ کے ویری یہ اہل ہوا
آپس میں لڑ لڑ کے ہوں گے تباہ
فقہ دشمنی کی ملی ہے سزا
نہ حدیث پر عمل ہے نہ خوف خدا

اتباع اور تقلید میں فرق (Just For Knowledge...19)

یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے تزکیہ نفس اور اس کی ضرورت میں ص ۶۸ پر مفتی ابو محمد عبدالرحمٰن صاحب نے اس کی وضاحت کی ہے کہ ”جس طرح اللہ تعالیٰ کی نسبت اتباع کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا کیونکہ تقلید ہوتی ہے تحقیق میں اور تحقیق ظنی چیز ہے۔ قطعی نہیں، جبکہ نبی ﷺ کی بات تحقیق نہیں حق ہے۔ آپ ﷺ کا اجتہاد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے اس لیے یہ قطعی ہے ظنی نہیں اتباع قطعی اور ظنی دونوں میں ہوتی ہے۔ مگر تقلید صرف ظنی میں ہوتی ہے قطعی میں نہیں۔ نبی ﷺ کی تقلید کا دعویٰ آپ ﷺ کے قول وفعل کو قطعی کی بجائے ظنی حیثیت میں لاتا ہے اور اس کی قباحت کسی صاحبِ فہم سے پوشیدہ نہیں۔“

اب رہا یہ اشکال کہ ہمارے علماء رسو اللہ ﷺ کی حدیث کو ظنی کہتے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ حدیث کو آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی یا فعل مبارک کی نسبت سے ظنی نہیں کہتے بلکہ اس ذریعے کی نسبت سے اسے ظنی کہتے ہیں جس ذریعے سے یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔ یہ ایک مستقل علیحدہ موضوع ہے میں اس وقت صرف مقصود حدیث یعنی سنت کا مفہوم واضح کرنے کے لیے حدیث ذکر کر رہا ہوں کیونکہ اتباع سنت کا اصلاح نفس سے گہرا تعلق ہے۔“

Patient تھا میں عشقِ مجازی کا Oh! Friend
صد شکر ہے کہ جلد ہی Detect ہو گیا (سلمان گیلانی)

سنت، حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ حدیث میں سنت بھی ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیت بھی ہوتی ہے ایسا کام بھی ہوتا ہے جو پہلے تھا مگر بعد میں منسوخ کر دیا گیا، ایسا کام بھی ہوتا ہے جس پر عمل مطلوب نہیں ہوتا بلکہ کسی ضرورت کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

سنت معلوم کرنے کا ذریعہ

حدیث میں جو بات بیان کی گئی ہے وہ سنت ہے یا نہیں یہ معلوم ہوگا صحابہ کرامؓ

کے اقوال و افعال سے اور اس کا تعین کریں گے وہ افراد جو دین کا فہم رکھتے ہوں گے دین کا فہم رکھنے والوں کو فقہاء کہتے ہیں اور فقہاء میں جو باکمال ہیں ان کو مجتہد کہا جاتا ہے اور ان میں جو ممتاز مقام رکھتے ہوں وہ فقہ کے امام کہلاتے ہیں۔

ادب شرطِ محبت ہے۔ ادب بنیاد اطاعت ہے
جو محروم ادب ہیں وہ پھل پایا نہیں کرتے

نااہل کا مقام

نااہل چونکہ کتاب و سنت کی تحقیق کا اہل نہیں ہوتا اس لیے اس کا مقام، اہل کی تقلید کرنا ہے، نہ کہ دین کی غلط تشریح کرنا۔

حدیث...... جب کوئی اَمر نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کر

”رسول اللہ ﷺ سے کسی سائل نے قیامت کے بارے میں سوال کیا، فرمایا، ”جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ سائل نے عرض کیا، حضرت! امانت کس طرح ضائع ہوتی ہے؟ فرمایا: جب کوئی امر، نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔“ (بخاری ج ۱ص ۱۴)

آپ ﷺ نے کس عالمگیر حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے، ! بتایئے...... کیا جب ڈاکٹری نسخے وکیل لکھنا شروع کر دیں تو ڈاکٹری پر قیامت نہ آئیگی جب سونے کی جانچ سناروں کی بجائے کمہار کرنے لگیں تو قیامت نہیں آجائیگی؟ اس طرح جب دین کی تشریحات نااہل کریں گے تو کیا دین پر قیامت نہ آئے گی؟

پہچان دلپذیر (اہلِ قرآن اور اہلِ حدیث)

بقول حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب ”دین کے اصل علماء مجتہدین ہی ہوتے ہیں، بعد کے علماء ناقل ہیں۔ جو نااہل ہو کر خود اجتہادی پر اُتر آتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اگرچہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اس گمراہی کا نام خوبصورت سا رکھ لیا جائے، جیسے انکارِ حدیث کی گمراہی کا نام ”اہلِ قرآن“ رکھ لیا گیا صرف نام بدلنے سے حقیقت تو نہیں بدلتی۔ کیا تحریف القرآن کا نام ”تفہیم القرآن“ رکھنے سے حقیقت بدل گئی؟ تبرآبازی کا نام ”تنقیدِ صالح“ رکھنے سے حقیقت بدل گئی؟ نہیں...... ہرگز نہیں......

جس طرح اہل قرآن ہر فاسق و فاجر کو قرآن کے سمجھنے سمجھانے کا حق دیتے ہیں مگر نبی معصوم ﷺ سے یہ حق چھیننا چاہتے ہیں، اسی طرح ''اہلِ حدیث'' ہر فاسق و فاجر، ہر جاہل، کندہ ناتراش کو اجتہاد کا حق دیتے ہیں، مگر ائمہ مجتہدین جن کا مجتہد ہونا دلیل شرعی یعنی اجماع امت سے ثابت ہے اور وہ یقیناً اپنے ہر فیصلے میں ماجور ہیں۔ ان سے یہ حق چھیننا چاہتے ہیں۔'' (اصلی چہرہ ص ۱۸)

کیوں نام حدیث پہ دیتے ہیں، یہ اہل حدث ہم کو دھوکا
ہم کب تک آخر صبر کریں، ان پر بھی شرافت لازم ہے (گیلانی)

دراصل اہلِ قرآن و اہلِ حدیث کا ایک ہی مشن ہے کہ لوگ نبی معصوم ﷺ اور مجتہد ماجور کو چھوڑ کر جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں، جو خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں۔

اجتہادات ۔ پہلی صدی میں (Just For Knowledge...20)

پہلی صدی میں حضرات فقہاء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو اجتہادات فرمائے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہی مسائل بیان فرمائے اور دوسری صدی میں ائمہ مجتہدین نے جو اجتہادات فرمائے وہ بھی کتاب و سنت کے مسائل کا بیان اور تفصیل تھی۔ فرق صرف اس قدر رہا کہ صحابہؓ کی مبارک زندگیوں کا اکثر حصہ جہاد میں گزرا، اس لیے ان نفوسِ قدسیہ کو اس کی مکمل تدوین کا موقع نہیں ملا۔ یہ سعادت حضرات ائمہ اربعہؒ کی قسمت میں تھی کہ کتاب و سنت کے ظاہر اور پوشیدہ مسائل کو پوری تشریح اور تفصیل کے ساتھ نہایت آسان اور عام فہم ترتیب سے مدون فرمایا تاکہ قیامت تک مسلمانوں کی کتاب و سنت پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔ (اصلی چہرہ ص ۱۲)

خدا گواہ! کہ کانٹوں پہ رقص کرتے تھے
چمن چمن کا مقدر نکھارنے والے (ساغر)

مقصودِ علم

علم وہ ہے جس سے عمل پیدا ہو، عمل وہ ہے جس سے اخلاص ہو اور اخلاص وہ ہے جس سے خشیت پیدا ہو جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پارہ ۲۲ رکوع ۱۶ سورۃ فاطر آیت ۲۸)

یعنی ''نہیں سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے خشیت رکھتے ہیں اُس کے بندوں میں سے جو علماء ہیں۔''

مستقل تربیتی نظام کی ضرورت تحت علوم دین باقاعدہ مدوّن کیئے گئے

جیسے جیسے دور آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دنیا پرستی کی ہوائیں چلنے لگیں تو اس وقت ضرورت محسوس ہوئی کہ علوم کو باقاعدہ مدون کیا جائے اور تربیت وتزکیہ کا باقاعدہ اہتمام ہو نبی ﷺ کی تو ایک لمحے کی صحبت ہی اتنی پرتاثیر تھی کہ وہ کیفیتوں کو بدل دیا کرتی تھیں لیکن بعد کے لوگوں کے لیے محنت درکار تھی۔

اگر انسان کو مل جائے دماغ و دل کی بیداری
خدا شاہد ہے یہ دولت بھی کم نہیں ہوتی

آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس تو جامع شخصیت تھی ایک ہی وقت میں مبلغ بھی تھے اور میدانِ جہاد کے جرنیل بھی۔ معلم بھی تھے مزکی بھی اور حاکم بھی تھے جج بھی۔ آپ ﷺ کی اکیلی ذات قراءت، تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ تمام علوم کی سرچشمہ ومنبع تھی مگر آپ ﷺ کے بعد ضرورت محسوس کی گئی کہ علیحدہ علیحدہ شعبے تشکیل دیئے جائیں۔ خلافتِ راشدہ میں امارت اور عدالت کی ذمہ داریاں علیحدہ علیحدہ کی گئیں۔ میدانِ جنگ کے جرنیل امیر المومنین کے علاوہ مقرر ہوئے تعلیمی شعبہ علیحدہ کردیا گیا۔ جب حضرت عمرؓ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تو بطور ''معلم'' حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو روانا فرمایا پھر اس کے بعد ضرورت کے مطابق علم کے ہر ہر شعبے کی علیحدہ علیحدہ تدوین کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مختلف افراد نے مختلف شعبوں کو سنبھالا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف کام لیے۔

غافل نہ ہو خودی سے کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تو بھی ہے آستانہ (اقبالؔ)

تقسیم خداوندی (مختلف افراد نے مختلف شعبوں کو سنبھالا)

کسی سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کلمات کی حفاظت کا کام لیا۔ کسی سے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کی ادا یعنی تجوید وقرأت کی حفاظت کا کام لیا۔ کسی سے اللہ تعالیٰ نے تفسیر کا کام لیا۔ کسی سے اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا فہم یعنی فقہ کا کام لیا۔

کسی سے اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کا کام لیا اور بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا کہ وہ اس امت کے اخلاق کی حفاظت کریں۔ اور انکی روحانی تربیت یعنی تزکیہ کریں۔(تزکیہ نفس اور اس کی اہمیت ص ۸۷)

اصل دینِ اسلام کیا ہے؟

حدیث جبرائیل میں دین کے مشہور تین شعبوں کا ذکر آیا ہے۔

۱۔ ایمانیات یعنی عقائد
۲۔ عملیات یعنی اعمال
۳۔ احسانیات یعنی تصوف اور اصلاحِ قلب

اہل سنت والجماعت کے پاس عقائد کی بھی ایسی کتابیں موجود ہیں جن میں عقائد کی مکمل تفصیلات ملتی ہیں اور اسی طرح اعمال کی تفصیل کے لیے علم الفقہ موجود ہے اور اخلاص اور احسان کی تفصیلات کے لیے تصوف کی کتابیں موجود ہیں اور تصوف کے چاروں سلسلے متواتر امت کی اصلاح کرتے آرہے ہیں۔(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر) بقول شاعر کہ:

نہ ہو جو غم کا طلبگار وہ جگر کیا ہے
نہ ہو جو حق کی طرفدار وہ زباں کیا ہے

جنّت کے قافلے

الحاصل ہر مجتہد جنت کے قافلے کا سردار اور امیر ہے۔ مسلمانانِ عالم ان کی رہنمائی میں جنت کی طرف رواں دواں ہیں۔ برادران محترم! حدیث مبارکہ (بخاری) سے بھی واضح ہو چکا کہ مجتہدین کا اختلاف جنت دوزخ اور ایمان و کفر اور حق و باطل کا اختلاف نہیں کہ ایک مجتہد کے قافلے کی جنت اور حق کا قافلہ کہا جائے اور دوسرے مجتہد کے قافلے کو دوزخ اور باطل کا قافلہ کہا جائے۔ کیونکہ دوزخ اور باطل کی طرف رہنمائی کرنے والے کو ہرگز اجر نہیں ملتا۔ جبکہ یہاں حدیث مبارک میں مجتہد کے لیے ہر صورت میں اجر کا وعدہ ہے۔(ص ۲۴، اصلی چہرہ)

پلٹ آئے ہیں شاید، اِنقلابِ دید کے لمحے
نظر کی وسعتوں میں ڈوبتا جاتا ہے نظارہ (ساغر)

تقلید یا اجتہاد (ہم لوگ کیا کریں......!؟)

اب دو چیزیں ہیں۔ تقلید یا اجتہاد۔ یا تو ہم پھر سے وہ ہی محنت کریں...... وہ سب

علوم سیکھیں اور اجتہاد کے درجے پر فائز ہو کر تحقیق کریں جو کہ ممکن ہی نہیں...... یا خاموشی کے ساتھ ان حضرات پر اعتماد کر کے ان کی تقلید کریں۔

ہمارے پاس تقلید کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کیونکہ نہ تو ہم نے قرآن اُترتے دیکھا اور نہ ہی پیارے نبی ﷺ کو عمل کرتے دیکھا قرآن و سنت کے علوم سے ہم نا آشنا ہیں کہ کون سا حکم کس درجہ میں ہے اور کن حالات اور کس لب و لہجہ میں ہوا۔

جو"اجتہاد" کا قائل ہے اس کو"تقلید" کا قائل بھی ہونا پڑتا ہے۔ غیر منصوص مسائل میں غیر مجتہد، مجتہد کی تقلید (پیروی) کرتا ہے یہ دونوں الفاظ ساتھ ساتھ چلے ہیں...... "حدیث" اور تقلید کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کرنا...... عقل و دانش کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ تقلید کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

"صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر مذاہب اربعہ کے ظہور تک لوگ علماء کی، جس کا بھی اتفاق ہو جاتا ...... بغیر کسی نکیر کے تقلید کر لیتے تھے۔ اگر تقلید باطل اور حرام ہوتی تو وہ حضرات یعنی پہلی دوسری صدی کے علماء اس کا کھلا انکار کرتے اور لوگوں کو کہتے کہ یہ غلط ہے، ان کا انکار نہ کرنا اور متفق علیہ طور پر اس سلسلہ کا جاری رہنا بتاتا ہے کہ اہلِ علم کی تقلید کو ہر دور میں ضروری سمجھا گیا ہے کسی بھی دور میں اسے باطل نہیں گردانا گیا۔"(عقد الجید ص ۲۹)

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں......

غیر مقلدین کی اپنی زبان سے اقرارِ حقیقت

غیر مقلدین کے پیشوا نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں کہ"اسلام کی ابتدائی صدیوں میں عوام اہل علم کی اور اہل علم اپنے سے اعلم کے مقلد تھے۔"(المختصر)(الجنہ ص ۳۸)

سوادِ اعظم کا اتباع...... مذاہب اربعہ میں ہے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ صاحب لکھتے ہیں کہ

"جب مذاہب اربعہ کے سوا سارے مذہب ناپید ہو گئے تو اب انہی چار مذاہب کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع کہلائے گا اور ان چار سے نکلنا سوادِ اعظم سے نکلنا شمار ہوگا۔"(عقد الجید ص ۳۸)

اور کسی مناسبت کی بناء پر کسی کی طرف نسبت کرنا شرک نہیں ہے۔

غیر مقلدین کے شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی کے استاد کا اقرار

غیر مقلدوں کے شیخ الکل حضرت مولانا ڈپٹی نذیر حسین دہلوی کے استاد مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی کی یہ عبارت پڑھی تو ہکہ بکہ رہ گیا...... لکھتے ہیں:

"مذاہبِ اربعہ کے مسائل کا اتباع کرنا کوئی بدعت نہیں۔ بلکہ ان کی اتباع دراصل سنت کی ہی اتباع ہے۔ ائمہ اربعہؒ کے مقلد کو بدعتی نہ کہنا چاہیے۔ اس لیے کہ ان کی تقلید درحقیقت حدیث شریف کی تقلید ہے۔ خواہ اسے ظاہر کے اعتبار سے کہو خواہ اسے باطن کے اعتبار سے...... پس متبع حدیث کو بدعتی کہنا گمراہی ہے اور یہ بات عذاب کا مؤجب ہوگی۔" (مأۃ مسائل ص۹۲،۹۳)

علامہ وحید الزماں صاحب حیدر آبادی اہلِ حدیث تھے انہوں نے کتب احادیث کے ترجمہ کیے اس کے علاوہ بھی کتابیں لکھیں جن میں سند (حوالے) کسی شافعی کے تو کسی حنفی، مالکی اور حنبلی کے لیے ہیں۔

یہ علم یہ حکمت، یہ تدبر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات

غیر مقلد علامہ وحید الزماں صاحب کی نصیحت نمبرا

علامہ وحید الزماں غیر مقلد یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

"ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے، گو ان سے خطاء اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے ؤ انہوں نے خدا کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی اور بدگوئی سے باز رہنا چاہیے، راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے آمین یا رب العالمین۔" (اردو ترجمہ صحیح مسلم جلد۴ ص۳۴۷)

دین سے پہلے دوری ترکِ تقلید کی وجہ سے عمل میں آئی

دراصل تقلید ایک فطری عمل ہے۔ علم وفن کے ہر دائرہ میں عوام اپنے اہلِ علم کے پیچھے چلتے ہیں۔ البتہ خلافِ فطرت چلنے والے لوگ ضرور معاشرے میں پیدا ہوئے۔ اس لیے دین سے پہلی دوری "ترکِ تقلید" سے عمل میں آئی۔ ترکِ تقلید کی تحریک بعد میں چلی جیسے "ختم نبوت" کا عقیدہ پہلے سے تھا...... انکار ختم نبوت کی تحریک بعد میں چلی۔

دورِ انگریز سے پہلے کسی نے تقلید سے انکار نہیں کیا

میں نے دیکھا کہ مسئلہ تقلید امت کی چودہ صدیوں میں ہرگز کوئی اختلافی مسئلہ نہیں رہا یہ واقعی ایک فطرت کی آواز ہے۔ جو دینِ فطرت میں چودہ سو سال سے سنی جارہی ہے۔ اور اس کا انکار بطور ایک فرقہ کے برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کی آمد سے قبل کہیں نہیں سنا گیا۔ (فقاہت ص۵)

چودہ صدیوں میں کوئی ایک غیر مقلد ایسا نہیں گزرا جس نے قرآن و حدیث کے مطابق عقائد اور مسائل لکھے ہوں ورنہ یہ لوگ کم از کم ہر صدی میں ایک ایک غیر مقلد مصنف اور اس کی تصنیف کا نام بتاتے لیکن قیامت آجائے گی یہ کسی ایک کا نام بھی نہیں بتائیں گے۔

لازم خودی کا ہوش بھی ہے بے خودی کے ساتھ
کس کی اُسے خبر جسے اپنی خبر نہ ہو

پچیس برس غیر مقلدیت کے تجربے کے بعد مولانا مفتی محمد حسین بٹالوی کا اقرار

غیر مقلدین کے معروف رہنما مولانا مفتی محمد حسین بٹالوی ۱۸۸۶ میں (جن کی کوششوں نے انگریز حکومت سے "وہابی" نام ہٹا کر "اہلِ حدیث" نام الاٹ کروایا) لکھتے ہیں۔

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور تقلید کے تارک بن جاتے ہیں...... وہ بالآخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ ان میں سے بعض عیسائی ہوجاتے ہیں اور بعض لامذہب...... دینداروں کے بے دین ہوجانے کا بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ کم علمی کے باوجود تقلید چھوڑ بیٹھتے ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ ج۱۱ شمارہ ۱۱ ص۵۳)

مولانا بٹالویؒ کے سامنے اس کا بڑا ثبوت مرزا غلام احمد (قادیانیوں کا پیشوا) تھا، ترک تقلید سے انسان دین کے معاملے میں فکری آزادی پر آجاتا ہے۔ اور اپنی ضرورت کے تحت قرآن و حدیث کی تشریح کرنے لگ جاتا ہے...... پھر وہ کسی غیر مقلد عالم کی بات بھی نہیں مانتا، نتیجتاً وہ اسلام سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسی لیے علماء نے پختہ علم دین رکھنے والے اہل علم سے وابستہ رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ایک طرف مذاہب اربعہ، تقلید کو واجب سمجھتے ہیں دوسری طرف غیر مقلدین بنام "اہل حدیث" اسے جائز نہیں سمجھتے حالانکہ یہ لوگ صرف زندہ مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔

مقلد کو کہتے ہیں مشرک پجاری
تمہارے یہاں کیوں ہے تقلید جاری
تمہیں اپنے مفتی کی تقلید جائز
تمہیں اپنا ہر مولوی ہے بخاری

اختلافات......

ائمہ اربعہ کے یہاں خلفائے راشدین کی پیروی سنت ہے اور یہ غیر مقلدین اپنے آپ کو سنت خلفاء راشدین کا پابند نہیں سمجھتے۔

ائمہ اربعہ کے فروعی اختلافات کا سبب بھی درحقیقت صحابہ کرامؓ کے آپس کے اختلافات ہیں مگر اصول میں سب کے سب ایک ہیں۔ اس بات کا اعتراف غیر مقلد بھی کرتے ہیں۔ ''مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبد اللہ روپڑی صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ ائمہ اربعہ کا اختلاف قریب قریب صحابہؓ کے اختلاف کے ہے۔'' (فتاویٰ اہل حدیث ج ۱ص ۴۲)

سب صحابہ اور سب ائمہؒ اصول میں ایک ہیں

حدیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے اختلافات موجود ہیں۔ اب جو شخص ائمہ کے درمیان ہونے والے اختلافات کی بحث کو اچھال اچھال کر ان پڑھ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے وہ درحقیقت صحابہ کرامؓ پر طعن کرتا ہے جس طرح سب صحابہؓ اصول میں ایک تھے اسی طرح ائمہ کرامؒ سب اصول میں ایک ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی مایہ ناز کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں اس پر بڑی سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے اختلافات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تابعینؒ میں اختلاف کا سبب یہی صحابہؓ کا اختلاف ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

نہ تخت و تاج میں، نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے (اقبالؒ)

مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کی وضاحت

برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز عالم اور مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ (۱۳۷۲ھ) امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''ہم خدانخواستہ امام ابوحنیفہؒ کی بالذات واجب الاطاعت نہیں سمجھتے بلکہ ان کا اتباع اور تقلید صرف اسی حیثیت سے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی صراط مستقیم پر چلانے والے ہیں اور شاہراہِ سنت پر ہمارے رہبر ہیں۔'' (کفایت المفتی ج ۱ص ۳۲۲)

مقلد اپنے امام کو ''معصوم عن الخطا'' سمجھ کر اتباع اور تقلید نہیں کرتا

اس سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ مقلد اپنے امام کو واجب الاطاعت اور معصوم عن الخطاء سمجھ کر اس کی اتباع اور تقلید نہیں کرتا بلکہ محض اس لیے اس کی باتوں کو مانتا ہے کہ وہ ہم سے زیادہ قرآن وسنت کو سمجھتے ہیں اور ان کی دینی نظر بڑی عمیق ہے اور ان کی دیانت وامانت اور ان کا تقویٰ ہر شبہ سے بالاتر ثابت ہوتا ہے۔

سالارِ قافلہ کے نقشِ قدم کو چھوڑا
گم ہے جو وادیوں میں اب کارواں ہمارا

اللہ پاک صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین سہ ماہی رسالہ قافلہ حق میں حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ کے ملفوظات پڑھے تو ذہن اور روشن ہوگیا۔ جن میں سے کچھ ملاحظہ ہوں۔ اس کے بعد اُن کی باقی کتابیں بھی مطالعے کے لیے لے کر اپنی لائبریری میں اضافہ کیا۔

ملفوظاتِ حضرت اوکاڑویؒ

۱۔ مذہب اس راستے اور واسطے کو کہتے ہیں جو بواسطہ جماعت صحابہؓ منزل محمدی ﷺ تک پہنچتا ہے۔ اس لیے ہم اپنے آپ کو اہلِ سنت والجماعت حنفی کہتے ہیں۔

مذہب صحابہ ؓ سے ملاتا ہے فرقہ صحابہ سے کاٹتا ہے

۲۔ مذہب صحابہ کرامؓ اور نبی ﷺ سے ملاتا ہے اور فرقہ صحابہ کرامؓ اور نبی علیہ صلاۃ وسلام سے کاٹتا ہے۔

۳۔ انگریز کے دور سے پہلے زندہ یا مردہ کسی غیر مقلد کا ثبوت نہیں ملتا نہ ان کا کوئی مدرسہ، نہ مسجد، نہ کوئی تفسیر و کتاب، نہ کوئی پمفلٹ اور شر انگیز اشتہار نہ ہی کوئی قبر......

۴۔ غیر مقلدیت اور قادیانیت انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں۔

ایک رافضی قرآن کو غلط کہتا ہے دوسرا ہماری نماز کو

۵۔ اس ملک پاکستان میں دو رافضی ہیں ایک بڑا رافضی اور ایک چھوٹا رافضی...... بڑا رافضی ہمارے قرآن کو غلط کہتا ہے اور چھوٹا رافضی ہماری نماز کو غلط کہتا ہے۔

در حقیقت ہیں دونوں ہی ۔ دین دشمن۔

۶۔ بڑے رافضیوں نے صحابہؓ کے ایمان کو غیر معتبر قرار دیا اور چھوٹے رافضیوں (غیر مقلدوں) نے صحابہ کے افعال واقوال کو حجت ماننے سے انکار کردیا۔

۷۔ بڑے ہی شرم کی بات ہے کہ غیر مقلدین امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور علامہ ابن حجرؒ وغیرہ کو مقلد ہونے کی حیثیت سے مشرک بھی سمجھتے ہیں، پھر انہی کی مرتب کردہ احادیث وروایات پر اعتماد کرکے خود کو عامل بالحدیث اور ''موحد'' بھی کہتے ہیں۔

۸۔ غیر مقلد اتنا بڑا جاہل ہے کہ اسے علمِ تحقیق ہے نہ علمِ تقلیدی۔ اس لیے نہ وہ خود نماز کے ارکان کتاب وسنت سے اخذ کرسکتا ہے نہ مجتہد سے سیکھتا ہے وہ جاہل ہی پیدا ہوتا ہے، جاہل ہی رہتا ہے اور جاہل ہی مرتا ہے۔

۹۔ غیر مقلدین احادیث نبویہ ﷺ میں ٹکراؤ کی پالیسی کے قائل ہیں۔ فوراً دو احادیث کو آپس میں ٹکرا کر ایک کو صحیح اور دوسری کو من گھڑت کہہ دیتے ہیں اس طرح ایک حدیث کو مان لیا دوسری کا انکار کردیا اور انکار حدیث کا نام عمل بالحدیث رکھ لیا......!

غیر مقلدیت کا پھیلاؤ ہماری غفلت اور سستی کی وجہ سے ہوتا ہے:۔

۱۰۔ غیر مقلدیت کا وسیع پیمانے پر پھیلاؤ صرف اور صرف علماء احناف کی غفلت وسستی کے باعث ہے۔ لہٰذا علماء احناف کو چاہیے کہ اس موضوع پر تحقیق کرکے اپنے جوانوں کو گمراہی سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

علماء کرام کو چاہیے کہ اپنے مسلک حنفی کو کھل کر بیان کریں، اپنے مسلک کو عام کریں۔ آپ کے لوگوں کو اپنے مسلک کی معلومات نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ گمراہی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ آپ دوسروں کی طرف توجہ دینے کے بجائے اپنے لوگوں اور اپنے مسلک حنفی کی طرف توجہ کریں اسی پر محنت کریں اور اسی کو عام کریں۔

نہ خنجر اُٹھیگا · نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بدلتے پیمانے (اپنے لیے تقلید جائز دوسروں کے لیے شرک......!)

انتہا ہی افسوس ہوا اپنی غیر مقلدیت پر...... ذہن نے کروٹ بدلتے پلٹہ کھایا اور

میں اپنے آپ سے کہنے لگا کہ یار غیر مقلد عوام اگر اپنے عالم کی بات کو صرف اس لیے قبول کریں کہ وہ ان سے زیادہ قرآن وحدیث کو جانتے ہیں اور غیر مقلد مولوی اپنے علامہ ظہیر الٰہی۔ علامہ شوکانی، نواب صدیق حسن خان، مولانا ڈپٹی نذیر حسین دہلوی۔ مولانا عبد اللہ روپڑی۔ علامہ سید محب اللہ راشدی، علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی، مولانا صادق سیالکوٹی، علامہ وحید الزماں حیدر آبادی۔ عبداللہ ناصر، علامہ طالب الرحمٰن، علامہ مبارکپوری اور آجکل پاکستان میں حافظ سعید اور انڈیا میں جدید مفکر ڈاکٹر ذاکر نائیک اور پاکستانی جدید مفکر مولانا زبیر علی زئی کی بات صرف اس لیے قبول کریں کہ وہ قرآن وحدیث کے ان سے بڑے عالم ہیں۔ تو کیا مقلدین کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کی بات مانیں جن کے بارے میں قرآن وحدیث کے ماہرِ فن ہونے، مقامِ اجتہاد پر فائز ہونے اور دیانت وامانت اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر قائم ہونے کی ایک دنیا گواہی دے چکی ہے؟؟ بقول اکبرالہ آبادی کہ

نقلِ مغرب کی ترنگ آئی تمہارے دل میں
اور یہ نکتہ کہ میری اصل ہے کیا، بھول گئے (اکبر)

ہاں! ہمیں اپنے فقہاء وعلماء پر پورا اعتماد ہے:۔

جس طرح غیر مقلد عوام کو اپنے عام عالم سے حسن ظن اور اعتماد ہے اور ان کے عالم کو اپنے سے زیادہ اعلم پر اعتماد ہے۔ اسی طرح احناف کو امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ پر اعتماد اور حسن ظن ہے اور وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ! جو کچھ کہتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ہی کہتے ہیں۔''

جس طرح ایک غیر مقلد دلائل کا تفصیلی جائزہ نہیں لیتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اس کے عالم نے جو کچھ کہا ہے، دلیل سے کہا ہے اسی طرح مقلدین بھی ان دلائل کا انتظار نہیں کرتے، وہ اعتماد رکھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی بات بے دلیل نہیں کہی ہے۔

ہاں جرم وفا دیکھیے کس کس پہ ہے ثابت
بیٹھے ہیں ذوالعدل گنہگار کھڑے ہیں

واقعہ نمبر۲۱...... آخر تقلید ہے کیا......؟

ایک دن ایک غیر مقلد حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ سے کہنے لگا کہ

تقلید کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ:

''ہم حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں...... اپنے امام سے پوچھ کر بتا دیتا ہوں۔

چوتھائی مقلد

امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے مسئلہ کتاب اللہ شریف سے لیتا ہوں، اب آپ خود فرمائیں کہ، کسی ماہر قرآن کی راہنمائی میں قرآن پر عمل کرنا کفر ہے۔ حرام ہے یا بدعت؟ کوئی آیت یا حدیث پیش فرمائیں۔ غیر مقلد نے کہا یہ تقلید تو بالکل جائز بلکہ ضروری ہے۔ تو حضرتؒ نے کہا الحمدللہ آپ ایک چوتھائی مقلد ہو گئے ہیں۔

نصف مقلد

پھر حضرت نے کہا کہ ہمارے امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دوسرے نمبر پر میں سنت رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ لیتا ہوں۔ اب آپ خود فرمائیں کہ: دوسرے نمبر پر ماہر سنت کی راہنمائی میں سنت رسول ﷺ پر عمل کر لینے سے آدمی کتنا گنہگار ہوتا ہے اس نے کہا یہ تو ثواب ہے اور بالکل ضروری ہے۔ تو حضرت نے کہا کہ آپ نصف مقلد ہو گئے۔

تین چوتھائی

پھر حضرت اوکاڑویؒ نے کہا کہ ہمارے امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر مسئلہ کتاب و سنت میں نہ ملے تو میں دیکھتا ہوں کہ صحابہ کرامؓ نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے...... اگر اس میں صحابہؓ کا اجماع ہو گیا ہو تو میں اس کو قبول کر لیتا ہوں اور اگر اختلاف ہو تو جس طرف خلفائے راشدینؓ ہوں اس مسئلہ پر عمل کر لیتا ہوں۔ آپ ہی فرمائیں کہ اگر کتاب و سنت میں مسئلہ نہ ملے تو صحابہ کرامؓ و خلفائے راشدینؓ کے طریق کو اختیار کرنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ وہ کہنے لگا یہ گناہ کیسے؟ یہ تو ضروری ہے...... تو حضرتؒ نے کہا کہ الحمدللہ آپ تین چوتھائی مقلد ہو گئے ہیں۔

پورا مقلد

پھر حضرت اوکاڑویؒ نے کہا کہ ہمارے امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ، اگر مسئلہ کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے نہ ملے تو میں اجتہاد کے ذریعے سے کتاب و سنت کے پوشیدہ احکام کو تلاش کر کے ظاہر کرتا ہوں اور ہم لوگ امام صاحبؒ کی راہنمائی میں کتاب و سنت کے اس حکم پر عمل کرتے ہیں...... اس میں کیا گناہ ہے؟ وہ کہنے لگا

کہ یہ تو ضروری ہے۔ تو حضرت اوکاڑویؒ نے کہا الحمدللہ! آپ تو پورے مقلد ہو گئے۔''

(تجلیات صفدر ج۵ ص۴۱۸۔۴۱۹)

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی (اقبال)

حنفی اکثریت (Just for Knowledge...21)

علامہ شکیب ارسلان بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت امام ابو حنیفہؒ کی پیرو اور مقلد ہے۔ سارے ترک اور بلقان کے مسلمان، روس اور افغانستان کے مسلمان، چین، ہندوستان کے مسلمان اور عرب کے اکثر مسلمان شام و عراق کے اکثر مسلمان فقہ حنفی کا مسلک رکھتے ہیں۔ (بحوالہ حاشیہ حسن المساعی ص۶۹ اور بحوالہ قافلہ حق سالانہ ایڈیشن۳)

ہے اُفق سے اک سنگ آفتاب آنے کی بات
ٹوٹکر مانند آئینہ بکھر جائے گی رات

مردم شماری ۱۹۱۱ء (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

۱۹۱۱ء کی سرکاری مردم شماری کی تعداد یہ ہے کہ، اثناء عشری ایک کروڑ ۳۷ لاکھ۔ زیدی ۳۰ لاکھ۔ حنبلی ۳۰ لاکھ، مالکی ایک کروڑ۔ شافعی ۱۰ کروڑ اور حنفی ۳۷ کروڑ سے بھی زائد ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

اس سے ثابت ہوا کہ ۱۹۱۱ء میں اہلِ سنت والجماعت مقلدین کی تعداد ۴۸ کروڑ ۳۰ لاکھ سے زائد تھی۔ جبکہ غیر مقلد اُس وقت قابلِ ذکر فرقہ نہ تھا۔

غیر مانوس مذہب بقول مشہور غیر مقلد مؤرخ

چنانچہ ۱۹۰۰ء میں مشہور غیر مقلد عالم و مؤرخ مولانا شاہ جہاں پوری ایک کتاب ''الارشاد'' میں لکھتے ہیں کہ

''کچھ عرصے سے ہندوستان میں ایک غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں۔ جن سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں۔ ان کا نام ابھی تھوڑے دنوں سے سنا ہے۔ اپنے آپ کو تو وہ اہل حدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے۔'' (الارشاد الی سبیل الرشاد ص۱۲)

کتب طبقات مذاہب (جو محدثوں نے ترتیب دیے)

اسلامی لٹریچر میں طبقات حنفیہ طبقات شافعیہ طبقات حنابلہ اورطبقات مالکیہ کی کتب تو ملتی ہیں مگر طبقات غیر مقلدین کہیں نہیں ملتی...... دَور برطانیہ سے قبل غیر مقلدین کا نہ ترجمہ قرآن نہ ترجمہ حدیث نہ نماز کی کوئی کتاب ملتی ہے جو اس فرقہ جدید کے بدعت ہونے کی دلیل ہے۔

ہر اک سے پوچھتے پھرتے ہیں تیرے یہ خانہ بدوش
کہ یہ عذاب در بدری کس کے گھر رکھا جائے

اس بات کی پھر وضاحت کرتا چلوں کہ چودہ صدیوں میں کوئی ایک غیر مقلد ایسا نہیں گزرا جس نے قرآن وحدیث کے مطابق عقائد اور مسائل لکھے ہوں ورنہ یہ لوگ کم از کم ہر صدی میں ایک ایک غیر مقلد مصنف اوراس کی تصنیف کا نام بتاتے لیکن تا قیامت یہ ایک نام بھی نہیں بتا سکتے ۔ جب پہلی صدیوں میں کوئی غیر مقلد تھا ہی نہیں تو ظاہر ہے محدثین نے جو طبقات ترتیب دیے ہیں ان میں ان کا کوئی شجرہ نصب نہیں۔ چاروں ائمہ کرامؒ کی فقہ پر چلنے والوں کے تو طبقات ہیں۔ شجرہ نصب ہے پر غیر مقلدین کا انگریز کے دَور سے قبل کوئی نام ونشان۔ کوئی مسجد یا مدرسہ یا ہسپتال تو در کنار کوئی قبر بھی نہیں ملتی۔

دیکھنے والے ہوش میں رہنا سب دھوکہ ہی دھوکہ ہے
ملبوس بڑے بدصورت ہیں لباس بڑے بھڑ کیلے ہیں

یہودیوں کی دجالی سازشیں

گنبد خضرہ کو شہید کروانے کی سازش میں ناکامی کے بعد یہود نے ایک اور سازش کی، کہ پہلے مسلمانوں کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر قبضہ کیا جائے پھر ان کے ذریعے مسلمانوں کی ذہنی تخریف کاری کی جائے اور طریقہ یہ رکھا گیا کہ امت مسلمہ کے اجماعی مسائل جن پر ''قرونِ اوّل'' سے عمل چلا آرہا ہے اوروہ مسلمانوں کے عقائد کا حصہ ہیں ان کے ساتھ چھیڑ خانی کی جائے اور وساوس وشبہات کے ذریعے یا آیات و احادیث میں تحریفات کے ذریعے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور ہٹا دیا جائے۔ اس کام کے لیے ایسے ڈاکٹرز، علامے اور پروفیسرز تیار کیے گئے جو بظاہر اسلام کے بہت بڑے مبلغ داعی اور مناظر ہیں مگر درحقیقت امت مسلمہ کی وحدت کا پارہ پارہ کرنے کے لیے پردہ سکرین پر اچھلتی کودتی

وہ بتیاں ہیں جن کی ڈور کسی اور کے ہاتھ میں ہے جہاں سے انہیں کنٹرول کیا جاتا ہے۔ بقول شاعر کہ:

بغل میں چھری اور منہ میں رام رام
اتوں میاں تسی وچوں میاں کسی

﴿بارہویں صدی ہجری سے برِصغیر کے مسلمانوں کا عمل﴾

(Just for Knowledge...22)

دوسری صدی سے برصغیر کے مسلمان فقہ حنفی پر عمل پیرا تھے وہ اس طرح کہ فقہ حنفی کا دارومدار خلفائے راشدینؓ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان طریقوں پر ہے جس پر ان حضرات (غیر مقلدین) نے حضور اکرم ﷺ کے برعکس انگریز کے دور میں بارہویں صدی ہجری میں ایجاد ہونے والے فرقے نام نہاد اہل حدیث طبقہ نے جواحادیث تلاش کیں یا تو منسوخ ومتروک تھیں یا پھر متعارض اور عوام کو یہ تاثر دیا کہ تمہارے وضو، نماز، روزہ اور جنازہ وغیرہا اعمال حدیث کے خلاف ہیں اور یہی کچھ آج بھی کہا جارہا ہے۔

اہلِ حدیثوں کے زبانی دعوے اور نئے نئے شوشے:۔

خالی زبانی دعویٰ صحیح حدیث پر عمل کرو...... پر جب اندر جھانک کر دیکھا...... ضعف کی بھرمار...... الٹا کہا جائے کہ تم اماموں کی نماز پڑھتے ہو آؤ تمہیں نبی علیہ صلاۃ وسلام کی نماز سکھادیں۔ آؤ تمہیں ''محمدی'' بنادیں اور پھر ہر عام بندے کو بخاری شریف کا دھانسا دے دے کر آئے دن نئے نئے شوشے چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ:

وہ لوگ جنہیں پیار نبی ﷺ سے نہ یارانؓ نبی ﷺ سے
دھانسہ تو بخاری کا، بخاری نہیں آتی (فیصل ہالوی)

بھولی بھالی عوام کو بہکانہ:۔

یہ غیر مقلدین بھولی بھالی عوام کو بہکاتے ہیں اور ہر ایک عام بندہ کو اردو تراجم کی ترغیب دے دے کر اس کو محقق اور مجتہد بنانے کی سعی کرتے ہیں...... میری یہ تحریر پڑھ کر تو حضرات غیر مقلدین کہتے ہونگے یار......! یہ مصنوعی محقق تو ہمارے گلے پڑگیا...... بہرحال اللہ پاک سب کو ہدایت دے...... آمین...... یادرہے کہ:

دستار کے ہر پیچ کی تفتیش ہے لازم
ہر صاحب دستار محقق نہیں ہوتا

ڈاکٹر فقیہہ اور میڈیکل اسٹور (کتب احادیث)

جبکہ ائمہ محدثین ومفکرین عربی دان ہونے کے باوجود کسی امام مجتہد کی تقلید کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کو پتہ تھا کہ ان کی مثال دواخانے (میڈیکل اسٹور) کی سی ہے جہاں ہر قسم کی دوائیاں پڑی ہوتی ہیں۔ لیکن تجویز تو ڈاکٹر نے کرنا ہوتا ہے کہ کون سی دوائی۔ کون سے مرض کے لیے اور کب فائدہ مند ثابت ہوگی۔ اور وہ ڈاکٹر تو فقیہہ اور مجتہد ہیں جو تجویز کرتے ہیں کہ کون سی آیت کب اور کس لیے اتری کون سی حدیث کی کیا اہمیت ہے اور کس حکم میں ہے وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

ساتھیوں ذرا غور کریں! کیا دین انگریزی زبان سے بھی کم تر ہے!

کیا ہمیں اتنی عقل بھی نہیں کہ جو آدمی عربی عبارت بھی نہیں پڑھ سکتا وہ محمد ﷺ عربی کے دین کا محقق کیسے بن سکتا ہے۔ کیا اتنا اہم دین جس پر دنیا و آخرت کا دارومدار ہے۔ وہ اتنا لاوارث ہے۔ بھلا جو آدمی انگلش نہیں پڑھ سکتا وہ انگلش کی کتابوں کا محقق کیسے بن سکتا ہے۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے...... تو پھر دین کے معاملے میں اتنی لاپرواہی کیوں......!؟
کیا دین انگریزی زبان سے بھی گیا گذرا ہے......!؟

میں تو خود ایک طالب علم ہوں:۔

میری کیا جرأت کہ میں اتنی بڑی باتیں کروں میں تو خود ایک طالب علم ہوں اورالحمدللہ اسی علم کی طلب نے علم وفہم کی راہیں روشن کیں۔ جب ہدایت کی طلب کے ساتھ اوراللہ سے مانگ مانگ کر اورعلماء سے پوچھ پوچھ کر بندہ غور وفکر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی دستگیری فرماتے ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت کرے۔ آمین!

علمائے کرام اور مدرسے:۔

جن حضرات نے پوری زندگیاں تعلیم وتعلم میں مدرسوں میں گذاریں۔ ان پر یہ اردو تراجم والا محقق زبان درازی کرے۔ یہ مدرسے نہ ہوتے تو آج تک دین کی تعلیم اوردعوت نہیں ہوتی...... اور ہم پتہ نہیں کہاں بھٹک رہے ہوتے یہی وجہ ہے کفار۔ یہود و نصاریٰ نام نہاد اورفاسق مسلمانوں کو ساتھ میں لے کر ان دینی درسگاہوں پر یلغار کر رہا ہے۔
بقول شاعر:

یہ مدرسے دین کے ہیں گلشن — ہم وار دیں گے ان پر تن من
ہو جس سے معطر کوہ و دمن — وہ پھول کھلا کر دم لیں گے۔

اورارشاد ہے:

ہم ان انگریزی کالوں سے — امریکا کے دلالوں سے
ڈالر پر بکنے والوں سے — اب جان چھڑا کر دم لیں گے

ان مدارس میں علمِ دین سکھایا جاتا ہے...... دین کی صحیح سمجھ فقہ پڑھائی جاتی ہے۔
اور جس کو ''فقہ فی الدین'' نہیں وہ دنیا کے کسی بھی منصب کا حقدار نہیں...... اور دین سارا ادب ہے جس کو ادب نہیں اس کو کچھ حاصل نہیں۔

حدیث نمبر۱ (فقیہہ اور عابد)

''حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:
ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے سخت ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۳۴)

حدیث نمبر۲ (اللہ کا جس کے ساتھ خیر کا ارادہ ہو)

حضرت معاویہؓ سے منقول ہے کہ
''اللہ تعالیٰ جل شانہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو فقہ فی الدین عطا فرماتے ہیں۔'' (مشکوٰ شریف ۳۲)

حدیث نمبر۳......دو خصلتیں (خوش اخلاقی اور دین کی فقہہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ:
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''دو خصلتیں ایسی ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں۔
ایک تو خوش اخلاقی، دوسری فقہ فی الدین۔'' (ترمذی شریف)
الحاصل تفقہ بہت ہی قابلِ قدر اور قیمتی چیز ہے، نیز بخاری شریف میں حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ
''سردار ہونے سے پہلے فقہ سیکھو۔'' (بخاری شریف)

فقہ کی فضیلت عبادات پر

مہارت حاصل کرنا ہو تو فرض کفایہ ہے اور نوافل میں مشغول ہونے سے فرض میں مشغول ہونا بلاشبہ افضل ہے اور رات کو تہجد پڑھتا ہے اس کے لیے دن اور رات دونوں میں افضل علم حاصل کرنا ہے۔

فقہ قرآن وحدیث سے الگ نہیں

فقہ کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث ہی کا عطر ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھے جیسے دودھ، مکھن اور گھی، قرآن وحدیث کو دودھ سمجھیے اسی سے مکھن اور گھی بنتا ہے اسی طرح اصل قرآن وحدیث ہے اور فقہ اس کا مکھن یا گھی ہے جس کے بغیر انسان اپنی زندگی نہیں گزار سکتا۔ (مبادیات فقہ ص ۲۷)

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ؟
دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

قولِ امام شافعیؒ

سراج الامت، امام الائمہ، امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ اس فن کے واضح ماہر ہیں چنانچہ امام شافعیؒ کا قول ہے:

''لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کی اولاد ہیں۔''

سلسلہ ترتیب فقہ (Just for knowledge...23)

فقہ کی کتاب درمختار میں ہے کہ: ''یعنی علم فقہ کی تخم ریزی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے کی، اس کی آبیاری حضرت علقمہؒ نے کی، ابراہیم نخعیؒ نے اس کو کاٹا اور حمادؒ نے گاہا، اور امام ابو حنیفہ نے اس کو پیسا اور امام ابو یوسف نے اس کو گوندھا اور امام محمدؒ نے اس کی روٹیاں پکائیں...... اب تمام لوگ ان کی پکائی ہوئی روٹیاں کھا رہے ہیں۔'' (درمختار ج ا ص ۳۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائے حضرت علی کرم اللہ وجہ

سراج الامت، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے والد محترم ثابت کی ولادت جب کوفہ میں ہوئی تو ان کو ان کے والد زوطی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی خدمت میں لے گئے اور برکت کی دعا چاہی، آپؓ نے ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا کی، اللہ جل شانہ نے دعا قبول فرمائی اور اس دعا کی برکت سے ثابت کی ذریّت میں امام ابوحنیفہؒ صاحب کی پیدائش ہوئی۔

عبد الملک بن مروان کے دَور خلافت میں کوفہ میں ۸۰ھ میں امام صاحب کی

پیدائش ہوئی۔ آپ کا اسمِ گرامی نعمان رکھا گیا۔ آپ کی وفات بغداد میں ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ (مقدمۂ اوجز المسالک)

امام صاحب بچپن ہی سے بہت ذہین، فہیم اور سلیم الطبع تھے شروع میں آپؒ نے تجارت شروع کی، پھر اس کو چھوڑ کر طلبِ علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام صاحبؒ کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے۔

نبوی ﷺ پیش گوئی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں

''وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ'' (سورۃ جمعہ آیت نمبر ۳ پارہ ۲۸)

یعنی: ''اور اٹھایا اُس رسول کو اور دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہیں میں سے جو ابھی نہیں ملے اُن میں''

یہ آیت پڑھ کر آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا ان میں سے وہ ہوگا یعنی فارسی النسل، ایک حدیث میں فرمایا کہ ''میری امت میں ایک آدمی ہوگا جو سراج اُمت ہوگا، اگر علم ''ثریا'' پر ہوگا تو اسے بھی حاصل کر لے گا۔''

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ

''غرض کہ حضور اقدس ﷺ نے پیش گوئی فرما کر امام صاحبؒ کے رتبے کو آشکار فرمایا۔'' (مقدمہ اوجز ج ا ص ۵۶)

اوپر گذری آیت کی تفسیر ہر مفسر نے یہی لکھی ہے مگر میں نے تب غور کیا جب مجھے کسی نے کہا اگر سعودیہ والے تمہارے دین پر ہیں تو شاہ فہد تو پوری دنیا میں ''تفسیر عثمانی'' تحفہ میں دے رہا ہے جناب اور اس میں یہ تفسیر واضح ہے۔

واقعہ نمبر۲۲۔

اہلِ بیت وسادات امام محمد باقر نے بے ساختہ امام ابو حنیفہؒ کی پیشانی کو چوما

ایک مرتبہ حج کے ایام میں مدینہ منورہ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ملاقات امام ابو جعفر صادقؒ (محمد باقر بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب) سے ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں امام ابو جعفر صادقؒ نے کہا کہ آپ ہی نے میرے نانا (محمد ﷺ) کی حدیث کی مخالفت رائے اور قیاس سے کی ہے؟ امام صاحبؒ نے کہا معاذ اللہ...... ہمارے نزدیک آپ کے نانا ﷺ کی طرح آپ بھی محترم ہیں، تشریف رکھیے...... میں اس کے بارے میں کچھ کہتا ہوں اور امام صاحبؒ، امام ابو جعفرؒ کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ آپ سے تین سوالات کرتا ہوں آپ جواب دیں، پھر میں عرض کروں گا۔

سوال: مرد کمزور ہے یا عورت؟

مرد کمزور ہے یا عورت؟ امام ابو جعفر صادقؒ نے کہا کہ عورت کمزور ہے۔ پھر امام صاحبؒ نے پوچھا کہ وراثت میں مرد کے مقابلے میں عورت کا کتنا حصہ ہے؟ امام ابو جعفر نے کہا مرد کا نصف ہے۔ امام اعظمؒ نے کہا کہ اگر میں قیاس سے کام لیتا تو اس کے برعکس کہتا کیونکہ عورت مرد سے کمزور ہے۔

سوال: نماز افضل ہے یا روزہ؟

سوال۲: نماز افضل ہے یا روزہ......؟ امام ابو جعفر نے کہا نماز افضل ہے، امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر قیاس کرتا تو کہتا کہ حائضہ روزہ کے بجائے نماز قضا کرے۔

سوال۳: پیشاب زیادہ ناپاک ہے یا منی؟

پیشاب زیادہ ناپاک ہے یا منی......؟ امام ابو جعفر نے کہا کہ پیشاب کی ناپاکی زیادہ ہے، امام صاحب نے کہا کہ اگر قیاس کو دخل دیتا تو کہتا کہ منی سے غسل واجب نہیں ہوگا بلکہ پیشاب سے، یہ سن کر امام محمد باقر ابو جعفر صادق بہت خوش ہوئے اور بے ساختہ اُٹھ کر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی پیشانی چوم لی۔

(نزہۃ القاری ج۱ ص ۱۷۷، مناقب ذہبی، تبیس الصحیفہ للسیوطی ص ۱۱۷، ہر واقعہ بے مثال ص ۱۰۴، عقود الجمان ص ۲۷۹، سیرت أئمہ اربعہ ص ۶۰)

کسی نے کیا خوب کہا کہ:

بے محبت نہیں اے ذوق شکایت کے مزے
بے شکایت نہیں اے ذوق محبت کے مزے

غلط بیانی کا ازالہ

اوپر گذرے واقعے کے اتنے سارے حوالے آپ نے پڑھے اس کے علاوہ بھی مستند کتب میں اس واقعے کا اسی طرح تذکرہ ہے لیکن کچھ دن پہلے ایک دوست نے ایک کتاب شیعہ نامی ''نقوشِ عصمت'' (مصنف علامہ السید ذیشان حیدر جوادی) پڑھنے کے لیے دی۔ جس میں اسی اوپر گذرے واقعہ کو بغیر کسی صحیح سند کے اپنے حواریوں کو خوش کرنے کے لیے اُس حیدر جوادی صاحب نے صفحہ ۴۰۸ پر اُلٹا کر کے بیان کیا۔ یعنی امام اعظم پر الزام رائے لگا کر توبہ کروائی ہے اور سمجھانے والے کو امام باقر ظاہر کیا ہے...... حالانکہ اسی مضمون میں امام اعظم کی معلومات اور ذہانت کا اقرار کرتے ہوئے (سیرۃ النعمان) کا حوالہ دے کر یہ بھی لکھا ہے کہ امام اعظمؒ امام محمد باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ کے شاگرد ہیں...... اور لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی معلومات کا بہت بڑا ذخیرہ حضرت کا فیض صحبت تھا۔ (شیعہ کتاب نقوش عصمت ص ۴۰۸ مطبوعہ کراچی)

مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے امام ابو حنیفہؒ یہ اشعار کہہ رہے ہیں۔

اُنہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی
اُنہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام محمد باقرؒ، امام ابو حنیفہ کے شیخ اور استاذ ہیں۔ دراصل مخالفوں نے امام ابو جعفرؒ کو بتایا کہ امام ابو حنیفہؒ کتاب وسنت کے مقابلے میں اپنے قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے پیارے اور لائق شاگرد سے براہِ راست غلط فہمی دور کر لی۔ اور آخر میں ہمت افزائی کرتے ہوئے...... شاباش دے کر پیشانی پر بوسہ دے کر امام ابو حنیفہؒ کی ذہانت وفراست کا اقرار کیا ہے۔

حاسدین کے اعتراضات

امام صاحبؒ پر ان کی حیات میں بھی اور اس کے بعد بھی حتیٰ کہ اب تک حاسدین

ومعاندین عجیب وغریب اعتراضات کرتے رہتے ہیں لیکن عقلاً ونقلاً تمام اعتراضات بکواس سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ جب کہ آپ تابعی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ:

نویدء توحید ہے مسلسل امام اعظم ابو حنیفہؒ
جہل کی تردید ہے مسلسل امام اعظم ابو حنیفہؒ

امام شافعیؒ، امام اعظمؒ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں

امام شافعیؒ، امام صاحبؒ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں آپ امام صاحبؒ کا بہت احترام فرماتے تھے اور اتنا ادب کرتے تھے کہ جب امام صاحبؒ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے تو نماز فجر میں رفع یدین بھی نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ جب کسی مسئلہ میں مجھے کوئی الجھن پیش آتی ہے تو میں دو رکعت پڑھ کر امام صاحب کی روح سے استفادہ کرتا ہوں جس کی وجہ سے وہ الجھن رفع ہوجاتی ہیں۔

لوگ فقہ میں امام اعظمؒ کی اولاد ہیں:۔

امام شافعیؒ نے انصاف پر مبنی بات کرتے ہوئے کہا کہ ''لوگ فقہ میں ابو حنیفہؒ کی اولاد ہیں'' اور دوسری جگہ فرمایا ''یعنی جو فقہ سیکھنا چاہے اس کو چاہیے کہ اصحاب ابو حنیفہؒ کو لازم پکڑے اس لیے کہ معانی ومطالب ان کے لیے آسان ہوگئے ہیں۔ اور خدا کی قسم میں امام محمد بن حسن کی کتابوں ہی سے فقہ میں ماہر ہوا ہوں۔'' (ھامش الشافعی ج۱ ص۳۵ بحوالہ مبادیات فقہ ص۳۹)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا اقرار

مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''یعنی مجھ کو حضور ﷺ نے بتلایا (خواب میں) کہ مذہب حنفی ایک عمدہ طریقہ ہے جو اس سنت سے زیادہ موافق ہے جو امام بخاریؒ اور ان کے اصحاب (دیگر محدثین) کے زمانے میں جمع ہوئی اور پھیلی۔'' (فیوض الحرمین)

نیز ہر زمانے میں اکثریت مذہب حنفی پر عمل کرتی آئی ہے اور اکابر صوفیہ بھی مذہب حنفی کے مطابق ہی عمل کرتے رہے ہیں۔

صورتِ تدوینِ فقہ حنفی (Just For Knowledge...24)

امام صاحبؒ کے یہاں تدوینِ فقہ کی صورت یہ تھی کہ آپ کے شاگرد جمع ہو کر کسی مسئلہ پر بحث کرتے، اخیر میں امام صاحبؒ اس مسئلہ کو پوری وضاحت سے بیان فرماتے پھر اگر سب علماء کا اتفاق ہوتا تو وہ لکھ دیا جاتا۔ آپ کا طریقہ اجتہاد سب سے پہلے قرآن کی طرف رجوع ہوتا تھا اس کے بعد حدیث کی طرف اور جو حدیث قرآن سے قریب ہوتی اس پر عمل کرتے تھے...... پھر اگر احادیث یا صحابہؓ میں اختلاف نظر آتا تو فرماتے کہ صحابہؓ کے اقتدار کے بغیر کوئی چارہ نہیں...... اور تابعین میں اختلاف ہوتا تو خود اجتہاد فرماتے۔ اس طریقہ تدوین سے آپ نے ساٹھ ہزار مسائل استنباط کیے۔

چٹکیاں لیتی ہے فطری چیخ اٹھتا ہے ضمیر
کوئی کتنا ہی حقیقت سے گریزاں کیوں نہ ہو

امام اعظمؒ نے پانچ لاکھ مسائل کا استخراج کیا:۔

امام ابوبکر عتیقؒ سے مروی ہے کہ ''امام صاحب نے پانچ لاکھ مسائل کا استخراج کیا اور خطیب خوارزمی نے لکھا ہے کہ آپ نے تین لاکھ مسائل نکالے، اڑتیس ہزار عبادات اور باقی معاملات میں اگر آپ نہ ہوتے تو لوگ گمراہی میں رہتے۔'' (مفتاح السادہ ص۱۷ بحوالہ مبادیات فقہ ص۴۳)

غرض امام صاحبؒ نے فقہ کے لیے ایسا نمایاں کارنامہ سرانجام دیا کہ زمانہ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔

اجتہادی مسائل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ

حضرت ابن عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

اذاحکم الحاکم فاجتھدو فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد ثم اخطا فلہ اجر (بخاری ص۱۰۹۲ ج۲)

جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ پر پہنچ جائے تو اسکو دو اجر ملتے ہیں اور اگر حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور خطا ہوجائے تو ایک اجر کا مستحق ہے۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مجتہد معصوم تو نہیں ہوتا کیونکہ اجتہاد میں خطا کا احتمال بھی ہے مگر وہ مطعون بھی

نہیں ہوتا کہ اس پر زبان طعن درازی کی جائے بلکہ مجتہد کے لیے ہر حال میں اجر ہے خواہ دو اجر کا مستحق ہو یا ایک اجر کا جس کو خدا اجر دے رہا ہے اس پر طعن کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ مجتہد کا ذرا بھر نقصان نہیں بلکہ نا اہل کیطرف سے اس پر طعن مزید بلندئ درجات کا مُوجب ہوتا ہے۔

جنابِ من:۔

جب مجتہد اجتہاد سے فیصلہ دیتا ہے تو اس اجتہادی فیصلہ کو تسلیم کرنے والا اسکا مقلد کہلاتا ہے اور جو شخص نہ خود حاکم مجتہد ہو نہ اسکے فیصلے کو تسلیم کرے اس عرفِ عامی میں باغی کہا جاتا ہے۔ آپ جیسے نا اہل کو تو مجتہد سے بغاوت کی بھی اجازت کتاب وسنت میں موجود نہیں چہ جائیکہ آپ اپنے آپکو مجتہدین کا جج سمجھ لیں۔

اگر حدیث کو مانتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ بھی مانو:۔

اگر آپ واقعی حدیثِ رسول ﷺ کو مانتے ہوتے تو آپ کا فرض تھا کہ رسول اقدس ﷺ کے فیصلے کو تسلیم کر کے خط میں یہ لکھتے کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ جو باجماعت امت مجتہد ہیں انکے اجتہادی مسائل کی تعداد بارہ لاکھ نوے ہزار ہے جن میں سے میری ناقص رائے میں یہ نو (9) مسائل ایسے ہیں جن میں امام صاحبؒ سے خطا ہوئی ہے اس لیے میری غیر معصوم اور ناقص رائے کے مطابق امامِ اعظم کو بارہ لاکھ نواسی ہزار نو سو اکیانوے مسائل میں سے دو اجر ملے ہیں اور ان نو مسائل میں انکو ایک اجر ملا ہے اور یہ حق بھی آپکو اس وقت تھا کہ آپ خود اجتہاد کے اہل ہوتے ورنہ آپکو یہ حق ہرگز نہیں تھا۔ (مجموعہ رسائل جلد: ۱ص۴۲۲)

مخالفت کرنے کے لیے کن چیزوں کا اہل ہونا ضروری ہے!؟

قرآن وحدیث اور فقہ میں مخالفت ثابت کرنے کے لیے تین باتیں ضروری ہیں۔

۱۔ قرآن وحدیث کا پورا علم ہو

۲۔ فقہ کے مسئلے کو پورا اور صحیح سمجھا ہو

۳۔ فقہاء نے اسکی کوئی دلیل بیان کی ہو تو اسکا جواب دے کوئی بات قرآن کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث کے علاوہ نہ کرے۔

رسول اکرم ﷺ کا ایک اور فیصلہ

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو بنو قریظہ کی طرف بھیجا اور بڑی تاکید سے فرمایا ''لَا یُعَلِّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْعَصْرَ الاَّفِی دَبَنِیْ قُرَیْظَه

(بخاری ص۵۹۱ ج۲)

یعنی ہرگز کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ میں یہ حدیث صحابہؓ نے خود آنحضرت ﷺ سے سنی جو ان کے حق میں قطعی الثبوت بھی تھی اور قطعی الدلالت بھی مگر جب راستہ میں نماز پڑھ لی اور بعض نے قضا کر کے بنو قریظہ میں جا کر پڑھی۔ آنحضرت ﷺ نے کسی پر اعتراض نہ کیا۔

حافظ ابن القیم وغیرہ علماء فرماتے ہیں کہ بظاہر یہاں قرآن اور حدیث میں تعارض ہوگیا تھا قرآن کہتا ہے کہ (اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا) نماز کے وقت اسی لیے مقرر ہیں کہ نماز وقت کے اندر پڑھی جائے اس لیے انہوں نے قرآن پاک کے قاعدہ کے موافق نماز وقت میں ادا کر لی اور حدیث میں تاویل کی کہ حضرت کا مقصد نماز قضا کروانا نہ تھا بلکہ یہ مقصد تھا کہ اتنی جلدی کرو کہ عصر کے وقت میں ہی بنو قریظہ کے ہاں پہنچ جاؤ۔ دوسرے فریق نے قرآن کی آیت میں تاویل کی کہ یہ اصول برحق مگر آج کی نماز کو حضرت نے اس سے مستثنیٰ فرما دیا ہے حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے راستہ میں نماز پڑھی تھی انکو دُہرا اَجر اور جنہوں نے قضا کر کے پڑھی تھی انکو ایک اجر ملا۔

(زاد المعاد ص ۷۱ ج۲)

جہاں دلائل شرعیہ متعارض ہوں یا مجتہدین کو رائے کا حق ہے:۔

اب دیکھیئے صحابہؓ کے اس اجتہادی اختلاف پر نہ تو آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ میرے صحابہ میں سے ایک جماعت نے قرآن کی مخالفت کی دوسری جماعت نے صحیح صریح احادیث کی مخالفت کی اور نہ ہی صحابہؓ کی دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو مخالف قرآن اور مخالف حدیث کہا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسئلہ میں دلائل شرعیہ متعارض ہوں وہاں

مجتہدین کو یہ حق ہے کہ وہ ایک پہلو کو اختیار کریں مگر یہ حق مجتہدین کو بھی نہیں کہ اپنے مدمقابل کو قرآن یا حدیث کا مخالف کہے چہ جائیکہ جناب جیسے نااہل مجتہدین کا منہ چڑائیں۔

ـ قیام حشر کیوں نہ ہو ایک کلچڑی گنجی
کرے ہے حضور بلبل بستان نوا سنجی

ایسے پر دوسرے کو قرآن وحدیث کا مخالف کہنا خود حدیث صحیح متفق علیہ کی صریح مخالفت ہے۔

(مجموعہ رسائل جلد ۱ص: ۴۲۵_۴۲۶)

سوالِ ابوتراب ابوالحسنین علی المرتضیٰؓ (Just for Knowledge...25)

حضرت علی المرتضی ابوالحسن وابوترابؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس میں نہ امر ہو نہ نہی تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ فقہاء اور عابدین سے مشورہ کرو۔" (مجمع الزوائد ج ۱ص ۱۷۸ بحوالہ مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۴۰۲)

یادرکھیں کہ قرآن پاک میں ایک بھی آیت اور پورے ذخیرہ حدیث میں ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں فقہ واجتہاد کو کفر وشرک اور فقیہ اور مجتہد کو کافر مشرک یا ان کے اجتہادی اور فقہی مسائل پر چلنے والوں کو کافر ومشرک اور گنہگار کہا گیا ہو۔ (مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۴۰۳)

دیوانگی میں خود کو جانہ ہے عقلمند
بنتا ہوں اہل ذوق تماشا کبھی کبھی
ہوتا ہے جیسے لاشعور مسلط شعور پہ
بن جاتے ہیں نادان، داناء کبھی کبھی (فیصل ہالوی)

اب تک جتنے بھی مسائل پر تحقیق کی ہے ان میں نتیجہ حنفی مذہب کے حق میں گیا۔ گو احناف مقلد سہی مگر یہ یقیناً معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کا مذہب مکمل تحقیق شدہ ہے۔

چار اساس......(مکمل تحقیق شدہ مذہب)

"جامع البیان العلم" میں بھی ایک حکایت ہے کہ "حضرت عمر فاروقؓ نے قاضی

شریح کو تحریر فرمایا جب کوئی فیصلہ آئے تو پہلے کتاب اللہ سے فیصلہ کرنا اگر کتاب اللہ سے نہ ملے تو سنت رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کرنا اگر سنت سے بھی نہ ملے تو جس پر اجماع ہو اس کے مطابق فیصلہ کرنا اگر اجماع سے بھی نہ ملے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرنا۔" (جامع بیان العلم ج ۲ص ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹ بحوالہ مجموعہ رسائل ج ۱ص ۴۰۱)

قرآن پاک میں چاروں دلائل کا ذکر ہے خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت کا حکم ہے جو اہل استنباط یعنی مجتہدین ہیں۔ اسی طرح فقہاء کی بات ماننے کا بیان ہے اور اجماع کی حجت ہونے کا بھی ذکر ہے۔

غیر مقلدین کے حواشی سلفیہ میں ہے "اور کسی اجماعی مسئلے کی مخالفت کرنا بھی غیر مؤمنین کی راہ پر چلنا ہے۔ (قرطبی) امت محمدیہ ﷺ کو اللہ تعالی نے یہ شرف بخشا ہے کہ وہ اجتماعی طور پر غلطی اور خطاء سے محفوظ رہی ہے اور رہے گی یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ساری امت صدیوں ایک غلط راہ پر چلتی رہے اس بارے میں بہت سی صحیح حدیثیں وارد ہیں۔" (فوائد سلفیہ (ص ۱۱۳_ص ۴)

اہل سنت والجماعت کے چار اساس
قرآن حدیث اجماع و قیاس

امام اعظمؒ کی تحقیق ہمارے لیے کافی ہے:۔

انہی اصولوں پر سراج الامت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے سب سے پہلے دین حنیف کے تدوین کا شرف حاصل کیا۔ تبھی تو ۱۴ صدیوں کے بعد بھی نتیجہ وہی نکل رہا ہے کہ حنفی مذہب ہی ہمارے لیے بہتر ہے جو تحقیق امام ابوحنیفہؒ کر گئے وہ ہی ہمارے لیے کافی وشافی ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

الحاصل (جتنے منہ اتنی باتیں اور پھر اک نیا فرقہ......!)

مسائل تو لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے جارہے ہیں۔ لیکن اصول وہ ہی ہیں...... یا تو ہر عام بندہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر اس تحقیق میں لگ جائے یعنی ہر ماسٹر، کھلاڑی، سیاستدان، ڈاکٹر، انجینئر، کارخانیدار، صنعتکار، زمیندار، اداکار، گلوکار، دکاندار، درزی، ترکھان، موچی، لوہار، سونار، سبزی فروش، دودھ والا، ریڑھی والا......عورت

مردوغیرہ وغیرہ سب کے سب ہی لگ جائیں۔ نتیجہ کیا نکلے گا کہ ''جتنے منہ اتنی باتیں'' یعنی ہر ایک کی تحقیق عقل وفہم کے حساب سے ہوگی اوراس سمجھ کے مطابق اک نیا فرقہ جنم لیگا...... اور...... اس طرح تو دین متین کا ستیہ ناس ہوجائے گا ......عمر الگ گذر جائے گی...... اورعملی زندگی تو بالکل خالی رہ جائیگی...... نہ تحقیق پوری اورنہ عمل پورا......لہٰذہ

اتنا ہی سر اٹھائیے کہ جس سے یہ تو ہو
لوگوں کے دل میں آپ کی کچھ آبرو رہے

ابو چھوڑ بھی دو ضد

ضد اور اناد اور تعصب کی عینک اُتار کر غور کیا تو ضمیر نے یہی کہا کہ...... اگر اپنے سے اعلم کی ہی بات ماننی ہے، اور تو چارہ نہیں، تو پھر اس کی کیوں نہ مانوں جس کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے پیشن گوئی فرمائی۔ جو حضرت علیؓ کی دعا کا ثمرہ ہو اور خیر القرون میں ہو۔ نبی ﷺ کے زمانے سے بہت زیادہ قریب تر ہو۔ صحابیوں کا شاگرد ہو تابعی ہو۔ جس نے صحابہؓ کی زیارت کی ان سے سیکھا، ان کو عمل کرتے دیکھا اور جس نے دین حنیف کی سب سے پہلی تدوین کی جس کی وجہ سے اُن کو امام اعظم کہا گیا جس کی وجہ سے ان کو ابوحنیفہؒ کہا گیا...... مسائل کا استنباط کیا جس کو ماہرینِ فن قبول کررہے ہیں۔ جن کی اکثریت مقلد ہے۔ محدثین واولیاء اللہ مقلد ہیں...... کیوں نہ اسی پر اعتماد کیا جائے تا کہ آپس کے فسادات بھی ختم ہوجائیں...... ملک ملت میں امن کے ساز گونجنے لگیں اور عمل کا وقت بھی میسر ہوجائے کیونکہ اصل مقصود تو عمل ہے اور اعتماد کا نام ''تقلید'' ہے...... اور یہ بخوبی سمجھ میں آگیا کہ تقلید ہی میں دونوں جہانوں کی خیروعافیت ہے۔ غیر مجتہد کے لیے تقلید ہی بہتر ہے۔

قرآں کے اسرار سے ہے واقف — نبی ﷺ کے کردار سے ہے واقف
مقامِ تقلید ہے مسلسل — امامِ اعظم ابو حنیفہؒ

اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پر بجلیاں

اکابر غیر مقلد علماء کی شہادتیں

اہلِ حدیث علامہ وحید الزماں حیدر آبادی کی شہادت

غیر مقلد اہلِ حدیث علامہ وحید الزماں حیدر آبادی اپنے غیر مقلدین سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہؓ اور تابعین کی...... قرآن کریم کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کرلیتے ہیں...... حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو نہیں سنتے، بعضے عوام اہل حدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے۔ باقی اور آداب اور سنت اور اخلاقِ نبی ﷺ سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت، جھوٹ، افتراء سے باک نہیں کرتے...... ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیاء کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سواء تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں۔ بات بات پر ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔'' (لغات الحدیث ج ۳ ص ۹۱ بحوالہ تحفہ اہلحدیث ج ۳ ص ۱۱۸، حیاتِ وحید الزماں ص ۱۰۲)

ہر صبح بخاری کا نعرہ، ہر شام بخاری کی باتیں
ڈھنڈورہ چند مسائل کا، منظور نہیں ہیں سب باتیں
دو چار حدیثیں مطلب کی محفل میں سناتے ہیں لیکن
چھپا یہ لوگ پھرتے ہیں۔ کچھ اور بخاری کی باتیں

اہلِ حدیث مؤرخ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی شہادت

''جماعت اہلِ حدیث اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں سے بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض

پرانے کانگریسی ہیں جو کانگریس کا حق نمک ادا کرنے کے لیے ایک نہایت گہری زمین دوز تجویز کے تحت انگریزی پالیسی Divide And Rule (تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو) سے مسلمانوں کو اختلافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں رکاوٹ اور مسلمانوں میں خصوصاً اہلِ حدیث میں تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں"

(احیاء المیت ص:۳۶ بحوالہ مجموعہ رسائل جلد ا ص ۲۲۶)

مکہ اور مدینہ والوں سے اہل حدیثوں کے شدید اختلافات

(Just for knowledge...26)

آجکل غیر مقلدین (فرقہ اہلِ حدیث) نے اپنی مردہ تحریک میں جان ڈالنے کے لیے حرمین شریفین سعودی عرب کی حکومت کے بارے میں یہ غلط پروپیگنڈہ کیا ہوا ہے کہ ہمارا اور سعودی حکومت کا مسلک ایک ہی ہے۔ اہلِ سنت والجماعت کے سادہ لوگ ان کے فریب میں آ کر سچ سمجھ لیتے ہیں۔ مکہ اور مدینہ والوں کا مسلک جو کہ حنبلی ہے۔ مندرجہ ذیل باتیں نہایت اختصار کے ساتھ ملاحظہ ہوں...... جو کہ فرقہ اہل حدیث کے بالکل منافی ہیں...... مثلاً۔

۱۔ مکہ مدینہ والے اجماع صحابہ اور اجماع اُمت کے قائل ہیں۔ مگر یہ نہیں ہیں۔

۲۔ مکہ مدینہ والے قیاس شرعی کے قائل ہیں۔ مگر یہ نہیں ہیں۔

۳۔ مکہ مدینہ والے اجتہاد وائمہ کے قائل ہیں۔ مگر یہ نہیں ہیں۔

۴۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ہر ایک کو اجتہاد کا حق نہیں ہے۔ ان کے یہاں ہے۔

۵۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک غیر مجتہد کے لیے اجتہاد حرام اور تقلید واجب ہے۔

۶۔ مکہ مدینہ والے امام اہل سنت امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں۔

۷۔ مکہ مدینہ والے فقہ کے قائل ہیں۔ مگر یہ نہیں ہیں۔

۸۔ مکہ مدینے والے چاروں فقہ کو صراط مستقیم سمجھتے ہیں۔

۹۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک تمام مقلدین حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی سب فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت ہیں۔

۱۰۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک سنتِ رسول اللہ ﷺ کی طرح سنت خلفاء راشدین

بھی دین اور شریعت کا حصہ ہیں۔

۱۱۔ مکہ مدینہ والے اصحاب رسول ﷺ کو معیارِ حق تسلیم کرتے ہیں۔

۱۲۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک اہلِ حدیث کوئی مذہبی لقب نہیں بلکہ یہ علمی لقب ہے۔

۱۳۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک روضہ رسول ﷺ پر پڑھا ہوا درود سلام آپ ﷺ بذات خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

۱۴۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک روضۂ رسول ﷺ کی حفاظت وخدمت ضروری ہے۔

۱۵۔ مکہ مدینہ والے ننگے سر نماز نہیں پڑھتے۔ نماز میں تو کجا بازار میں بھی ننگے سر نہیں گھومتے۔

۱۶۔ مکہ مدینے والے نماز میں ہاتھ سینے پر نہیں باندھتے۔

۱۷۔ مکہ مدینہ والے امام فجر، مغرب اور عشاء میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ باآواز بلند (جہر) سے نہیں پڑھتے اور نہ اسے سنت سمجھتے ہیں۔

۱۸۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور بغیر فاتحہ خلف الامام کے نماز صحیح ہے۔

۱۹۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک بغیر فاتحہ پڑھے امام، رکوع میں ملنے والی رکعت مکمل ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح بیس (۲۰) رکعت ہیں آج بھی مکہ مدینہ شریف میں صرف اور صرف (۲۰) رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے۔

۲۱۔ مکہ مدینہ والے رمضان اور غیر رمضان میں صرف اور صرف تین (۳) رکعت وتر ہی پڑھتے ہیں۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دیگر سورۃ پڑھنا واجب نہیں ہے۔

۲۲۔ مکہ مدینہ والے جمعہ میں دو (۲) اذانوں کے قائل ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔

۲۳۔ مکہ مدینہ والوں کے امام جمعہ کے خطبے میں خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کا ذکر بیان کرنا فخر سمجھتے ہیں۔

۲۴۔ مکہ مدینے والے سجدوں میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ نہیں رکھتے۔

۲۵۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں (۳) ہی شمار ہوتی ہیں۔

۲۶۔ مکہ مدینہ والے تین طلاقوں کے بعد حلالہ شرعی کے قائل ہیں۔

۲۷۔ مکہ مدینے والوں کی اہل حدیث کے نام سے کوئی جماعت نہیں۔

۲۸۔ مکہ مدینے والے چاروں فقہ کو ائمہ اربعہ سے ثابت مانتے ہیں۔

۲۹۔ مکہ مدینے والے ایصال ثواب کے قائل ہیں۔

۳۰۔ مکہ مدینے میں فقہی نظام رائج ہے اوراہل حدیث فقہی نظام کو کفر کے مترادف سمجھتے ہیں۔

قارئین کرام: اگر یہ ۳۰ باتیں ہی سمجھ لیں تو بات واضح ہو جائے گی کہ مکہ مدینے کے نام پر یہ حضرات صرف دوکھا دے رہے ہیں۔ مہینے میں تقریباً ۳۰ دن ہوتے ہیں۔اوپر لکھے نقطہ ایک دن میں ایک بھی سمجھ لیں تو ایک مہینے میں انشاء اللہ ذہن بالکل صاف ہوجائیگا۔

مقلد حرم کے مصلّوں پہ ہیں
یہی تیرا صدیوں سے ہے انتظام
یہ سلفی موحّد ہیں گر واقعی
ہوئے کیوں نہ پھر یہ حرم کے امام

آمدِ امام کعبہ اور ائمہ اربعہ ان کی نظر میں

مئی ۲۰۰۷ء کے آخری ایام میں حرم مکی کے خطیب و امام حضرت الشیخ عبد الرحمٰن السدیس حفظ اللہ تعالیٰ جامعہ اشرفیہ کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے۔حضرت شیخ موصوف کو اللہ رب العزت نے جو سوز آواز، درد دل، دعاؤں میں آہ وفغاں، حسن تلاوت، علم وعمل اورحرم پاک کی نسبت عظیم سے نوازا ہے وہ بہت ہی کم بندگانِ خدا کو نصیب ہوتی ہے۔

طبیعت جس کی خود اک مدرسہ ہو
اُسے کیا اشتہا جھوٹی سَنَد کی (عدمؔ)

ضدّی اور ہٹ دھرم غیر مقلدین کے لیے درسِ عبرت

ہم پاکستانیوں کے لیے یہ نسبت کیا کم تھی کہ الشیخ موصوف حضرت ابراہیمؑ کے بنائے ہوئے کعبۃ اللہ مسجد حرام کے امام ہیں۔امام کعبہ کی پاکستان تشریف آوری سے جہاں

بے شمار اہلِ ایمان کو راحت قلبی اورانتہائی محبت حاصل ہوئی وہاں کئی راز سربستہ بھی آشکار ہوئے۔کھلی آنکھوں سے دیکھنے والوں نے دیکھ کر اور کانوں سے روئی نکال کر سننے والوں نے امام حرم کی زبان سے سن لیا۔امامِ حرم نے نماز فرض ادا کرتے ہوئے ہاتھ سینہ پر رکھنے کی بجائے ناف پر رکھ کر اپنے حنبلی مذہب کی ترجمانی کی...... اور ۳ جون ۲۰۰۷ پنجاب ہاؤس اسلام آباد خطبہ میں ائمہ کرامؒ کی تقلید پر جو کچھ فرمایا وہ ہر صاحب فراست کے لیے درس عبرت ہے......مگر افسوس کہ ضدی اور ہٹ دھرم غیر مقلدین نے امام کعبہ کی نصیحت کوتو کیا قبول کرنا تھا الٹا دھوکے بازی اوردین کے نام پر دجل بازاری کو گرم کرتے ہوئے امام حرم پرایسا بدترین الزام عائد کیا جس کا شیخ سدیس کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہوگا۔

امامِ حرم پر غیر مقلدین کے الزامات

چنانچہ تقیہ بازی کے سابقہ ریکارڈ توڑتے ہوئے امام حرم پر بلکہ تمام ائمہ حرمین پر یہ الزام عائد کیا کہ وہ کسی خاص مسلک یا فقہی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔گویا وہ پاک وہند کے غیر مقلدین کی طرح لا مذہب ہیں۔ جماعۃ الدعوۃ کے ترجمان ہفت روزہ اخبار "غزوہ" جلد نمبر۶۔۱۶ تا ۲۰ جمادی الاولی ۱۴۲۸ھ آخری رنگین صفحہ پر محمد بن صالح مغل کا مضمون "امام کعبہ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس" حالات وزندگی پر ایک نظر تحریر کیا، جس میں اوپر گذرے الزامات ہیں......

نظر کے سامنے ہیں گلشنِ عالم کی تاریخیں
وہیں بجلی گری ہے جس گلستاں پر بہار آئی

"غزوہ" کی وہ عبارتیں سامنے رکھ کر ذرا آپ امام حرم شیخ السدیس صاحب ہی کا بیان جوانہوں نے ۳ جون پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کیا جس کو قلم کاروں نے قلم بند کیا اورآڈیو اور وڈیو ریکارڈنگ ہوئی۔جس کی سی ڈیز عام میسر ہیں ذرا کچھ باتیں......ملاحظہ ہوں......

زخموں سے بدن گلزار سہی، پر اُن کے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

خطاب امام کعبہ (پنجاب ہاؤس)

""ائمہ مجتہدین کا تذکرہ فرماتے ہوئے انہوں نے فرمایا "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ یہ تمام حضرات کتاب وسنت کے اتباع

کرنے والے تھے اور تمام مسلمانوں پر ان کا ادب و احترام لازم ہے۔ اوران کی رہنمائی میں قرآن وسنت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ امام کعبہ نے اپنے خطبہ میں أئمہ کرام کی توہین و تحقیر کرنے والے اوران کا تذکرہ بے ادبی سے کرنے والوں کو جاہل، بے قوف اور کم عقل قرار دیتے ہوئے اپنی روش سے باز رہنے کی تلقین کی۔

امام کعبہ نے فرمایا۔ اجتہادی اختلافات برحق ہیں

امام کعبہ نے اجتہادی اختلافات کو برحق قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح کے اجتہادی اختلافات پر نبی ﷺ نے کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں حوالہ دیا کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں صحابہ کرامؓ ایک ہی مسئلہ کے مختلف فقہی پہلوؤں پر بیک وقت عمل کرتے تھے۔ ''بنو قریظہ'' کے ساتھ جنگ کے لیے جاتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ جلدی وہاں پہنچو اور عصر کی نماز وہیں ادا کرو......

''بس بعض صحابہ کرامؓ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تاخیر ہونے کے باوجود بنو قریظہ میں پہنچ کر نماز ادا کی جبکہ بعض نے راستہ میں قضاء ہوجانے کے خوف سے وہاں پہنچنے سے پہلے ادا کرلی۔''

یہ مسئلہ بارگاہ نبوت میں پیش ہوا تو آپ ﷺ نے کسی کو بھی کچھ نہ فرمایا بلکہ دونوں کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ ''مجتہد بھی جب اجتہاد کرتا ہے اگر اس کا اجتہاد درست ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دو اجر اور اگر خدانخواستہ درست نہ ہو تو ایک اجر ضروری عطا فرماتے ہیں......

وہ ہر حال میں ماجور ہے کسی طور پر بھی مطعون نہیں۔ أئمہ مجتہدین نے مسائل میں قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد کیا اور پوری اُمت مسلمہ ہر دور میں أئمہ اربعہ کی تقلید میں قرآن سنت پر عمل پیرا رہی ہے۔ اور آج بھی عمل کر رہی ہے لہٰذا أئمہ کرام کی گستاخی اور بے ادبی سے اجتناب ضروری ہے اور انکی بے ادبی ہلاکت، تباہی اور بربادی دینوی و اخروی خسران کا موجب ہے۔ امام کعبہ نے مشہور مورخ ابن عساکر کا قول بھی پیش کرکے اشارہ کیا کہ أئمہ مجتہدین کی گستاخی کرنے والا سوء خاتمہ کا شکار ہوجاتا ہے۔'' (قافلہ حق۔ ج اشارہ نمبر۳ صفحہ نمبر۶۔۷)

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے ''بزرگوں'' کی نظر سے پیدا

غیر مقلدین کی دیدہ دلیری دیکھیں......

قارئین کرام ذرا غور کریں: کہ غیر مقلدین کس طرح دیدہ دلیری سے دھوکہ وفریب میں عوام الناس کو مبتلا کرتے ہیں۔ خود سوچیں کہ ان پر کہاں تک اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ غیر مقلدین کا أئمہ حرمین کو لامذہب قرار دینا بدترین جھوٹ ہے۔ سچ یہ ہے کہ سعودی عرب کا سرکاری مذہب ''حنبلی'' ہے۔ اور أئمہ حرمین فروعات میں امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید کرتے ہیں آج تک کسی امام حرم نے أئمہ اربعہ کی تقلید کرنے کو نہ حرام قرار دیا اور نہ ہی کسی کی تقلید کو ترک کیا۔ جبکہ غیر مقلدین أئمہ اربعہؒ میں سے کسی کی بھی تقلید کرنے کو شرک قرار دیتے ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ أئمہ حرمین چونکہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں لہٰذا وہ ''مشرک'' ہیں۔

بے روک ہیں ان فتویٰ فروشوں کی زبانیں
اسلاف کی توہین پہ کرتے ہیں گذارا

بناسپتی مجتہدوں سے کچھ اور سوالات

غیر مقلدوں سے قربانی کے متعلق حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ علیہ کے کچھ سوالات۔

اہلِ حدیث حضرات کا دعویٰ ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کی بات کو دین میں حجت نہیں سمجھتے۔ اس لئے گزارش ہے کہ وہ قربانی کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب صرف قرآن پاک کی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے دیں، کسی امتی کا قول نقل کرکے مشرک نہ بنیں۔ اپنے قیاسات لکھ کر شیطان نہ بنیں، بے سند باتیں لکھ کے بے دین نہ بنیں اور جواب سے سکوت کرکے گونگے شیطان نہ بنیں۔

(۱) قربانی فرض ہے یا واجب یا سنت یا نفل؟ صریح حکم قرآن حدیث سے تحریر کریں۔

(۲) اگر نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ نفل تو یہ تحریر فرمائیں کہ جن أئمہ فقہاء یا أئمہ محدثین نے اس کو واجب یا سنت وغیرہ کہا ہے وہ قرآن وحدیث کے مطابق کافر ہیں یا فاسق یا بدعتی۔

(۳) قربانی کرنے والے شخص میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ صریح آیت یا حدیث پیش فرمائیں؟

(۴) قربانی کے ضروری ہونے کے لئے کتنا نصاب ہونا ضروری ہے؟

(۵) زمین، مکان، دکان، بس، ٹرک وغیرہ کی قیمت سے نصاب کا حساب ہوگا یا آمدن سے؟

(۶) ضرورت کے کون کون سے سامان ہیں جن کا حساب نصاب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(۷) جو مسلمان وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے اس کو کتنا گناہ ہے اس گناہ کی حد کتنے کوڑے ہیں۔

(۸) جو بکری، گائے وغیرہ چار، چھے، آٹھ دانت والی ہو ان کی قربانی کس حدیث کے مطابق جائز ہے۔

(۹) جزعیہ کا کیا معنی ہے جو دو دانت والا نہ ہو خواہ ایک دن یا ایک ہفتہ کا یا ایک ماہ کا ہو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(۱۰) بھینس کا گوشت، دودھ، گھی، مکھن، دہی، لسی آپ ﷺ نے استعمال فرمائی یا حکم دیا۔

(۱۱) آنحضرت ﷺ نے کبھی بھینس، ہرن، گھوڑے کی قربانی کی تھی یا نہیں؟

(۱۲) بھینس، گائے میں قربانی کے کتنے حصے ہوسکتے ہیں؟ ان میں کوئی مرزائی حصہ ڈالے تو اہل حدیث کی قربانی پر اثر پڑے گا یا نہیں؟

(۱۳) ایک گائے یا بھینس میں سات شخص شریک ہوئے ایک اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، مرزائی، شیعہ نے مل کر قربانی کردی قربانی ہوگی یا نہیں؟

(۱۴) ایک آدمی ۲۰ نصابوں کا مالک ہے وہ ایک ہی قربانی کرے یا بیس (20)؟

(۱۵) ہاتھی، خچر، گھوڑے کی قربانی میں کتنے حصے ہوسکتے ہیں؟

(۱۶) بجو، گوہ، کرلا، مینڈک، مرغ، مچھلی کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ صریح حدیث سے جواب دیں۔

(۱۷) مرغی، بطخ، چڑیا، کچھوے کے انڈے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۸) زید فوت ہوگیا اس نے بیوی لڑکا اور گائے چھوڑی دونوں نے اس کی قربانی کردی

جائز ہے یا نہیں؟

(۱۹) قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کرنا چاہیے یا اندازے سے بھی جائز ہے؟ حدیث میں کیا حکم ہے؟

(۲۰) قربانی کا گوشت کسی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، بریلوی کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲۱) قربانی کی گائے میں عقیقہ یا نذر کا حصہ شامل کرنا حدیث میں منع ہے یا جائز؟

(۲۲) قربانی کے جانور میں جماعت المسلمین یا قادیانی کا حصہ شامل کرنا حدیث کی رُو سے جائز ہے یا نہیں؟

(۲۳) قربانی کا جانور کسی جماعت المسلمین والے سے ذبح کرانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲۴) قربانی کا جانور کوئی کافر بغیر بسم اللہ کہے ذبح کردے تو قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(۲۵) قربانی کی بجائے اس کی قیمت اپنے احباب میں تقسیم کردے تو قربانی کا ثواب مل جائے گا کہ نہیں؟

(۲۶) اہلحدیث نے حنفی کے پیچھے نماز پڑھ کر قربانی کر لی یہ قربانی جائز ہے یا نہیں؟

(۲۷) نماز عید پڑھ کر قربانیاں کرلیں بعد میں پتہ چلا کہ عید نماز کا امام بے وضو یا بے غسل تھا تو قربانیاں ہونگی یا دوبارہ کرنا پڑینگی؟

(۲۸) ایک شخص نے سرے سے عید کی نماز ہی نہیں پڑھی لوگوں کے ساتھ قربانی کر لی قربانی ہوگئی یا نہیں؟

(۲۹) ذبح میں کتنی رگیں کاٹنا شرط ہیں ان کی تعداد اور نام صحیح حدیث سے بیان فرمائیں؟

(۳۰) گائے کو قربانی کے لئے لٹانے لگے وہ ذبح سے پہلے لنگڑی ہوگئی یا کانی ہوگئی اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

(۳۱) قربانی کی کھال یا قربانی کا گوشت امام مسجد کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳۲) قربانی کی کھال قصائی کو اُجرت میں دے دی اب تلافی کی کیا صورت ہے؟

(۳۳) آنحضرت ﷺ قربانی عیدگاہ میں کیا کرتے تھے یا گھر یا گلی میں؟

(۳۴) آج کل لوگ گھر یا گلی میں قربانی کرتے ہیں اس کے جواز کی کوئی صریح حدیث تحریر فرمائیں؟

(۳۵) آج کے غیر مقلد چوتھے دن قربانی کرنے کو زیادہ ثواب سمجھتے ہیں کیا کبھی آنحضرت ﷺ نے بھی زیادتی ثواب کی نیت سے چوتھے دن قربانی کی تھی؟

(۳۶) جو صحابہ تین دن قربانی کے قائل تھے وہ خلاف حدیث اپنی رائے پر جمے رہے یا ان کے پاس بھی کوئی صحیح حدیث تھی؟

(۳۷) رات کو قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳۸) قربانی کے دن گزر گئے، اب اس کی تلافی کی حدیث میں کیا صورت ہے؟

(۳۹) قربانی کا جانور گم ہوگیا۔ دوسرا خریدا پھر پہلا بھی مل گیا۔ اب دونوں کی قربانی کرے یا کسی ایک کی؟

(مجموعہ رسائل جلد:1 ص:313-310)

مانو یا نہ مانو۔ تیری مرضی

اللہ تعالیٰ نے جس کو قبول کرنے والا دل دیا ہے وہ تو ضرور غور کرے گا۔ اور جس نے ہماری صدا محض ضد کی وجہ سے نظر انداز کر دینی ہے اس کے لئے دفتروں کے دفتر بھی کسی کام کے نہیں ہیں۔

زندگی پر اس سے بڑھ کر طنز کیا ہوگا ''فیصل''
اس کا یہ کہنا کہ تو انجینئر ہے عالم تو نہیں

''غدر۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ظالم برطانیہ ہندوستان پر قابض ہوگیا۔ انگریز نے ہندوستان پر قابض ہوتے ہی مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مذہبی آزادی کا بھیانک نعرہ لگایا۔ جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور انگریز کی پالیسی (Devide & Rule) ''لڑاؤ حکومت کرو'' کامیاب ہوئی۔ اس مذہبی آزادی کا نام سنتے ہی نفس اور خواہش کے غلام اور ابلیس کے آلہ کاروں نے سر اُٹھایا کسی نے دین میں افراط کیا اور کسی نے تفریط۔ یہاں تک کہ غلام احمد قادیانی لعین نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ انہی گمراہ فرقوں میں ایک غیر مقلدیت کا فتنہ ہے جو کہ ۱۸۸۶ء میں ایک جماعت بن کر اُبھرا۔

دیکھنے والے ہوش میں رہنا سب دھوکا ہی دھوکا ہے
ملبوس بڑے بدصورت ہیں، لباس بڑے بھڑکیلے ہیں

انوکھی لگام......!! (Only for Non-Muqallid)

خطیب بابری مسجد مل، شریف سٹی رائے ونڈ، مولانا محمد یونس صاحب نے ایک بہت ہی عمدہ پمفلٹ ''لوہے کی لگام فرقہ اہل حدیث کے لیے'' تحریر کیا جس میں بہت سارے سوالات لکھیں ہیں جن میں سے میں نے صرف 9 سوالات اپنی تحریر میں شامل کیے ہیں۔

تجھے دکھاؤں گا وہ زخم جو لگے دل پہ
عزیز جاں! کچھ آساں نہیں وفا کرنا

فرقہ غیر مقلد کا نعرہ ہے کہ ہمارے فرقہ میں مسئلہ امتیوں کے قول اور رائے کی بجائے خالص قرآن اور حدیث سے بتایا جاتا ہے (اسی لیے یہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ فقہ سے انکار اس لیے کہ یہ امتیوں کے اقوال و آراء ہیں۔ راقم الحروف عرض کرتا ہے حدیث بھی تو امتیوں کی جمع کردہ ہے اس میں ضعیف، شاذ، منکر وغیرہ سب امتیوں کی آراء ہیں۔ اس لیے چاہیے تھا کہ ''اہلِ قرآن'' بنتے کیونکہ اس کی تدوین میں کوئی شک نہیں تاکہ نسبت بھی اونچی ہوتی اور نام بھی اونچا ہوتا) اہل سنت احباب کو اس مغالطہ سے بچانے کے لیے ہم نے فرقہ اہلِ حدیث سے یہ چند سوالات عرض کیے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اہل حدیث واقعی مسئلہ قرآن و حدیث سے بتاتے ہیں یا قرآن و حدیث کا نام لے کر اہل سنت کو خالصۃً فریب دیتے ہیں۔

کیوں نامِ حدیث پہ دیتے ہیں یہ اہل حدیث ہم کو دھوکا
ہم کب تک آخر صبر کریں، ان پر بھی شرافت لازم ہے

سوال نمبر۱: لا اله الا الله محمد رسول الله یہ کلمہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو اسی ترتیب کے ساتھ ''دونوں جزیں اکٹھی انہی لفظوں کے ساتھ قرآن مجید یا کتب احادیث میں دکھا دیں یاد رہے کہ یہ بات عقائد سے ہے عقیدہ کے باب میں دلیل قطعی چاہیے۔ اپنے دعویٰ کے مطابق کلمہ ایمان کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں......؟

سوال نمبر۲: حدیث کی تعریف امتیوں نے یہ کی ہے ''حضور ﷺ کا قول و فعل اور تقریر

آپ ﷺ کے سامنے کسی نے کام کیا آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا کیا آپ کو اس تعریف سے اتفاق ہے؟ اگر اتفاق ہے تو یہ تقلید ہے۔ کیا یہ تعریف قرآن میں آئی ہے یا حدیث میں؟ صراحت سے بیان کریں۔ یا تو مانو کہ تقلید کر کے بھی تقلید سے دشمنی کرتے ہیں۔

سوال نمبر۳: کیا کسی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اہلِ حدیث تھے؟ محمدی تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی جماعت کا نام اہلِ حدیث یا محمدی جماعت رکھا؟ کیا فرنگی دور حکومت سے قبل کسی محدث، کسی فقیہ یا کسی مفسر نے اپنا لقب محمدی رکھا ہو؟ یا اپنے آپ کو مروجہ اہل حدیث کہلوایا ہو؟ یعنی وہ غیر مقلد اہلِ حدیث ہو؟

سوال نمبر۴: کتبِ احادیث میں کسی ایک کتاب کے مصنف کا نام لکھیں جو غیر مقلد ہو؟ اور اس نے غیر مقلدین سے ہی روایت کی ہو۔ مقلدین کی روایت ٹھکرا دی ہو؟ کسی ایک حدیث کے راوی ہی بیان فرما دیں جو تمام غیر مقلد اہلِ حدیث ہوں؟

سوال نمبر۵: (اللہ نہ کرے) اگر پاکستان اور سعودیہ میں اہلِ حدیثوں کی حکومت قائم ہو جائے تو وہ حنفیوں اور حنبلیوں سے زکوۃ وصول کریں گے یا جزیہ؟

سوال نمبر۶: پہلے ذکر ہو چکا کہ اہلِ حدیث اپنا ایمان قرآن و حدیث سے ثابت کریں؟ انشاء اللہ وہ تو ثابت نہیں کر سکتے۔ اب عرض ہے جو نماز اہل حدیث پڑھتے ہیں بعینہٖ اسی صورت پر قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ مقتدی تکبیر تحریمہ آہستہ اور منفرد بھی آہستہ کہے، ثناء صرف سبحانک اللھم ہی ہے، ثناء کی جگہ فاتحہ پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہوا یا نہیں؟ نماز جنازہ کی ایک یا دو تکبیر رہ گئی ہو تو کیا حکم ہے؟ وغیرہ۔

سوال نمبر۷: رسولِ اکرم ﷺ کا روضہ پاک بدعت ہے یا نہیں؟ نیز مدینہ منورہ پر اہلحدیثوں کا قبضہ ہو جائے تو کیا وہ روضۂ رسول ﷺ حفاظت کریں گے یا گرائیں گے؟

سوال نمبر۸: اہلِ حدیث حضرات کے یہاں محدثین کی تقلید کی جاتی ہے اور فقہاء کی حرام کہی جاتی ہے۔ کیا قرآن میں آیا ہے یا حدیث میں ہے کہ محدثین معصوم ہیں اور فقہاء سے غلطی ہو سکتی ہیں؟ کیا جس حدیث کو محدثین نے صحیح کہہ دیا وہ واقعی صحیح ہے۔ کیا قرآن و حدیث میں ایسی کوئی صراحت موجود ہے؟

سوال نمبر۹: کیا صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں یا نہیں؟ جو صحابہ کرامؓ بغیر رفع الیدین کے نماز پڑھتے

تھے اور تراویح بیس رکعات پڑھتے تھے۔ آمین بالجہر کے قائل نہیں تھے۔ ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

عجب اُلجھن میں ہے درزی جو کف ٹانکہ تو چاک اُدھڑا
ادھر ٹانکہ ادھر ادھڑا۔ ادھڑ ٹانکہ ادھر ادھڑا

میرا تحقیق سے تقلید تک کا سفر تقریباً مکمل ہو چکا تھا کہ اسی دوران میری نظر حضرت اوکاڑویؒ کے سندھ کے سفر کی کارگزاری پر پڑی میں نے سوچا یہ بھی آپ سے share کرتا چلوں۔ ملاحظہ ہو

مناظرِ اسلام وکیل احناف امین ملت حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ کا 1990ء کی دہائی میں کیا ہوا۔

سفرِ سندھ

(اُن کی اپنی زبانی)

کچھ سال پہلے، پہلی دفعہ سندھ میں جانا ہوا۔ ماتلی ضلع بدین میں مسئلہ قرآت خلف الامام پر درس دیا۔ علاقہ بھر کے غیر مقلدین میں کھلبلی مچ گئی کیونکہ اس فرقہ کی عجیب نفسیات ہے کہ خود تو ساری دنیا کو بے نماز کہنا اپنا حق سمجھتے ہیں لیکن فریق ثانی کو اپنی صفائی پیش کرنے کا بھی حق نہیں دیتے۔ میں نے جب درس میں واضح کیا کہ مسئلہ قرآت خلف الامام میں اہلسنت والجماعت حنفی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر عامل ہیں ان کے بارہ میں یہ پروپیگنڈہ کرنا کہ وہ قرآن اور حدیث کے خلاف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی جسارت بھی ہے۔ اس میں ایک طرف تو سیدنا امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق انتہائی بدگمانی ہے کہ معاذ اللہ قرآن وحدیث کے مخالف فتوے دیتے تھے اور دوسری جمہور اہل اسلام کے بارہ میں بدگمانی ہے کہ صدیوں سے جمہور اہل اسلام قرآن وحدیث کو چھوڑ کر امام صاحب کے فتوں پر عامل ہیں۔ حالانکہ جس طرح نماز باجماعت میں مقتدی امام کی رہنمائی اور تابعداری میں خدا تعالیٰ کی ہی عبادت

کرتا ہے بالکل اسی طرح مقلد کہتے ہیں اس میں جو امام کی رہنمائی میں اللہ و رسول ﷺ کی
اطاعت کرتا ہے۔ جیسے یہ کہنا بہت بڑی حماقت ہے کہ مقتدی اللہ تعالیٰ کی بجائے اپنے امام کو
سجدہ کرتے ہیں اسی طرح یہ بھی بڑی جہالت ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مقلدین اور رسول ﷺ
کی بجائے امام کی ذاتی آرا کی اطاعت کرتے ہیں۔

شیخ العرب والعجم کے ساتھ مناظرہ:۔

چونکہ میرے درس سے ان کے جھوٹے پروپیگنڈہ کی قلعی کھل گئی اسی لئے غیر
مقلدین آگئے کہ آپ کو مناظرہ کرنا ہوگا۔ میرے پاس نہ کوئی کتاب تھی نہ رسالہ۔ خیر میں نے
پوچھا کہ آپ کی طرف سے مناظر کون ہوگا؟ انہوں نے کہا شیخ العرب والعجم امام المناظرین
سید پیر بدیع الدین شاہ راشدی پیر جھنڈا صاحب اور ساتھ ہی کہا کہ ان سے عرب اور عجم کے
علماء ڈرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر سندھ میں پہلا مناظر پیر صاحب سے ہوجائے تو یہ
پہلا مناظرہ بھی ہوگا اور آخری بھی کیونکہ جب اہل سندھ کو اپنے شیخ العرب والعجم کے دلائل کی
کمزوری معلوم ہوجائے گی تو پھر اور کسی میں جرات نہ رہے گی۔ چنانچہ ایک گوٹھ میں مناظرہ
ہوا۔ چار موضوع تھے۔

۱۔تقلید،۲۔قرآت خلف الامام،۳۔آمین،۴۔رفع یدین

مناظرہ سے قبل شرائط مناظرہ پر بات ہوئی۔ پیر صاحب میں نے عرض کیا کہ آپ
استدلال میں قرآن اور حدیث سے باہر نہیں نکلیں گے کیونکہ قرآن وحدیث سے باہر نکلنے کے
بعد آپ اہل الرائے بن جائیں گے کیونکہ یا تو آپ اپنی رائے پیش کریں گے یا کسی امتی کی
رائے کی تقلید کریں گے جو اہل حدیث کے منشور کے خلاف ہے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ
میں الزامی طور پر فقہ حنفی کی عبارات بھی پیش کروں گا۔ میں نے کہا حضرت آپ تو شیخ العرب
والعجم ہیں آپ کو اتنا تو علم ہونا چاہیے کہ مناظرہ کا مقصد اظہار صواب ہوتا ہے نہ کہ (الزام
خصم۔ الزام خصم تو مجادلہ کا موضوع ہے اور مجادلہ اہل باطل کا شیوہ رہا ہے لیکن پیر صاحب
اپنی بات پر ضد کر بیٹھے۔ پھر میں نے لکھا کہ غیر مقلد مناظر مسئلہ کے تحقیقی دلائل تو صرف
قرآن حدیث سے پیش کرے گا ہاں تحقیقی دلائل سے خالی ہونے پر بطور الزام فقہ حنفی کا معمول
بہ اور مفتیٰ بہ قول پیش کر سکے گا اور مجھے بھی حق ہوگا کہ میں غیر مقلدین کی عبارات بطور الزام

پیش کروں خواہ وہ کسی قسم کا غیر مقلد ہو یعنی امام صاحب کی تقلید سے نکل کر وہ مرزائی بن گیا
ہو یا منکر حدیث بن گیا ہو یا منکر فقہ بن گیا ہو، ہر غیر مقلد کے قول کا میں بطور الزام پیش
کروں گا۔ اس پر پیر صاحب بہت سٹ پٹائے۔ اس پر شور کرنے لگے کہ مفتیٰ بہ اور معمول بہ
کا لفظ کاٹو۔ میں نے کہا کہ آپ نے جو حدیث کے ساتھ صحیح کا لفظ لکھا ہے وہ کاٹ دیں میں
مفتیٰ بہ کا لفظ کاٹ دوں گا۔ پیر صاحب نے فرمایا میں صحیح کا لفظ کیوں کاٹوں؟ میں نے کہا
پھر میں مفتیٰ بہ کا لفظ کیوں کاٹوں؟ صحیح اور مفتیٰ بہ پر بحث چند پروفیسر کھڑے ہوئے اور مجھ
سے پوچھنے لگے کہ صحیح کا معنیٰ تو ہمیں معلوم ہے مگر مفتیٰ بہ کا معنیٰ ہمیں معلوم نہیں آپ اس کا
معنیٰ بتائیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ آپ غلط ضد کر رہے ہیں یا ہمارے پیر صاحب۔ میں نے کہا
کہ مفتیٰ مضبوط جوان کو کہتے ہیں پیر صاحب کہتے ہیں کہ فقہ کی عبارتیں مناظرہ میں پیش
کروں گا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ فقہ کی مضبوط اور پکی پکی عبارتیں پیش کریں جن پر احناف کا
ہر جگہ عمل ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں فقہ کی کتابوں سے بالکل کمزور اور کچی کچی عبارتیں پیش
کروں گا جن پر احناف کا عمل ہی نہیں ہے تو ان لوگوں نے پیر صاحب سے کہا کہ آپ کی ضد
بالکل ناجائز ہے آپ کیوں متروک اور کچی باتیں پیش کریں گے؟ آپ کو مضبوط اور معمول بہا
حوالے دینے ہوں گے۔ اس پر پیر صاحب بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر بالترتیب تین مسائل پر
مناظرہ ہوا۔ تقلید قرأت خلف الامام اور آمین پر۔

اور پیر صاحبان نے مناظرہ سے توبہ کر لی:۔

ہر مسئلہ کے لئے دو دو گھنٹے کا وقت مقرر تھا۔ اس مناظرہ کا کیا اثر ہوا کہ پیر
صاحب نے مرتے دم تک مناظرہ کرنے سے توبہ کر لی۔ اب تو زمین جنبد نہ جنبد گل محمد والا
معاملہ ہے۔ مناظرہ کا سن کر اُن پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔ اس کے دوسال بعد لاڑکانہ میں
رفع یدین پر مناظرہ ہوا۔ سب غیر مقلدین علماء نے منت سماجت کی کہ پیر صاحب مناظرہ
کے لئے چلیں مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا تو پیر بدیع الدین کے بڑے بھائی پیر محب اللہ
شاہ صاحب آئے مگر ان میں بھی مناظرہ کی ہمت نہ ہوئی وہ بھی مسعودی فرقہ کے اللہ بخش کو
مناظرہ کے لئے ساتھ لائے جو خود سب اہل حدیثوں کو غیر مسلم اور فرقہ پرست کہتا تھا۔ میرا
ان سے ایک ہی مطالبہ تھا کہ آپ لوگوں کا عمل سب کے سامنے ہے کہ آپ لوگ چار رکعت

میں اٹھارہ جگہ پر رفع یدین نہیں کرتے اور دس جگہ کرتے ہیں۔ یہ آپ کا ہمیشہ کا عمل ہے اور آپ کہتے ہیں کہ جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ آپ صرف ایک، صرف ایک اور صرف ایک صحیح حدیث پیش کردیں اس میں یہ چاروں باتیں صراحتہ موجود ہوں۔ اٹھارہ جگہ رفع یدین کی نفی، دس جگہ کا اثبات، ہمیشہ کا لفظ اور جو اسی طرح رفع یدین نہ کرے اس کی نماز باطل۔ میں باوضو ہوں اسی وقت چار نفل رفع یدین سے پڑھوں گا اور ہمیشہ کے لئے زندگی بھر اس مسئلہ پر عمل کروں گا اور اس کی تبلیغ بھی کروں گا مگر وہ ایسی کوئی حدیث پیش نہ کر سکے اور الحمد اللہ مناظرہ کا اثر اہل حق کے حق میں ہی رہا۔ اس مناظرہ کے بعد پیر محبت اللہ شاہ نے بھی مناظرہ سے ایسی توبہ کی کہ موت تک پھر مناظرہ کا نام نہ لیا۔

جب پیر صاحب نے مناظرہ سے انکار کیا تو پنجاب سے مناظر بلوایا:۔

اب کئی سالوں کے بعد غیر مقلدین کی باسی کڑھی میں پھر ابال اٹھا۔ لاڑکانہ میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب اور مشتاق احمد جتوئی صاحب سے مناظرہ طے کرلیا اور ۲۲ اکتوبر ۹۵ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ غیر مقلدین نے مناظرہ تو مقرر کرلیا لیکن پیر بدیع الدین نے مناظرہ کرنے سے انکار کردیا۔ وہ بیچارے بہت دوڑے بھاگے مگر کسی نے حامی نہ بھری۔ آخر انہوں نے سندھ سے مایوس ہوکر پنجاب کا رخ کیا اور طالب زیدی کو مناظرہ کے لئے رضا مند کیا۔ طالب زیدی اور پیر بدیع الدین دونوں ایک دوسرے کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن ان کی نہ نماز آپس میں ملتی ہے نہ حرام حلال کے مسائل ملتے ہیں۔ پیر صاحب رکوع دے اُٹھ کر قومہ میں بھی سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں جبکہ طالب۔۔۔قومہ میں ہاتھ باندھنے کو غلط کہتا ہے۔ پیر صاحب تعویذ لکھنے کو شرک اور اس پر اجرت لینے کو حرام کہتے ہیں۔ اس پر ان کا مستقل رسالہ ہے جبکہ طالب زیدی نے تعویذ کے جواز پر رسالہ لکھا ہے۔

مناظرہ سے خائف ہوکر اہلِ بدعت کی شاگردی میں آگئے:۔

طالب زیدی سے پہلے ہارون آباد میں مناظرہ ہوا۔ اس نے کہا تھا کہ اہل حدیث جو نماز پڑھتے ہیں ان کے مکمل احکام اور ترتیب احادیث صحیحہ غیر معارضہ سے ثابت کروں گا مگر وہاں نتیجہ صفر رہا۔ اہلسنت والجماعت نے ''مناظرہ ہارون آباد'' کے نام سے مکمل مناظرہ شائع کردیا۔ مناظرہ میں یہ اپنی نما کے بارہ میں سوالات کا جواب حدیث سے نہ دے سکا۔ کتاب

چھپنے کے بعد کئی جگہ پر احباب نے اس کو کتاب بھیجی کہ تم نے اپنی نماز کا ثبوت نہ دے کر سب اہل حدیثوں کی جو ناک کٹوائی ہے آپ ہی اسی کا جواب لکھ کر شائع کریں تا کہ اس عالمگیر رسوائی سے ہم بچ سکیں مگر وہ آج تک ان کا جواب شائع نہ کرسکا۔ اس مناظرہ سے یہ اتنا خائف ہوا کہ اہل بدعت کی شاگردی اختیار کرلی اور ان لوگوں نے جو اعتراضات اہلسنت پر کئے تھے ان سب کو جمع کر کے کسی سے اس کا عربی ترجمہ کروایا اور عرب میں اس کو شائع کروایا، اس کا نام الدیوبندیہ رکھا۔ وہاں سلفی کہلانے والوں نے اس کتاب کو خوب تقسیم کرایا۔ سعودی عرب میں سیمینار انصار السنہ اور سلفی......اس کی اشاعت میں پیش پیش تھے مگر سعودی عرب کے ذمہ دار علماء نے ان کے خلاف ایک سیمینار کا اہتمام کیا چنانچہ روزنامہ اردو نیوز جدہ ۱۸ ستمبر ۹۵ء میں اس سیمینار کی کاروائی شائع ہوئی۔ ریاض (نیوز ڈیسک سعودی عرب کے ممتاز علماء دین نے انصار السنہ، سلفی کی سرگرمیوں سے خبردار کیا کیونکہ یہ امت مسلمہ کے عقائد وفکر وعمل پر غلط اثرات ڈال رہی ہیں۔ مقامی عربی روزنامہ کے مطابق ریاض کی معروف جامع مسجد میں ہونے والے ایک مذہبی سیمینار کے شرکاء نے بتایا کہ بظاہر اسلامی نام رکھنے والی ان جماعتوں سے امت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین، شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ اور شیخ عبدالعزیز عبداللہ آل شیخ نے زور دے کر کہا کہ فرزندان اسلام اپنے عقائد اور اپنی جماعت کے پابند رہیں کہ اسی میں ان کی فلاح وبہبود مضمر ہے۔ شیخ جبرین نے مذکورہ جماعتوں کے قائدین سے کہا کہ وہ اس قسم کے نام رکھنے سے گریز کریں کیونکہ اس سے بلاوجہ یہ غلط تاثر پیدا ہوتا ہے کہ بس وہی قرآن وسنت اور توحید ودعوت کے علمبردار ہیں۔

ایسے مناظر نے کیا مناظرہ خاک کرنا تھا:۔

یہ جدہ کے اردو اخبار کی عبارت ہے جس میں سعودی علماء نے سلفی اور انصار السنہ ناموں کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ طالب زیدی کا علم یہ ہے کہ اس نے کتاب التحقیق فی مسئلہ رفع الیدین لکھی ہے اس میں قرآن کی آیت لکھتا ہے: قوموا اللہ کانتین ص ۲۲۱، ایک جگہ لکھتا ہے: یالیت قومی یعقلون ص ۱۵۵ ابن الھمام کو ابن حمام ص ۴۱، ابوبکر بن الجصاص کو ابوبکر الحساس ص ۲۳۲، امام سفیان کو امام سفوان ص ۱۸۱، محمد بن حجادہ کو ھمام بن حجادہ ص ۲۱۳، دوسری جگہ ہمام کو ہمامہ ص ۲۱۳، فتح المغیث کے مصنف کا نام علامہ ہمدانی لکھتا ہے ص ۲۴۳، ایسے مناظر

نے مناظرہ کیا خاک کرنا تھا۔

شرائط:۔

جب ہم نے تحریری طور پر لکھ بھیجا کہ آپ کے ہاں دلیل صرف قرآن و حدیث ہے۔آپ پر لازم ہوگا کہ اپنے دعویٰ کی پابندی کریں کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کوئی بات نہ کریں۔جس وقت بھی آپ نے کسی امتی کا قول پیش کیا آپ کو مناظرہ سے روک دیا جائے گا کیونکہ آپ اہل حدیث نہیں رہیں گے بلکہ اہل الرائے بن جائیں گے۔چونکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک حدیث کو بھی صحیح یا ضعیف نہیں فرمایا اس لئے آپ کو نہ کسی حدیث کو صحیح کہنے کا حق ہوگا نہ ضعیف کہنے کا۔اگر آپ کی رائے یا کسی امتی کی رائے سے کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہیں گے تو آپ اہل الرائے ہوں گے۔اس پر طالب زیدی ایسا بوکھلایا کہ تحریر لکھ بھیجا کہ یہ بکواس ہے۔اب غور فرمائیں قرآن و حدیث کی پابندی کو اس نے بکواس کہہ کر قرآن و حدیث کی کتنی توہین کی اور اس مطالبہ کو کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف اپنی مسلمہ دلیل سے ثابت کرنا، اس کو بکواس کہہ کر دلیل سے انحراف اور مناظرہ سے فرار کو کیسے اختیار کیا۔

ہمارے ہاں مجتہد کا استدلال صحتِ حدیث کی دلیل ہے:۔

ہاں ہمارے ہاں دلائل چار ہیں اگرچہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے کسی حدیث کو صحیح ضعیف نہیں فرمایا لیکن اگر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے کسی حدیث کو قبول کر لیا تو وہ بدلیل اجماع ہمارے نزدیک صحیح ہوگی جیسے رکوع میں ملنے والی کی رکعت ہوجاتی ہے اس مسئلہ کو چاروں اماموں نے قبول فرمالیا اور اگر کسی حدیث کو چاروں اماموں نے بالاتفاق چھوڑ دیا تو یہ اجماعاً اس حدیث کے متروک و معلول ہونے کی دلیل ہے۔جیسے ایک حدیث میں ہے کہ فجر کی نماز سے فراغت پر آپ ﷺ نے فرمایا جب میں جہر قرآت کروں تو میرے پیچھے پڑھ نہ پڑھنا مگر فاتحہ، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔اب چاروں ائمہ نے بالاتفاق اس حدیث کو چھوڑ دیا کیونکہ کسی ایک امام نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص جہری نماز میں امام کے پیچھے قرآت نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔اسی طرح دو رکعتوں سے اٹھ کر تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنا، اس حدیث کو چاروں اماموں نے بالاتفاق چھوڑ دیا۔اسی طرح ترمذی شریف اور نووی شرح مسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو چاروں اماموں

میں سے کسی نے بھی قبول نہیں کیا۔ایسی احادیث ہمارے ہاں اجماعاً متروک ہیں۔ہاں جن احادیث میں ائمہ اربعہ میں اختلاف ہوگیا تو جس حدیث کے موافق ہمارا مفتیٰ بہ قبول ہوگا ہم اس کو صحیح کہیں گے کیونکہ ہمارے نزدیک مجتہد کا استدلال صحت حدیث کی دلیل ہے۔الغرض طالب زیدی اپنے دعویٰ کو ہی چھوڑ گیا اور ہم اپنے دعویٰ پر الحمد للہ قائم رہے۔

انتخابِ موضوع:

دن رات یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ حنفیوں کی ساری نماز غلط ہے اور ہماری ساری نماز حدیث سے ثابت ہے تو ان کا فرض تھا کہ اپنی مکمل نماز کو حدیث سے ثابت کریں مگر یہ ان کے بس کی بات نہیں۔آپ حضرات خود غور فرمائیں کہ اگر نماز میں صرف تین مسائل وہ حدیث سے ثابت بھی کر دیں تو نماز کے بیسیوں مسائل جو ہرگز ہرگز حدیث سے ثابت نہیں تو ایسی نماز کو کون حدیث والی کہہ سکتا ہے۔پھر یہ بھی کسی حدیث میں نہیں کہ اگر یہ تین مسائل سے ثابت ہو جائیں تو ساری نماز حدیث والی مانی جائے گی۔ان تین کا انتخاب بھی محض رائے سے کیا گیا۔گویا اہل حدیث تو وہ کبھی تھے ہی نہیں۔

اللہ کے ہاں مکمل عمل کا حساب دینا ہے

ان سے کہا گیا کہ آپ ہر مسئلہ میں اپنا مکمل عمل لکھ دیں کیونکہ دین بھی مکمل ہے اللہ کے ہاں بھی مکمل عمل کا حساب دینا ہے تو ثبوت بھی مکمل عمل کا ہونا چاہیے لیکن طالب زیدی زہر کا پیالہ پی کر خودکشی کی موت تو مر سکتا تھا مگر اپنا عمل لکھ دے اور پھر اسے حدیث سے ثابت کر دے یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔آخر ہم نے مکمل عمل لکھ بھیجا۔

قرأت خلف الامام: (غیر مقلدین ۱۱۳ سورتیں امام کے پیچھے نہیں پڑھتے پر......)

غیر مقلدین (جہری) نمازوں میں امام کے پیچھے ۱۱۳ سورتیں بالکل نہیں پڑھتے، ان کو منع اور حرام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ساری جماعت کے لئے ایک اذان، ایک اقامت، ایک سترہ کافی ہے اسی طرح ایک سورت سب کی طرف سے کافی ہے مگر سورت فاتحہ امام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی نہیں خود ہر مقتدی کو پڑھنا فرض ہے ورنہ مقتدی کی نماز باطل اور بے کار ہوگی اور (سری) نمازوں میں مقتدی پر فاتحہ فرض اور سورت پڑھنا مستحب ہے۔ اس مسئلہ کو غیر مقلد مناظر پہلے قرآن پاک سے ثابت کرے گا اگر نہ کر سکا تو لکھ دے گا کہ

اس مسئلہ میں قرآن پاک ہمارے سر پر ہاتھ رکھنے کو تیار نہیں۔ دوسرے نمبر پر یہی مکمل مسئلہ حدیث کی اس کتاب سے ثابت کرے گا جس کا جمع کرنے والا نہ مجتہد ہو نہ مقلد بلکہ غیر مقلد ہو اور اس حدیث کا صحیح ہونا دلیل سے ثابت کرے گا اور یاد رکھے گا کہ اس کے نزدیک دلیل صرف اللہ اور رسول ﷺ کا فرمان ہے۔ کسی امتی کا قول پیش کرتے ہی اسے مناظرہ سے روک دیا جائے گا۔ اس پر طالب زیدی نے یہ تو تحریری طور پر تسلیم کر لیا کہ ہم اپنا یہ مسئلہ قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے اور حدیث کی دلیل سے صحیح ثابت کرنے اور غیر مقلد کی کتاب سے ہونے کو بکواس قرار دے دیا۔ گویا یہ اعتراف کر لیا کہ وہ اپنے اصول پر اس حدیث کو نہ صحیح ثابت کرے گا نہ ہی وہ حدیث کسی غیر مقلد کی کتاب سے دکھلانے کا پابند ہوگا۔ پھر ہم نے لکھ کر بھیجا کہ آپ نے تو مان لیا کہ ہم یہ مسئلہ قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے لیکن ہم الحمد للہ اپنا مکمل مسئلہ قرآن پاک سے ثابت کریں گے اور اس آیت کی تفسیر رسول پاک ﷺ صحابہؓ تابعین رحمہم اللہ اور اجماع امت سے ثابت کریں گے۔ مگر اس نے زبانی طور پر تو ہمارے قرآنی دلائل سننے کا انکار کر دیا اور اپنی عوام کو دھوکا دینے کے لیے یہ لکھ بھیجا کہ بغیر فاتحہ کے کسی کی نماز نہیں ہوتی نہ امام کی، نہ منفرد کی، نہ مقتدی کی، حالانکہ بحث اس میں ہے کہ امام کی قرأت (فاتحہ وسورت) سب کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ جب امام کی سورت سب کی طرف سے ہو جاتی ہے مگر فاتحہ سب کی طرف سے نہیں ہوتی۔ پھر ہم نے یہ پوچھا کہ اس میں یہ بھی ابہام ہے۔ ظہر کی نماز میں مثلاً ایک ہی فاتحہ ساری نماز کے لیے کافی ہے یا ہر رکعت میں فاتحہ فرض ہے۔ غیر مقلد کہنے لگے کہ ہم تو ہر رکعت میں فاتحہ کو فرض کہتے ہیں۔ میں نے کہا پھر لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب سے کام نہیں چلے گا لا رکعۃ الا بفاتحۃ الکتاب حدیث دکھانی ہوگی۔ میں نے کہا جب تم یہ کہتے ہو تو لکھ بھی دو مگر انہوں نے لکھنے سے بالکل انکار کر دیا۔

مسئلہ آمین پر بھی دستخط کرنے سے انکار کر دیا

دوسرا مسئلہ آمین تھا۔ اس میں بھی غیر مقلدین نے اپنے روزمرہ کے عمل پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ (۱) سب لوگ جانتے ہیں کہ اکثر نمازیں (یعنی سنت اور نفل) اکیلے اکیلے پڑھی جاتی ہیں اس وقت غیر مقلدین بھی آمین آہستہ کہتے ہیں۔ (۲) پھر نماز با جماعت میں امام ایک ہوتا ہے باقی سب مقتدی ہوتے ہیں تو ان کا مسئلہ بھی پہلے حل ہونا چاہیے۔ غیر مقلد مقتدی ہوتے ہیں تو ان کا مسئلہ بھی پہلے حل ہونا چاہیے۔ غیر مقلد مقتدی روزانہ گیارہ

سری رکعتوں میں امام کے پیچھے آہستہ آمین کہتے ہیں اور چھ رکعتوں میں اونچی، ان میں سے بھی گیارہ رکعتیں زیادہ ہیں۔ ان کا مسئلہ پہلے حل ہونا چاہیے چھ کا بعد میں۔ (۳) پھر بعض مقتدی اسی وقت شریک ہوتے ہیں جب امام نصف فاتحہ پڑھ چکا ہوتا ہے اس مقتدی کو اپنی فاتحہ کے درمیان بلند آواز سے آمین کہنا پڑتی ہے۔ فاتحہ کے ختم سے پہلے آمین کہنا کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔ (۴) پھر ان کا امام بھی گیارہ سری رکعتوں میں ہمیشہ آہستہ آمین کہتا ہے اس کا ثبوت پہلے ہونا چاہیے اور جن چھ رکعتوں میں ہمیشہ جہراً کہتا ہے اس کا ثبوت دوام کی نص کے ساتھ بعد میں ہونا چاہیے۔ ہم نے لکھا کہ یہ مسئلہ بھی غیر مقلد مناظر پہلے قرآن سے ثابت کرے گا۔ اگر نہ کر سکا تو تحریر دے گا کہ اس مسئلہ میں قرآن ہمارے سر پر ہاتھ رکھنے کو تیار نہیں ہے پھر پورا مسئلہ حدیث سے ثابت کرے گا اور حدیث اس کتاب سے دکھائے گا جس کا جامع، مجتہد ہو نہ مقلد بلکہ غیر مقلد ہو اور اس حدیث کو دلیل سے صحیح ثابت کرے گا اور یہ ہرگز نہ بھولے گا کہ اس کے نزدیک دلیل صرف اور صرف اللہ و رسول ﷺ کا فرمان ہے۔ اگر غیر مقلد مناظر نے کسی جگہ کسی امتی کی رائے یا اپنی کوئی رائے بیان کی تو اس کو مناظرہ سے روک دیا جائے گا کیونکہ وہ اہلِ حدیث نہیں رہا۔ اپنے اس عمل پر بھی طالب زیدی نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اپنے اور بیگانے سب بار بار ایک ہی رٹ لگا رہے تھے کہ جو فرقہ اپنے مکمل عمل پر دستخط نہیں کر سکتا وہ ثابت کہاں سے کرے گا۔ ان کے دستخط نہ کرنے سے سورج کی روشنی کی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ اپنے مکمل عمل کو قیامت تک قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کر سکیں گے۔

مسئلہ رفع یدین: پر بھی دستخط کرنے سے انکار کر دیا

تیسرا یہ مسئلہ مناظرہ کے لیے طے تھا۔ اس مسئلہ میں انکا یہ عمل ہے کہ چار رکعت والی نماز میں یہ اٹھارہ جگہ کبھی رفع یدین نہیں کرتے اور دس جگہ ہمیشہ کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں اور جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز کو باطل کہتے ہیں چنانچہ طالب زیدی نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اس کو رکن کہا ہے (ص۹۰) چنانچہ طالب زیدی کو لکھا گیا کہ پہلے آپ اپنا یہ مکمل عمل قرآن پاک سے ثابت کریں گے اگر نہ کر سکے تو تحریر دیں گے کہ ہمارا یہ مسئلہ قرآن سے ثابت نہیں۔ پھر طالب زیدی نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اپنی رفع یدین کے بارہ میں دعویٰ کیا ہے کہ ۳۰ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے جن میں عشرہ مبشرہؓ کا ذکر بھی ہے تو

پہلے طالب صاحب بالترتیب عشرہ مبشرہ کو احادیث سنائیں گے جن میں آنحضرت ﷺ سے اٹھارہ جگہ رفع یدین کی نفی، دس جگہ کا اثبات، ہمیشہ کی صراحت اور جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز کا بطلان مذکور ہوگا۔ پھر باقی ۲۰ صحابہؓ سے اسی طرح احادیث دکھائیں گے۔ ہاں یہ احادیث ان کتابوں سے دکھائیں گے جن کا جامع نہ مجتہد ہو نہ مقلد بلکہ غیر مقلد ہو اور ہر ہر حدیث کا صحیح ہونا دلیل سے ثابت کریں گے اور یہ مت بھولیں گے کہ ان کے ہاں دلیل صرف اور صرف اللہ اور رسول ﷺ کا فرمان ہے۔ جس وقت وہ کسی امتی کی رائے یا اپنی رائے بیان کریں گے ان کو مناظرہ سے روک دیا جائے گا کیونکہ وہ اہل حدیث نہیں رہے۔

طالب زیدی کے دستخط نہ کرنے پر اہلِ حدیث پریشان ہو گئے:۔

طالب زیدی نے اس پر بھی دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی اپنی پارٹی کے لوگ بھی پریشان تھے کہ جو مناظر اپنے عمل پر بھی دستخط نہیں کر سکتا وہ بلا شک وشبہ اپنا عمل کبھی قرآن وحدیث سے ثابت نہ کر سکے گا۔ اس فرقے کے جھوٹے اہل حدیث ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔ یہ یاد رہے کہ جتنی جگہ رفع یدین غیر مقلدین کرتے ہیں یہ نفیا واثباتا سنداً بھی بالکل شاد ہے اور عملاً بھی بالکل شاد ہے نہ صحابہؓ سے ثابت ہے، نہ تابعین سے، نہ تبع تابعین سے، نہ ائمہ اربعہ سے۔ ان کے جو لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ غیر مقلدین والی رفع یدین عشرہ مبشرہ اور خلفائے راشدین کرتے تھے یہ بالکل بے ثبوت بات ہے۔ کبھی لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ یہ سنداً اور عملاً متواتر ہے یہ بھی بالکل غلط ہے یہ سنداً اور عملاً دونوں طرح شاذ ہے۔

الغرض لاڑکانہ اور گردونواح کے سب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ جو فرقہ اپنا مکمل عمل لکھ کر بھی نہیں دے سکتا اور وہ اسی لیے نہیں لکھ رہا کہ اس کے پاس ثبوت نہیں۔ اب بھی کسی غیر مقلد میں دم خم ہو تو وہ اپنی مکمل نماز کی ترتیب اور احکام بشرائط بالا صرف قرآن وحدیث سے ثابت کر دے۔ یہ قیامت کی صبح تک بھی نہ کر سکیں گے۔ دیدہ باید۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نوٹ: حضرت کی یہ کارگزاری مجموعہ رسائل جلد ۱ ص ۱۰۱۔۱۱۰ سے ماخذ ہے جس میں موضوعات کی Heding ناچیز نے دی ہیں)

وہابیت اور سلفیت

آج کل فرقہ غیر مقلد عربوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وہابیت اور سلفیت کو اپنے لیے کلاہِ افتخار تصور کرنے لگا ہے۔ یہ جذبہ محبت ان خود غرض زر پرستوں کے دلوں میں اس وقت پیدا ہوا جب سے عرب کی زمین ''کالا سونا'' اگلنے لگی۔ اور اس کے بڑے بڑے ذخائر دریافت ہونے لگے۔ تب یکایک یہ لوگ الجحدیث سے وہابی اور سلفی بن گئے۔ جب کہ ان کے اکابر علماء ہمیشہ شیخ ابن عبدالوہاب اور ان کی دعوت سے زوردار انداز میں اپنی لاتعلقی اور برأت کا اظہار کرتے رہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے مولانا عبداللہ محدث غازی پوری جو شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی کے اجل تلامذہ میں سے تھے (شیخ الکل فی الکل غیر مقلدین نے خود لقب دیا ہے۔ نہ معلوم اس سے کیا مراد لیتے ہیں) انہوں نے اپنی کتاب براء اہل الحدیث والقرآن صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ

''ہم جماعت اہل حدیث کو وہابی کہنا بڑی غلطی ہے۔......... یہ عبدالوہاب نجدی جو وہابیوں کا مقتدا تھا۔ مذہباً حنبلی تھا اور اہل حدیث کسی مذہب کے مقلد نہیں ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ ابن عبدالوہاب نجدی کے تبع ہو جائیں۔ (غیر مقلدین کے نزدیک علماء کی تقلید جائز نہیں۔ اتباع جائز ہے) اہل حدیث اور وہابیوں کے درمیان تو زمین و آسمان کا فرق ہے......... بلکہ گالی سے بدتر تصور کرتے ہیں۔ اس لیے ان کا ذکر اس لقب سے نہیں کرنا چاہئے''

وہابی کا لقب ہم اپنے لیے گالی سمجھتے ہیں:۔

یہی عبداللہ محدث غازی پوری اپنی دوسری کتاب ''الکلام النباء فی رد حضرات من منع مساجد اللہ کے صفحہ نمبر ۱۷ پر لکھتے ہیں ''نیز ہم میں سے کسی کو پسند نہیں کہ اسے حنفی، شافعی، مالکی، یا حنبلی کہا جائے۔ تو محمد بن عبدالوہاب کی طرف اپنے انتساب کو کیسے گوارہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہابیوں کا مقتدیٰ۔ حنبلی المذہب تھا اور اہلِ حدیث، مقلدین کے کسی مذہب کی تقلید نہیں کرتے۔ اگر ہم ابن عبدالوہاب نجدی کی اتباع کریں تو یہ بڑی عجیب بات ہوگی اور الحدیث اور وہابیوں کے درمیان تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمیں وہابی کیوں کہا جاتا ہے۔ بہت غور کیا گیا مگر اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ لقب تو ہمارے نزدیک بڑا

بج لقب ہے ہم اس کو گالی سے بدتر سمجھتے ہیں''

اس غیر مقلدیہ لا مذہبیہ کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب ''التاج المکلل'' میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کا تذکرہ تحقیر آمیز الفاظ میں کیا ہے۔ اور ترجمان الوہابیہ صفحہ ۵۱ میں نواب صاحب لکھتے ہیں جو شخص ہم کو وہابیوں کی طرف منسوب کرتا ہے گویا وہ ہم کو گالی دیتا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کے غیر مقلدین جو شیخ محمد بن عبدالوہاب کی سلفی دعوت وتحریک سے اپنے انتساب پر فخر کرتے ہیں۔ سراسر جھوٹ بولتے اور دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے اکابر سلفیت کی طرف انساب کو اپنے لیے گالی سمجھتے تھے۔ (بحوالہ، حقیقتِ ڈاکٹر ذاکر نائیک)

ہمارا عبدالوہاب نجدی سے کوئی تعلق نہیں:۔

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کا شمار غیر مقلدین کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔ ہندوستان میں جمعیت اہلِ حدیث کے بانی تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب مذہب اہلِ حدیث صفحہ ۹۷ پر لکھا ہے ''باوجود اس کے کہ ہمارا وہابیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں ان ہی میں شمار کرنا اور ہمارے بارے میں یہ کہنا کہ ہم اس کے متبع ہیں اور یہ کہ عبدالوہاب ہمارے مذہب کا بانی ہے۔ صریح کذب بیانی اور ایذا رسانی ہے''

غیر مقلدین کے ایک اور بزرگ مولانا محمد اسماعیل صاحب اپنی کتاب حرکۃ الانطلاق الفکری میں لکھتے ہیں ''وہابیت یا اہلِ وہاب کوئی مذہب نہیں ہے اور ہمیں پسند بھی نہیں کہ کوئی ہمیں ان کی طرف منسوب کرے'' (صفحہ ۴۹۴)

دیوبندیت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''دیوبندیت کوئی مستقل مذہب نہیں عقیدہ سلف وجمہور اہل سنت والجماعت کے مکمل اتباع ہی کا نام دیوبندیت ہے جو عقیدہ جمہور اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے وہ دیوبندیت کے بھی خلاف ہے''

(ماہنامہ الصدیق ملتان جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

شعور کے لباس میں صداقتیں ہیں منتظر
خلوص و اعتبار کے جہاں کو نکھار دو

ابھی بھی وقت نہیں گیا......

غیر مقلدین عارضی منافع کے لیے اپنے آپ کو سعودیہ میں نبلی اور سلفی کہتے ہیں۔ اور وطنِ عزیز میں سلف کو برا بھلا اور ان کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام کا بہت بڑا طبقہ گمراہی کی دلدل میں پھنس چکا ہے۔ ابھی بھی وقت نہیں گیا......! اگر تعصب کی عینک اُتار کر دامنِ دل کو غلو کی کثافتوں سے جھٹک کر آئینۂ قلب کو کدورتوں سے صاف کر کے کوئی مذکورہ دلائل کا بغور مطالعہ کرے گا تو امید ہے کہ وہ دنیا کے تمام حنفی حضرات کو کھلے اور انعامی چیلنج دینے سے باز آجائے گا اور ان کی نمازوں کو باطل بے کار اور کالعدم قرار دینے کی بے باکانہ جسارتوں سے رک جائے گا۔

الحمدللہ......آخر حق کو پالیا......

مضطرب دماغ کے خدوخال الحمدلله پر ہونے اور واحد حل یہی نظر آیا کہ فقه حنفی پر اعتمادکر کے اس کی روشنی میں شریعتِ محمدی ﷺ پرعمل کریں۔ دانسته اور غیر دانسته اغلاط پر الله سے معافی مانگیں چونکه عقلی اورنقلی دلائل کو پرکھنے کے بعد مجھے سمجھ آگیا که اہلِ حدیثوں کے آپس میں بہت اختلافات ہیں حالانکه یه بات تو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی...... جس کو میں حق سمجھ رہا تھا...... دراصل اس کی بنیاد اتنی کھوکھلی ہوگی جو ہر بات پر حدیث حدیث کی رٹ لگانے والا فرقه نام نہاد اہلِ حدیث خود کس قدر دشمنِ حدیث ہیں...... اوراس قدر دھوکه دہی کی حقیقت پردہ خفا میں ہوگی......؟!

دل کے حالات وکیفیات بدلتے گئے۔ اس کے ساتھ شکر خداوندی بھی کرتا گیا کہ میں نے ہردم صراطِ مستقیم مانگی تھی اور الحمدللہ اس کو قریب پا کر اور بیتے ہوئے ایام کو یاد کرتے یہ شعر زبان پر اُتر آیا کہ

منہ کے میٹھے، دل کے کھوٹے، جان کے وہ دشمن نکلے
اس دنیا میں جن کو ہم نے سمجھا تھا غمخوار بہت

بڑی مشکل سے غیر مقلدیت کی بیماری ذہن کے دریچوں سے نکلی خودرائی اورخود

پسندی کا روگ دل سے رخصت ہوا...... اور میں اس فتنہ غیر مقلدیت سے توبہ کر کے اہل سنۃ والجماعت حنفی دیوبندی مسلک پر جم گیا......(ثم الحمدللہ)

سانس لینے کو سمجھتے ہیں حیات اے شاعر
لوگ واقف تو ہوں جینے کی ادا سے پہلے

(شاعر لکھنوی)

اللہ پاک مرتے دم تک اہل حق کے ساتھ ہمیشہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے اہل وعیال...... عزیز و اقارب...... دوست یار سب کو ہدایت پر استقامت کے ساتھ قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ خیر کرے۔ (آمین یارب العالمین)

جاگ مسلماں جاگ!

مسلمانو! اب تو آنکھیں کھولو!

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(علامہ محمد اقبال)

دراصل!

اُمتِ مسلمہ! ایک گھناؤنی سازش کا شکار ہو چکی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے حکمران، ہماری تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے لیڈر اور ہمارا میڈیا اُمتِ مسلمہ کی تقسیم در تقسیم کی اس سازش کی تمام تر تفصیلات سے آگاہ ہیں۔ مگر کوئی بھی اس پر بات نہیں کر رہا۔ سب کے سب امریکہ سامراج کے خوف تلے خاموش ہیں اور کسی نہ کسی طور اپنی اس خاموشی کی قیمت وصول کر رہے ہیں۔

چھوڑ امریکہ کی سیر نہ جا "وائٹ ہاؤس" تُو
جو چاہیے تجھے بس! خدا سے مانگ تُو

ہم نفسیاتی طور پر مفلوج ہو گئے ہیں

مہنگائی بے روزگاری، بدامنی، آٹے کی قلت، بجلی اور گیس کی بندش...... وغیرہ یہ

سب اُمت کو نفسیاتی طور پر مفلوج کرنے کے خود ساختہ حربے ہیں تاکہ امت کو نہ تو دشمن کے عزائم سمجھنے کی فرصت ملے اور اگر وہ دشمن کے عزائم کو سمجھ بھی لے تو اس میں مزاحمت کی سکت نہ رہے، پھر وہ چاہے اللہ کے کلام قرآن مجید کی بے حرمتی کریں یا پیارے آقا محمد ﷺ کی بے حرمتی کریں (نعوذ باللہ)۔ اُمہات المومنین کے بارے میں بکواس کریں یا اہلِ بیت اور صحابہ کے کردار پر کیچڑ پھینکیں، چاہیں تو نام نہاد مسلمانوں کے ہی ہاتھوں لال مسجد جیسا سانحہ وجود میں لائیں سرِ عام معصوم مسلمانوں پر ظلم ڈھائیں۔ علماء کو بے عزت کریں۔ چاہیں تو صدام حسین جیسے مسلمان حکمرانوں کو مسلمانوں کی "عید کے دن" پھانسی چڑھائیں۔ اور کیمیائی ہتھیاروں کے بہانے ملک عراق میں داخل ہو جائیں۔ چاہیں تو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کو خود ہی تباہ کر کے اور القاعدہ و طالبان پر جرم عائد کر کے بہانے سے افغانستان پہ چڑھائی کریں۔ چاہیں تو معصوم مسلمانوں کو سرِ عام قتل کرنے والے فرنگی جاسوس ریمنڈ ڈیوس کو VIP PROTOCOL سے اُڑا لے جائیں اور چاہیں تو ڈرامہ رچا کے اُسامہ بن لادن کی نعش کو ایبٹ آباد لاکر بہانے سے پاکستان کو ڈرائیں۔ کافر کی مرضی ہو تو (نعوذ باللہ) سرِ عام اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید کو جلائیں یا نبی علیہ صلاۃ وسلام کے خاکوں کا سرِ عام مقابلہ کروائیں۔ یا چاہیں تو ڈاکٹر عافیہ پر جرم عائد کریں۔ کیونکہ اُن کے لیے سب جائز ہے۔ اور چاہیں تو ہمارے گھروں میں داخل ہو کر ہمارا سب کچھ لے جائیں۔ ہمارا ایمان تباہ کر کے دجالی سازشوں کو پروان چڑھائیں۔ اور ہم سب ہیں کہ محوِ تماشہ ہیں...... ہر طرف موت کا سناٹا ہے...... بے حسی اور بے ضمیری کا راج ہے......

کیا ہم اتنے بے حس ہو گئے ہیں۔ کیا ہمارا اللہ پر سے یقین ہی اُٹھ گیا ہے جو ہم اُن کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیا اسی کو مسلمان کہتے ہیں؟۔!؟؟

صبر، خوداری، دلیری حق پرستی اب کہاں
رکھ لیا اچھا سا اک نام اور مسلماں ہوگئے

:Do More

ہمارے حکمران امریکا بہادر کو خوش کرنے میں ساری دیں پار کر جاتے ہیں لیکن

امریکہ تو خوش ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ساتھ ساتھ اپنا دباؤ بدستور برقرار رکھے ہوئے ہے اور ”Do More“ کا مسلسل تقاضا کرتا ہے۔ اسی دباؤ کو قائم رکھنے کے لیے بقول امریکی میڈیا ان دہشت گردوں کی کامیابیوں اور ایٹمی اثاثوں کے ان دہشت گردوں کے ہاتھوں میں چلے جانے کے خطرے کو بڑھا چڑھا کر دنیا کے سامنے بیان کر رہا ہے۔ اور دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ان امریکی اور انڈین میڈیا کے ساتھ ساتھ ہمارے اپنے بھی طوطے بنے ہوئے ہیں۔

کاش!

درسِ قرآں اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
چاٹ ڈالیں تم نے کتب فلسفۂ انگلش کی
ہاتھ بھولے سے بھی قرآں کو لگایا ہوتا

طاغوتی قوتیں کیا چاہتی ہیں

طاغوتی قوتیں ہم سے اس لیے لڑتی ہیں کہ ہم اللہ کی بالاستی کا خیال دل سے نکال کر ان کے ورلڈ آرڈر کے سامنے سر جھکا لیں۔ جبکہ ہمارا اصرار ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ اس کشمکش میں اگر ہماری جان بھی چلی جاتی ہے تو اس حال میں جاتی ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم ہوتے ہیں، جبکہ باطل ہم سے اسلئے لڑتا ہے کہ ہم کو ہمارے عقیدے سے مٹا دے۔

وطن عزیز پر میلی نظر

ہفت روزہ تکبیر کے شمارہ ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۰۴ میں ”جارج فریڈ مین“ کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے ڈاکٹر فریڈ مین ”اسٹریفور گلوبل انٹیلی جنیس“ نامی ایک پرائیویٹ کمپنی کا سربراہ ہے۔ ڈاکٹر فریڈ مین نے نیشنل پبلک ریڈیو کو ایک انٹرویو میں پاکستان کے خلاف کافی راز فاش کیے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر فریڈ مین نے اپنی ایک کتاب ”امریکاز سیکرٹ وار“ اور اپنے مختلف انٹرویوز میں دعویٰ کیا ہے کہ ”پاکستان پر حملہ امریکہ کی ضرورت ہے، کیونکہ القاعدہ کی کمانڈ پوسٹ پاکستان کی قبائلی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لیے اس کمانڈ پوسٹ کا تباہ کیا جانا ضروری ہے۔ جارج فریڈ

مین کے خیال میں امریکہ کو پاکستان پر حملہ بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا۔ لیکن چونکہ اس حملے کے لئے اس علاقہ میں امریکہ کے پاس کافی فوج موجود نہیں تھی“۔ لیکن اب اس نے ہمارے ملک میں اپنے پیر جما دیئے ہیں اور آئے دن نئے نئے انکشافات ہمارے سامنے ہوتے ہیں۔

قرآن پاک نے تو پہلے سے ہی آگاہی دے دی ہے۔ پر ہم سمجھیں نہ!

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں کی دشمنی اور ناپاک ارادوں سے آگاہ فرمایا: آتا ہے کہ؛ ”اے ایمان والو! اپنے علاوہ (غیروں) کو روز دار نہ بناؤ! وہ (کافر) تمہیں دھوکہ دے کر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے، ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں مشکل میں ڈالدیں، (یہ حقیقت ہے کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ) ان کی باتوں سے (تمہارے بارے میں) ان کا بغض ظاہر ہو چکا ہے اور (اس کے علاوہ) جو انکے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم کو کچھ عقل ہو تو (حقیقت کو سمجھو)۔ (تیسری جنگ عظیم از قلم: مولانا عاصم عمر صاحب)

خدارا! خوش فہمی کی جنت سے نکلو:

اسلام دشمنوں کا بغض اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں سے اس لئے ی ظاہر کراتا ہے تا کہ ملک وملت سے محبت کرنے والے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ خوش فہمی کی جنت میں رہنے والے اس طرح کے بیان کو پڑھ کر یہی کہیں گے کہ یہ حقیقت کے خلاف اور امریکہ پاکستان کا اسٹریٹجک پارٹنر **Strategic Partner** ہے۔

شیطان نے ترکیب تنزل یہ نکالی
ان لوگوں کو تم شوق ترقی کا دلا دو

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کرنیں زیدہ ہیں، و مساجد و مدارس کو بچانا چاہتے ہیں، جو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں کے پاسبان ہیں، اور وہ لوگ جن کی رگ و پے میں وطنِ عزیز اور دینِ اسلام کی محبت گہرائیوں تک اتری ہوئی ہے اور جس اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، انکو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک وملت کی حفاظت کے معاملے میں ذرّہ برابر ہستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں۔

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے

اقوام پاکستان اور فرنگی انتشار

پاکستان میں خاص طور پر قابلِ ذکر چار قومیں بستی ہیں۔ پنجابی، سندھی، بلوچی، اور پٹھان، اگر کوئی فکر انہیں آپس میں باندھ سکتی ہے تو وہ اسلام ہے۔ اور اگر کسی ادارے کا انہیں اکٹھا رکھنے میں کوئی کردار ہے تو وہ فوج ہے۔ اگر فوج اسلام کے ساتھ ٹکرانے لگے گی تو نہ فوج رہے گی اور نہ یہ قومیں آپس میں بندھی رہیں گی۔ پاکستانی افواج کا مورال اور امت کی نظروں میں اس کا وقار جس انتہائی سطح تک گر چکا ہے اس کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے امریکہ کے پاس آخری حربہ پاکستان میں اس حد تک انتشار پھیلانا ہے کہ فوج اور انتظامیہ اس کے سامنے بے بس ہو کر رہ جائیں۔ امریکی خفیہ ڈیل تحت 18 اکتوبر 2007ء کو کراچی میں بم دھماکہ پھر 27 دسمبر کو بے نظیر بھٹو کا قتل اور سارے سندھ میں گھیراؤ جلاؤ کی منظم وارداتیں، بلوچستان کا خود ساختہ انتشار، سوات، وزیرستان میں آپریشن ڈرون حملوں کی بھرمار اور اولیاء اللہ کی مزاروں پر خودکش حملے اور امریکن اور انڈین خفیہ ایجنسیوں کے نام نہاد طالبان کے ذریعے عوام الناس کے عوامی جگہوں پر دھماکے (جو کہ بعد میں پتہ چلتا ہے کہ طالبان نے اس کا ذمہ قبول کرلیا ہے) اور مذہبی جلوسوں پر بے رحمانہ خودکش حملے۔ این جی اوز کی بھرمار اس طرح کے بہت سے انتشار اور ملک بھر کے کونے کونے میں کیے جانے والے بم دھماکوں کا مقصد عملاً پاکستان کو ایک ناکام ریاست ثابت کرنا اور اسے لسانی اور نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنا ہے۔ دراصل قصور تو ہمارا اپنا ہے کیونکہ

علوم اُن کے، زبان اُن کی، پریس اُن کے، لغات اُن کی
ہماری زندگی کے سارے اجزاء پر ہیں ہاتھ اُن کے

21ویں صدی کی اَنوکھی شکست

یہ سب فرنگیوں کے Blood Borders والے پلان کے انتہائی مراحل ہیں جن کا مقصد اُمت کی وحدت اور طاقت جو پہلے ہی 55 ملکوں میں منقسم ہے مزید تقسیم کرنا ہے۔ یہی اسلام دشمن قوتوں کی 21ویں صدی کی پہلی بڑی کامیابی ہوگی۔ یہ ایک انوکھی شکست ہوگی کہ جس میں ایک ایٹمی قوت نے محض دشمن کے خوف سے خود ہی اپنے آپ کو تباہ کرلیا۔

مغربی رنگ ورَوِش پر کیوں نہ آئیں اَب قلوب
قوم اُن کے ہاتھ میں، تعلیم اُن کے ہاتھ میں

دن چڑھ آیا۔ اب تو آنکھیں کھولو!

اگرچہ اسلام دشمنوں کی اس سازش کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے میں بہت کم مراحل باقی ہیں لیکن آج اگر افواج پاکستان اور سیاسی قائدین اللہ پر ایمان رکھیں اور جرأت کردار سے کام لیں تو حالات کا رُخ موڑا جاسکتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مگر وہ ساتھ انہی کا دیتا ہے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔

ایٹم بم اور ٹینکوں میں طاقت ہوتی تو روس کبھی نہ ٹوٹتا

طاقت صرف ایٹم بم اور ٹینکوں سے حاصل نہیں ہوتی اگر ایسا ہوتا تو سویت یونین کبھی نہ ٹوٹتا۔ طاقت کے لیے ضروری ہے کہ امت فوج کی پُشت پناہی کرے اور یہ تب ہی ہوسکتا ہے جب دونوں کا عقیدہ، سوچ اور مقصد ایک ہو، دین کی سربلندی کے لیے اُن کے دل تڑپتے ہوں۔

واقعی!

مسلماں تو وہ ہے جو ہے مسلماں "علمِ باری" میں
کروڑوں یُوں تو ہیں لکھے ہوئے "مردم شماری" میں

افسوس! غیروں کی پالیسیوں پر اندھا دھند عمل پیرا ہوگئے

پاکستان میں موجود فکری، انتظامی و معاشی بحران امریکہ کی پالیسیوں پر اندھا دھند عمل پیرا ہونے کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ وہ ہمارے ازلی دشمن ہیں اُن کو ہماری کوئی پرواہ نہیں نہ ہمارے احساسات کی نہ ہمارے مذہب کی اور نہ ہمارے مطلب کی۔

بقول شاعر

مذہب کی کہوں تو "دل لگی" میں اُڑ جائے
مطلب کی کہوں تو "پالیسی" میں اُڑ جائے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اُمت اگر اپنے انفرادی و اجتماعی اعمال کو شرعی احکام کی بنیاد پر مرتب کرنے لگے تو نہ کوئی ڈکٹیٹر ان کے اوپر امریکی پالیسیوں کو مسلط کرنے کی جرأت کرے گا اور نہ کوئی جمہوریت کا راگ الاپنے والے اور سیکولر یا مذہبی شعبدہ باز اس کو نام نہاد جمہوریت کے کافرانہ فریب میں پھنسا سکے گا۔

باطل...... باطل ہی رہے گا:

دشمن (کافر) کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، حق والوں کو وہ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔ باطل کتنا ہی سج دھج کر آجائے ہمیشہ باطل ہی رہے گا اور حق کتنا ہی بے سروسامان نظر آئے غالب حق ہی کو ہونا ہے، (انشاءاللہ)۔

دورِ حاضر میں اُمّت مسلمہ کی حالت زار

بقول حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی صاحب نقشبندی مدظلہ عالیہ آج امتِ مسلمہ داخلی انتشار و اندرونی خلفشار پیدا کرنے والے فکری بحران کا شکار ہے۔ گو کہ علم و دانش کی کوئی کمی نہیں مگر مفاد پرستی اور نفس پرستی نے امتِ مسلمہ کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ علم تو پالیا مگر آداب علم سے غافل رہے، وسیلہ تو مل گیا مگر مقصد ہاتھ سے جاتا رہا۔ امر مباح مندوب پر اختلافات نے امت سے بہت ساری چیزیں چھین لیں۔ مسلمانوں کو "فنِ اختلاف" میں مہارت تو حاصل ہوگئی مگر "رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" کے اصول و آداب سے عملاً ناآشنا رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر میدان میں مسلمان اتنے زوال پذیر ہوئے کہ ہوائی اکھڑ گئی۔ آج مسلمان مادی وسائل و اسباب کے اعتبار سے تو کسی حد تک خود کفیل ہیں مگر افکار و نظریات کے لحاظ سے کمزور قوم بن چکے ہیں۔ سب مسلمانوں کی کوشش ہونی چاہئے کہ آپس میں "رحماء بینھم" کا مصداق بن کر رہیں۔ فروعی اختلافات کو اپنی جگہ پر رکھنا چاہئے اور اصولی اختلاف نہیں بنانا چاہئے

(کتاب: باادب بانصیب)

اگرچہ کہ اندازِ بیاں کوئی خوب نہیں میرا
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

ضرورتِ اتفاق

غیر مقلدین (المعروف اہل حدیث) کے معتدل مزاج، انصاف پسند اور سلیم الطبع اشخاص کو اپنی پارٹی کے بے لگام اور متعصب مزاج اشخاص کو بد زبانی اور چیلنج بازی سے روک کر اتحاد و اتفاق کی فضا بیدار کرنے میں معاون ہونا چاہیے۔ ہمارے ملک پاکستان اور اہل اسلام پوری مسلم اُمت کو اس وقت اتفاق کی ضرورت ہے۔ اس لیے عقل سے کام لیتے ہوئے ابھی بھی سنبھل جائیں تو پچھتاوا نہیں ہوگا۔

بقول شاعر کہ

بنا ہے عقل کا اندھا تو اپنا گھر جلاتا ہے
شمع توحید کی ظالم تو پھونکوں سے بجھاتا ہے
سنبھل جا اب بھی موقع ہے اگر عزت سے جینا ہے
کہ طوفاں کے تھپیڑوں میں پھنسا تیرا سفینہ ہے

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان فقہی اختلافات اور غیر اسلامی افکار میں فرق پہچانیں اور اپنے درمیان فقہی اختلافات میں نرمی اور غیر اسلامی افکار پر مضبوط رویہ اختیار کریں۔ ساتھ ساتھ اپنے اندر سے عصبیت کی بنیاد پر فرقہ واریت ختم کریں۔

حق کا علم بلند ہو کر رہے گا

اگر امّت بیدار رہے گی اور قرآن و سنت کی کسوٹی پر اپنے آپ کو اور اپنے حکمرانوں کا احتساب کرتی رہے گی تو انتشار کی موجودہ فضا بہت دیر تک قائم نہ رہ سکے گی اور دشمن کی تمام چالیں دھری کی دھری رہ جائیں گی اور حق کا علم تو بلند ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ

تیری ''تعلیم'' جو کچھ ہو ہمارا تو سبق یہ ہے
یہ سب فانی ''خدا باقی'' خودی پیچھے خدا پہلے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۱)

ترجمہ:۔

''حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹ جانے کے لیے ہے''

یاد رکھیں!

کسی کے روکے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جو اب رکے گا
چراغِ ایماں تو آندھیوں میں جلا کیا ہے جلا کرے گا

کاش کہ یہ درد دل اور سسکیاں سخت دلوں کو پگھلا سکیں:

جو کچھ بیان کیا گیا یہ ایک ''غریب'' کا درد دل ہے۔ جو آپ کے سامنے نکال کر رکھ دیا گیا ہے اور کڑھن ہے جو سرمایہء حیات ہے، یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ وہ آہیں اور سسکیاں ہیں۔ اور یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اس لیے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں شاید یہ کسک ہر دل میں اتر جائے اور ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہو جائے، کہ اب بیدار ہونے کا وقت آگیا ہے۔

ہر درد مند دل کو رونا میرا رُلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

دعا

اے اللہ

تو میرے دین کو درست کر دے جو میرے کام کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں مجھے زندگی بسر کرنی ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر اچھے کام میں زیادتی کا ذریعہ بنا دے۔ موت کو میرے لیے ہر شر سے نجات کا ذریعہ بنا دے۔ ہمارے والدین کی مغفرت فرما......

الٰہی......!

تو بخش دے...... اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے صحت و عافیت عطا فرما اور مجھے حلال روزی نصیب فرما اور مجھے ہدایت پر استقامت عطا فرما...... اے پروردگار......! میں تجھ سے مانگتا ہوں تقویٰ، عفت و پاکدامنی، امانت کی صفت اور اچھے اخلاق اور راضی بہ تقدیر رہنا اور صبر والا دل اور شکر والی زبان...... صالح اور فرمانبردار گھر والے اور اولاد، جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کے لیے گمراہ کن ہوں...... ہماری نسلوں کو ہدایت کا چراغ بنا دے...... اے اللہ

ہمارے ملک کی حفاظت فرما...... اُمتِ مسلمہ کی حفاظت اور مدد فرما...... دشمنانِ اسلام کو ہدایت دے...... اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں تو ان کو نیست و نابود فرما...... اے میرے مالک...... اپنے فضل سے آپ جسے زندہ رکھیں ہم میں سے تو اس کو زندہ رکھنا اسلام پر اور جس کو وفات دے ہم میں سے تو وفات دیں اس کو ایمان پر...... آمین یارب العالمین۔

اے میرے مولا

حوادث کی زد میں ہے دل کا سفینہ
کنارے لگا دے یہی التجا ہے
مروں جب زبان سے تیرا نام نکلے
یہی ایک حسرت یہی بس دعا ہے

تحقیقِ حق (تحقیق سے تقلید تک..........!؟)

حوالہ جات کتبِ اہلسنت والجماعت	
اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم (مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، سنن نسائی)
تجلیاتِ صفدر (مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ)	مسند احمد۔ مشکوٰۃ۔ صحیح ابن حبان اتباع السنن للمقدس
الدعوت الی اللہ (ماہوار)	مستدرک حاکم
قافلہ حق (سہ ماہی)	صلاۃ الرسول کے بارے میں مولانا غازیپوری
صوت الامۃ (ماہوار)	نمازِ پیغمبر ﷺ (مدرس مسجد نبوی ﷺ مدینہ)
ختمِ نبوت اور قادیانیت	موطا امام مالکؒ
چہل حدیث دفاعِ صحابہؓ	راہِ سنت (دوماہی)
السنن الکبریٰ للبیہقی	ترجمانِ حق (ماہوار)
کنز العمال	شریعت یا جہالت (مولانا پالن حقانیؒ)

فضائلِ فاطمہؓ	بکھرے موتی (مولانا محمد عمر پالن پوریؒ)
الصواعق المحرقہ	بدعت اور بدعتی
مجمع الزوائد	فتاویٰ رضویہ
میزانِ اعتدال	شمائلِ ترمذی
مصنف ابنِ ابی شیبہ	احکامِ شریعت
موطا امام محمد	کنزالایمان
مجموعہ رسائل	وصایا شریف
تفسیر ابنِ کثیر	روزنامہ جنگ
تفسیر کبیر	بدعتی کا بدترین انجام
فضائلِ اعمال (مولانا محمد زکریاؒ)	ذخیرہ معلومات
طحاوی	محاسنِ اسلام (ماہوار)
تحقیق الکلام	تحفہ اہلِ حدیث (مولانا محمد اسمٰعیل ابوبلال)
دارقطنی	السعادیہ
جامع مسانید امام اعظمؒ	غنیۃ الطالبین (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)
اصلی چہرہ	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
چھپے راز	حضرت عمرؓ کے سو قصے
کھلے راز	معجم طبرانی
انگریز اور اہلِ حدیث	تزکیہ نفس اور اس کی اہمیت
رسالہ ترجمان القرآن	تفہیم القرآن
تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر	میثاق (ماہوار)
امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت	ڈاکٹر اسرار کے افکار اور نظریات
مسندِ امام اعظمؒ	حجۃ اللہ البالغہ
کفایت المفتی	مبادیات الفقہ
نقوشِ عصمت (شیعہ)	تفسیر عثمانی

تفسیر در منثور	تفسیر ابن جریر
تفسیر نعیمی	غیر مقلدین کی ڈائری
فقہ اور حدیث	

حوالہ جات کتبِ غیر مقلدین (اہل حدیث)

داؤد غزنوی	اشاعۃ السنہ
فتاویٰ علماء حدیث	فتاویٰ ابنِ تیمیہ
اصلی اہل سنت	الدعوۃ رسالہ
نماز نبوی ﷺ	تسہیل الوصول
جزء بخاری (گرجاکھی)	بدیع التفاسیر
رسائل بہاولپوری	الاعتصام
صلاۃ الرسول (مولانا صادق سیالکوٹی)	ھدیۃ المھدی (علامہ وحید الزماں)
فتاویٰ نذیریہ (ڈپٹی نواب نذیر احمد دھلوی)	فتاویٰ ثنائیہ (مولانا ثناء اللہ امرتسری)
تیسر الباری (علامہ وحید الزماں حیدر آبادی)	فتویٰ احمدیہ، فقہ احمدیہ (مرزا احمد قادیانی)
فتاویٰ اہل حدیث	نیل اوطار (علامہ شوکانی)
قد قامت صلاۃ	کنز الحقائق (علامہ وحید الزماں حیدر آبادی)
نزل الابرار (علامہ وحید الزمان حیدر آبادی)	تاریخِ اہل حدیث (مولانا ابراہیم سیالکوٹی)
خواتین کا طریقہ نماز	سبیل الرسول (صادق سیالکوٹی)
فتاویٰ غزنویہ	فتاویٰ ستاریہ
الروضۃ الندیہ	عرف الجادی
الارشاد السبیل الرشاد	لغات الحدیث
غزوہ	اہلِ حدیث کا مذہب
حقیقت الفقہ	آئینۂ غیر مقلدیت

بخاری کی باتیں

ہر صبح بخاری کا نعرہ ہر شام بخاری کی باتیں
ڈھنڈورہ چند مسائل کا منظور نہیں سب باتیں
آقا ﷺ آہستہ پڑھتے تھے بسم اللہ فاتحہ سے پہلے
من گھڑت حدیث اپناتے ہیں ٹھکرا کے بخاری کی باتیں
وتروں میں دعائیں مانگی تھیں آقا ﷺ نے جھکنے سے پہلے
کچھ لوگوں کو منظور نہیں بے باک بخاری کی باتیں
دو ہاتھ مصافحہ سنت ہے لکھا ہے بخاری نے یونہی
ہر محفل میں رد کرتے ہیں احباب بخاری کی باتیں
عثمان کی اذان پہ بخاری نے لکھا ہے عمل سب امت کا
اس دور میں کیوں رد ہوتی ہیں لاریب بخاری کی باتیں
دو چار حدیثیں مطلب کی محفل میں سناتے ہیں لیکن
چھپا یہ لوگ پھرتے ہیں کچھ اور بخاری کی باتیں
یاروں نے کوشش کی باہم تحریف بخاری کی لیکن
ناکام ہوئے ناشاد ہوئے باقی ہیں بخاری کی باتیں
عربی کی بجائے اُردو میں جو خطبہ جمعہ دیتے ہیں
وہ لائیں حدیث پیغمبر ﷺ جو کرتے ہیں بخاری کی باتیں
اقوال صحابہ ٹھکرا کر تنقید کا مورد ٹھہرائیں
یہ زیب انہیں دیتا ہے جو کرتے ہیں بخاری کی باتیں

☆☆☆

شہید غائب کی ہر شہر میں نماز پڑھتے ہیں غائبانہ
حدیث میں یہ کہیں نہیں ہے بھلا ہے یہ طرز عاشقانہ

دربارِ خدا ہے اے ناداں یہاں عجز و ندامت لازم ہے

سر ننگا سینہ ہے اکڑا ٹانگیں چوڑیں توبہ توبہ!!؟

پیارے اہلِ بیت رسول ﷺ کے

بکھرے موتی

اذکار اور دعاؤں کا ایک مستند مجموعہ

افادات

مبلغِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر پالنپوریؒ

اس کتابچہ میں قرآن و حدیث میں وارد اور خصوصاً وہ دعائیں اور نصیحتیں جمع کی گئی ہیں جو کہ اللہ کے پیارے حبیب علیہ صلاۃ والسلام کے پیارے اہلِ بیتؓ سے منقول ہیں۔ یقیناً اس نوعیت کا یہ پہلا مجموعہ ہے۔

تحقیق و ترتیب

ابرِو علی حسنین فیصل ہالوی

email: nfabro2001@yahoo.com

امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب لوگوں کا یہ حال ہوجائے کہ وہ برائی دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں ظالم کو ظلم کرتے ہوئے پائیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں اور قریب ہے کہ اللہ اپنے عذاب میں سب کو لپیٹ لے۔ خدا کی قسم تم کو لازم ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ورنہ اللہ تم پہ ایسے لوگوں کے مسلط کردے گا جو تم میں سب سے بدتر ہوں گے اور وہ تم کو سخت تکلیف دیں گے۔ پھر تمہارے نیک لوگ خدا سے دعائیں کریں گے وہ قبول نہ ہوں گی (ترمذی 2178۔ابوداؤد 4338)

ذرا اس حدیث پاک پر غور کریں کہ اس وقت امت مسلمہ کی جو حالت ہے وہ کہیں اس حدیث کی مصداق تو نہیں ہمارے معاشرے میں طرح طرح کی برائیاں پائی جاتی ہیں کیا ہم ان برائیوں کو روکنے کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں کیا ہم نیکی کا حکم دینے کا اہم کام سرانجام دے رہے ہیں۔

ہمارے حکمران کفار کے غلام بن کر طرح طرح کے مظالم ڈھا رہے ہیں کیا ان کا ہاتھ روکنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

اگر ہم ان ذمہ داریوں کو اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق ادا نہیں کر رہے تو یاد رکھیں اللہ عزوجل کا وعدہ سچا ہے جو پورا ہو کر رہتا ہے۔

اللہ عزوجل ہم تمام مسلمانوں کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے اس عظیم پیغام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اس میں ہمارے مسلمان معاشرے اور تمام انسانیت کی بھلائی اور بقاء ہے ورنہ اللہ عزوجل ہماری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا جو اللہ عزوجل کے فرماں بردار ہوں گے۔